

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224471

UNIVERSAL
LIBRARY

TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

224471

A TREATISE ON CHOLERA,

AND THE CAUSES OF IMPURE AIR
AND INJURIOUS CASES AND
THEIR PREVENTIVES.

پہلے
پہلے کی پینتہ پینتہ میں علاج کی کتاب جو ہندی اور عربی میں
میں ترقی ہوئی اور اس میں ہندی اور عربی میں

مؤلف

پہلے کی پینتہ پینتہ میں علاج کی کتاب جو ہندی اور عربی میں
میں ترقی ہوئی اور اس میں ہندی اور عربی میں

91

پہلے کی پینتہ پینتہ میں علاج کی کتاب جو ہندی اور عربی میں

پہلے کی پینتہ پینتہ میں علاج کی کتاب جو ہندی اور عربی میں

حقیقی فیاضی و سیرپسی کا نونہ

ہمارے کارخانہ کے مربی و سرپرست ٹھاکر

نر بھی سنگھ صاحب عظیم شیلو پور نے

سات سو کاپی اس سالہ ہیضہ طبع چارم کی

خرید فرما کر بغرض رفاہ عام مفت

تقسیم فرمائی ہیں اور مؤلف کو بصلہ حسن سعی

خلعت فاخرہ عطا فرما کر حوصلہ بہنا سیکھ

ایسی فیاض کا شکر گزار ہو چاہو یہیں کا راز ہو وہ دین

کنہ

تذ

بجانب خدمت جناب منڈیک ٹوٹی کنور
ٹھا کرتے رہی سنگھ صاحب رئیس اعظم شیوپور

بجائے ان رعایات قدیمانہ کے جو عرصہ سے کارخانہ رسالہ مافصحت و شفا
انگریزی یونیورسٹی پر مرتبہ فرماتے ہیں اور علم کی عزت افزائی اور قدرانی
میں عموماً اور فنِ طب کی ترقی میں خصوصاً آپ کی طرف سے توجہ و تعلقاً فوقاً مذکور
رہی ہے ہندوستانی احسانندی کے ساتھ اس سال کو انجمنیت میں پیش کرتا
ہے تاکہ آپ کی فیاضی سیرچی کی نظیر دوام کے لیے یادگار رہے
گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

فوٹو-معنی تصویر عکسی

شہید جناب منڈیک ٹولی کنور ٹھاکر زریعی سنگھ صاحب

رئیس اعظم شہید پور مرہی و دون

شہادت خانہ انگریزی یونانی زبده الحکما حکیم غلام نبی و مینو پیل کشنور و ایڈیٹر رسالہ حافظ صاحب لاہور



فہرست مطالب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	اسکل صاحب اور فرنیٹک لیٹر صاحب کے	۱	دیباچہ و تہید کتاب -
	تحقیقات و شائدہ دربارہ مفروضہ	۲	وجہ ترمیم ہیفیڈہ و علامات ہیفیڈہ -
	اور ذکی قندوی کے کنزیا دلتی جو ہر ماہ میں	۳	ہوا کو پاک و صاف کرنے کی ضرورت
۲۳	ہوتی ہے -	۴	اسباب قدرتی جو ہر کو گتشف کرتے ہیں
۲۵	عوارضات ہیفیڈہ -	۵	ہوا کو پاک کرنے کے قدرتی عمل
۲۵	کیفیت سیرت ہم ہیفیڈہ -		ہندوستان کے شہروں دیہاتوں میں گتشف
۲۶	علامات ہیفیڈہ دہائی -	۶	ہوا ہونے کا سبب -
	اسباب ہیفیڈہ جو ہر کو گتشف ہم صاحب	۸	ہوا کے گتشف نہ ہونے کی کیفیت -
۲۷	سرجن جنرل ہندوستان -	۱۰	ہوا صاف کرنے کے طریقے -
	میجر برانڈین کا قول کہ مرض ہیفیڈہ ہم	۱۱	مصلحتات ہوا -
۵۳	و باطنی اشیر پیدا ہوا کہ طرب ہو جاتی ہے -	۱۲	اسباب پیدائش ہوا کے ہیفیڈہ -
	بقول ڈاکٹر عربین میجر جی سی اس صاحب علاج	۱۶	جسم انسان میں ہم ہیفیڈہ کیونکر اور کہاں
۵۲	اس بھلاک مرض کا -	۱۷	اثر کرتا ہے -
۵۵	ڈاکٹر ڈور برٹن صاحب کے تعلق میں مرض		اور ان صاحب کے دلائل جو ہم ہیفیڈہ کا اندر جانے
	علامات و عوارضات ہیفیڈہ چار و چولہا	۲۱	کے جسم پر اثرات جسم میں -
۵۷	میں نسخہ ہم ہیفیڈہ و علامات و درجہ اول -	۲۲	ایک صاحب ہیفیڈہ کا بیان -
۵۸	علاج مرض ہیفیڈہ -	۲۳	ڈاکٹر کسان صاحب کی رائے -
	ڈاکٹر آرڈوٹیو میجر صاحب کن مفسر میں		نفس خالص کہ تہمیں کہا عتہ ہیفیڈہ ایک قسم
	اور ڈاکٹر جی بی تہرٹن صاحب کے نسخہ جات	۲۴	کے جاندار کی طرف سے ہوتے ہیں -
۵۹	مجرب -	۳۲	ہیفیڈہ کے قانون میں ایک عجیب تماشا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۰	دل ڈوبتا ہے -	۶۱	ہمدردی صاحبیت اور پچھن بوجہ صاحب کا لالچ
۹۹	غشی دکھ زوری و سردی بدن کے دغیبہ کی تدابیر -	۶۶	ڈاکٹر جان ایلیون صاحب کا جدید علاج -
۱۰۰	تدابیر دافع تشنج -	۷۰	ڈاکٹر سڈنے بوجہ صاحب کا تجربہ -
۱۰۰	پیشاب پیدا کرنے کے تدابیر -	۷۵	علامہ درجہ دوم - علاج درجہ دوم -
۱۰۱	نسخ و غفلت دور کرنے کے تدابیر -	۷۶	ڈاکٹر ہنس صاحب کی نالی کا مجرب نسخہ -
۱۰۲	انچکلی کے اسباب و علامات و علاج -	۷۷	درجہ سوم کے علامات و علاج -
۱۰۳	تذیر دافع پر اطراف بقول حکیم شاہ ازراعی صاحب و میر بہاوالدین صاحب -	۷۹	درجہ چہارم کے علامات و علاج -
۱۰۳	بیمہ نیک بیمار کے دستور کا استخوان -	۸۱	جب مہینہ والا کو بچا رہی پیش و غیرہ کوئی اور مضر شرع ہو جائے تو کیا علاج کرنا چاہئے -
۱۰۳	علامات تشریحی بعد وفات -	۸۲	علاج سرسام و بخار و پیش -
۱۰۴	تشخیص علامات خاصہ مہینہ -	۸۳	علاج مہینہ مجزؤہ ڈاکٹر ڈورزی صاحبیت
۱۰۴	علامات محمودہ مہینہ -	۸۴	نیشہ کی کشتہ پنجاب -
۱۰۵	علاج جربلاجات و درجہ بطور فادوس کے	۸۵	پرانے شہوں کا جواب اور مہینہ ہونے کے باعث -
۱۰۶	علاج مہینہ بطور دافع مہینہ -	۹۲	مفضل علاج عوارضات مہینہ کے روکنے کے اصول -
۱۰۷	استعمال سونگہ مہینہ ہین -	۹۵	دستور کے بند کرنے کے اصول -
۱۰۸	حب پیارا لنگا -	۹۶	مشرک صاحب اسٹنٹ سکرٹری نپل
۱۰۹	پرہیز و احتیاط یا جو مہینہ کے دنوں میں ضروری ہیں -	۹۷	کیٹی لاور کا مجرب نسخہ -
۱۱۰	مرض مہینہ کے وبائی اثر روکنے کی تدابیر -	۹۸	نسخہ دافع خرد اسہمال و کسیت مہینہ کو
۱۱۰			پایس اور گرمی کے اسباب جن سے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۳	نسخہ تریاق مانع وبائے ہیضہ۔	۱۱۱	مریض ہیضہ کے لئے چند مفید اور مزوری امور۔
۱۲۳	آرائے حکمائے شہدائین۔	۱۱۲	مفید اور مضر غذاؤں کے تشیخ۔
۱۲۳	راشے سولف رسالہ ہذا و خاتہ کتاب	۱۱۳	نقشہ شدہ کیفیت بعض اشیاء نقشہ تعداد عرصہ ہضم چند اشیاء کے
۱۲۵	دواؤں کے مقدار اور اسان کا کتاب نقط	۱۱۴	حوزدنی۔
		۱۱۸	بہیمت مریض ہیضہ کن پیروں سے پر پیز کرے۔
		۱۱۹	بعد صحت مریض ہیضہ کو کہا کیا دینا چاہیے۔
		۱۱۹	پانی کے باہمت۔
			ہندوستان کے شہروں اور دیہاتوں میں پانی کس طرح سے گندے ہوتے اور ان کے خسبہ کیونکر کر سکتی ہے۔
		۱۲۰	علاج مانع ہیضہ بطور علاج حفظ ما تقدم۔
		۱۲۳	نسخہ شربت جو مانع ہیضہ ہے۔

دباجہ

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالْأَمْرَاضِ

ہاں بصیرت کنی بہت میں خاکسار حکیم غلام نبی از بدۃ الحکام اسد یافتہ پنجاب نیورٹی
کالج ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور عرض کرتے ہیں کہ یہ کتاب پہلے تین دفعہ چھپ چکی
تھی جو ہر تھیں ہفت روزہ تھی پہلی دفعہ جناب ڈاکٹر لائینہ صاحبہ نے سابق
جسٹس پنجاب یونیورسٹی نے ایک ہزار روپے خرید فرما کر کل ضلع پنجاب میں تقسیم
کین۔ دوسری دفعہ حسب الحکم کرنل بیڈن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لاہور کر کے چند
مضامین لکھ کر چھپائی گئی جس کے مقبول تدار براہ قدرانی صاحب بوضوح نے خرید
فرما کر تھیلون اور تھانوں میں تقسیم کین تیسری دفعہ عالیجناب حضور نظام حیدر آباد کر
کے نام نامی پرنٹر کیا گیا جو ۱۸۸۷ء میں تقسیم ہوا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ رسالہ عوام
میں ہر دو لغزیز ہو گیا ہے کہ چاروں طرف اس کی مانگ بڑھتی ہے۔ اس کو اب چوتھی دفعہ کچھ چھپوایا
گیا۔ یہ کہنا کہ یہ طبع چہارم اگلی تینوں طبع پر فوق لجاتی ہے۔ اپنی نوٹھ بیان ٹھونڈتا ہے۔
ماضی میں جب ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو صاف ثابت ہو جائے گا کہ چوتھی دفعہ بنانے
میں کس قدر عرق ریزی کی گئی۔ یہ رسالہ نہ صرف مرض ہضیہ سے بچا سکتا ہے
بلکہ عام صحت کو قائم رکھنے میں مدد دیتا ہے کہ کس طرح اسے طے طور پر زندگی کو بسر
کرنا چاہئے۔ جس سے دہائی امراض نزدیک نہ پہنکن پڑیں +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ سچ ہے ایک تندرستی ہزار نعمت ہے۔ بیمار ہونے سے کیا کیا وقتیں
 نہیں ہیں جو مریض کے سر پر آجود نہیں ہوتیں۔ کوئی چیز دنیا کی اچھی نہیں معلوم
 ہوتی۔ کام کاج سے بیکار۔ بال بچہ اس کے پاس تیار داری کرنے سے۔ محنت
 مزدوری کرنے سے رخصت جاتے ہیں۔ ایک تو وہ خود ہی معذور تھا۔ طرہ برآن اخلع
 کے زیادتی۔ دوائی کی قیمت۔ ڈاکٹر کے فیس۔ روزمرہ کتبہ کا خرچ۔ دوست یا مہمان
 جاننا لوگ کے آؤ بگت وغیرہ۔ معذوری برآن اگر مرض نے طویل کہینچا تو عوز و زنگ بلبستہ
 نفسی میں گرفتار ہو گئے اگر بچکھا تو بعض دفعہ عمر بھر گئے لئے بعض عجز کیا ہو جاتا
 ہاں اور ممکن ہے کہ مرض نہ بکسا ہو تو جس کے کھالی سے کل خاندان پر روشنی پاتا تھا۔ وہ
 جو نامرگ ہو جائے باز جو دے کہ تندرستی ہر نفس کے لئے نعمت غیر مقرر ہے اور دولت
 عظمیٰ۔ بہر بھی ہمارے دلس میں اسپر بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ بیماری سے پہلے تو شاید
 ہزار میں ایک ہو جو قدر کے غضب تو یہ ہے جو لوگ معذور ہیں یہ نہیں کہتے
 اسی کو کچھ ذکر نہیں کر دیتے۔ فضول رحمن پر ہزاروں اوسید باقون میں خرچ
 کرتے ہیں۔ مگر حفظ صحت کے لئے تھوڑا سا خرچ ناگوار خاطر ہوتا ہے۔ بلکہ بہتر ہے
 اسکے (حفظ صحت) قواعد سے ناواقف ہوتے ہیں تجربہ شرا بت ہر بچکھا ہر اکثر جان

اپنی غفلت اور کم تو جھی سے پیدا ہوتے ہیں جنکو وہ اونے گذشتہ سے روک سکتا ہے
 کچھ بڑی بات نہیں اگر اصول حفظ صحت (ثانی - صین) سے آدمی واقف ہونا
 چاہے ۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ انمان انہی آپ وہ دکر سکتا ہے ۔ اور مرض کی قدر رک
 سکتا ہے اگر کچھ بھی واقف ہو اور نہیں تو پڑھنے نہیں پاتا ۔ اسلئے اپنی دلچسپی بھائیوں
 کے لئے چند ایسی باتوں کا ذکر آسان عبادت میں لکھتا ہوں کہ جن پر تھوڑا لکھا پڑ بھی
 عمل کیسے اور سمجھ کے کہ ہندوستان کے شہروں اور دیہاتوں میں کیا نقصان ہوتا
 جن کو امراض وبائی کا زور ہوتا ہے اور انکے دفعیے کے لئے تدابیر کیا ہیں جس سے نسبت
 حالت موجود صحت عموماً ہو جائے ۔ پہلے اس سال میں ہم مرض ہیضہ کا حال لکھتے ہیں
 چنانچہ :-

ہم عرصہ سے دیکھتے ہیں کہ یہ مرض خبیث ہر سال ہیشہ کمینہ کہیں اپنے پاؤں
 جمائے رکھتا ہے مگر پنجاب میں تو ہر سال نئے نئے نکال پت نہی مانتی ہے ۔ حکام تو اس کے
 دفعیے کے لئے مدعا کو مشین کرتے ہیں اور وہ تپ ہی مفید دکانگر ہو گئے کہ عوام
 مزدوری تو باریک سے واقف ہیں ۔ اسلئے ہم ان تدابیر کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں جن پر
 کاروں کو عمل کرنے سے اس سے نجات مل سکتی ہے اور اسکی ترقی نہیں ہوتی ۔

تعریف ۔ ہیضہ علی العموم بے سبب پلا ہری تھے و دست کو خاص کر جب فساد ہوتا
 ہوں عربی میں ہیضہ وبائی اور انگریزی میں کالرا ہندی میں اکھال کھال و مری
 سنکرت میں بوجھک کہتے ہیں علت حدت اس مرض کا فساد ہوا ہے
 اور یہاں ہیضہ خاص ہوا ہے ۔

کہ مقتدین مثل نجیب الدین سمرقندی وغیرہ کا خیال ہے کہ تھے دست بہت
حقیقت مرض میں داخل ہیں *

اور شیخ بوعلی سینا وغیرہ تھے دست کر نہیں گنتے بلکہ یہ علامت ہے علامتوں

سے *

ماہیت۔ اب تک سبب یقینی اس مرض کا جس پر اعتماد کلی ہو نہیں معلوم ہوا حکما کے
اس میں مختلف خیال ہیں اور متفق یہ ہے کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے زہر سحر خاص
ہی طور پر پیدا ہوتی ہے اور ایک کو دوسرے سے سرایت کر جاتی ہے بیشتر امیگان
طبیعت۔ الغرض علت حدوث اس مرض کا ضار ہونا اور میدان طبیعت و ضار
ہونا اجہم کا ہے +

پاک اور صاف ہوا کی ضرورت

آدمی کی زندگی کے واسطے تین چیزوں کا ہونا ضروریات سے ہے۔ ایک ہوا۔ دوسرا
پانی تیسرے غذا۔ پانی اور غذا کے بغیر تو آدمی کچھ دن جی سکتا ہے۔ لیکن ہوا بغیر
چند منٹ کے اندر ہی مر جاتا ہو۔ پس زندگی کے کل ضروریات سے ہوا نہایت ضروری
ہے پس چاہئے کہ پاک اور صاف ہو +

تجربہ۔ اگر کسی جانور مثلاً چوہہ کو کسی سفید کو گھنٹوں میں بند کر دیا جائے کہ ہوا تازہ اندر نہ جاسکے تو پہلے
وہ تکلیف سے دم لے گا اور مر جائے گا۔ دیہاتی آدمی اور شہریوں کا مقابلہ کر دیکھو۔
شہری ہزاروں انواع و اقسام کے نمٹین کہاتے ہیں ہر رنگ زرد ہوتا ہے اور گاؤں کے
سڑکے چوکے کہا کرتے تھے جو ان گھنٹوں کے شے ہوتے ہیں یہ کیوں؟ صرف ہوا انکو صاف اور

پاکیزہ ملتی ہے۔ اور ان کو غلیظ +

نظامِ عالم کے قدرتی اسباب جو ہو گئے تھے کثیف تھے

دنیا میں ہمیشہ ایسے بڑے بڑے کام قدرتی طور پر ہوتے رہتے ہیں اگرچہ سے
ہوا کثیف ہو جاتی ہے پختا پختا ہونے پر حرکات تنفس یعنی دم لینے اور جانوات کے سانس
کی حرکت سے کچھ کچھ ہوا کثیف ہو جاتی ہے مثلاً ہوا کا جزو عظیم اکسیجن
ہے کہ جبیر زندگی بخمیر ہے۔ اس جزو کا کچھ حصہ پھپھو ہٹون میں جاتا ہے اور اس کی
جگہ وہ فاسد مرکب پیدا ہو جاتا ہے جسکو کاربائیٹ۔ ایسڈ کی ہوا کہتے ہیں۔
اس وقت بہت سا پانی کا بخار اور مختلف قسم کے فاسد مرکبات جو جسم میں پیدا ہوتے
ہیں وہ بھی اس میں مل جاتے ہیں۔ جانور کو صندوق میں بند کرنے سے جو موت ہوتی
ہے اسکا سبب کچھ تو وہ فاسد مرکبات تھے اور کچھ یہ تھا کہ اس صندوق میں
ہوا کا جزو عظیم اکسیجن۔ سرجن۔ خراج ہو گیا تھا کیونکہ زندگی کے قائم رکھنے کی دیکھنے
بجز اکسیجن۔ سرجن کے نہ تو کاربائیٹ۔ ایسڈ کا رادہ ہو سکتا ہے اور نہ پانی کا
بخار۔ کوئی شے جل نہیں سکتی بجز اس کے کہ اس میں اکسیجن۔ سرجن ہو جو تیار
ہو پھپھو ہٹون میں ہوتا ہو جس سے جسم کے ڈوغالی مادے فاسد بلکہ خون صاف ہوتا ہو
اس سے بھی کہیقدر ہوا کثیف ہوتی ہے۔ ہر شے یا مٹرنے سے بھی ہوا کثیف ہو کر
سورجوانی ہو یا نباتی اسکے مٹرنے سے مختلف ہوا میں پیدا ہوتے ہیں بعض نہایت نرہ
ہوتی ہیں۔ یہ جو درختوں کے پتے وغیرہ مٹرنے لگتے ہیں ان سے ہوا فاسد ہوتی ہے
زندہ حیوانوں کے لٹھکے پینے۔ بول و براز زمین کے بخارات وغیرہ یہ سب کو بجھا دینا

ہین۔ زمین جو ایک جسم متخلخل ہے اس کے اندر کی ہوا کی آمد و رفت کی مقدار جاری رہتی ہے جب کوئی زیر ملامادہ زمین کے نیچے ہوگا تو جو ہوا زمین کے مساوات کے راستہ ہوا سے اوپر نکل آئے گی وہ ضرور باہر کی ہوا کو کشیف کرے گی جو ہر وقت ہمارے سانس کے کام آتی ہے۔ گل جاندار مادے جو انسان اور حیوان کے جسم سے نکلتے ہیں مضر صحت ہین۔ ان کے زہر کے بدی سوت زیادہ ہوتی ہے جب زمین میں سیل جاتی ہے۔ نم سے چربی بہت جلد گھٹی اور ٹھرتی ہے۔ زمین کے سیل سے جو نجاسات مائی ہوا میں ملتے ہیں صحت مضر صحت ہین۔ بھی دگر ہے کہ چھٹرون نالیون جھیلوں کن کنارہ پر رہنے والوں کی صحت مع نہیں ہوتی۔ ایسی ہوا ضرور نہیں کہ اسی مقام پر محدود رہے بلکہ ہوا کے چھٹرون کن کثافت دور دراز شہروں میں ہوا توں میں پھیل جاتی ہے۔ اگر کہ روزمرہ کے ایسے کاموں مثل نہانا۔ دہونا۔ کہانا۔ پینا۔ چکانا وغیرہ جو کثافتیں پیدا ہوتی ہیں جتھیاط رفع دفع نہ کی جائیں تو ان سے ہوا کشیف ہو جاتی ہے۔ ہمارے ٹان تو اپنے ہاتھوں ہوا کو حکما بگاڑ جاتا ہے۔ برتن وغیرہ کہ صاف ہین باورچی خانہ میں کر کے غلاطت جمع کرتے ہیں جس سے ہوا کشیف ہوتے ہے بعض پیشی اور صفت ایسے ہیں جن سے ہوا مزاب ہوتی رہتی ہے۔ چار۔ قصاب۔ رنگ مساز۔ دغالی کارخانے۔ پڑا سے پکانے والے وغیرہ۔

ہوا کی زندگی کے قدرتی عمل

قدرت نے جیسے ہوا کے بگاڑ کے سبب نیکے ہین دیسری ہی درست کرنے کے لئے نظام کیا ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو زندگی محال ہوتی۔ جانتے ہو (۱) صحت آدمیوں سے یہ بھی ایک

فایز ہے کہ باہم تبادلاً ہواؤں کا ہوجانا ہے (۲) اور نیز ہر سے دخت اُس کا ربا کہ
ایسڈ کے ہوائی ازا کو جڈ کر دیتے ہیں جو زندہ حیوانات کی اور رات کو درختوں سے
یا کثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اس ترکیب سے جو ایک تے جن جدا ہوتا ہے اُس کو پھر
وہی دخت ہوا میں بہو بچاتے ہیں (۳) ہوا ہفت پہیلی ہے جس میں وہ نہ ہریٹ
ہوا شامل ہوتی ہے جس میں وہ کم ہوجاتا ہے *

لوگ ان قدرتی طریقوں کو عیاری نہیں رہنے دیتے ہوا میں کثافت پیدا کرنے
کے علاوہ اپنی جانوں کو ایسی کھٹے ہوئے کھڑن میں بند کر دیتے ہیں جہاں کثافتوں
کے صاف کرنے میں ان قدرتی ترکیبوں کی کچھ پیش نہیں جاتی گنجان مکان میں
برد باش کہنہ کو شریف ہوا میں رہنے سے جو ضرر ہوتا ہے بہت بڑھ جاتا ہے *

ہندوستان کے شہروں اور دیہاتوں میں کثیف ہوا ہونے

کے سبب

- جن خرابیوں کا ذکر اوپر ہوا۔ ہندوستان کے ہر شہر اور گاؤں میں پائے جاتے ہیں
کہیں کم کہیں زیادہ۔ ہمارے ملک میں علی العموم دو جی قسم کے کثافات ہوتی ہیں
ایک تو وہ جن میں صحن ہوتا ہے۔ اور چاروں طرف جیواروں سے گھرا ہوا۔ دوسرے
جھوٹری۔ ہر دو قسموں کا یہ حال ہے کہ نہ تو روشنی اور نہ تازہ ہوا کے آمد و رفت کا کچھ
انتظام ہوتا ہے۔ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھنے تو کیا مجال کہ کہیں ہوا یا روشنی آنے پائے
مطرفاً برآں باہم ملکہ دست احباب یا گھر کا کنبہ بال بچے وغیرہ ایسے تنگ گھری میں
سرتے ہیں کہ نہ تو سانس سے کھلی ہوئی خراب ہوا باہر جاسکتی ہے اور نہ باہر سے لطیف ہوا

آسانی سے اندازہ لگائی ہے تاکہ کثیف ہوا کا تبادلہ ہوسکے غضب تو وہ لوگ لگے تھے
 میں کہ باوجود ننگی مکان چارپائے سے بھی اُس میں باندھ کر خود بخود عیال و طفل اسی
 کوٹھری میں سوتے ہیں۔ ناچار جس ہوا میں دم لے چکے تھے اسی کا کچھ حصہ بار بار اس
 میں خرچ کرتے ہیں۔ فقط یہی خرابی نہیں اس سے بدتر اور خرابیاں ہیں۔ انہیں بلکہ عام
 قاعدہ ہے کہ کھانے کی چیزیں میں سرسودھ کو ڈالنا پکڑتے ہیں۔ اور سنیے اسی
 تانگ مکان میں کھانا پکانے کا چولا۔ ایک آدھ چراغ روشن ہوتا ہے یہ
 صرف ہوائے رگ سے جن کو کھینچتی ہیں۔ بلکہ اُس میں کبھی قدر مضر اجزاء۔ دھوا
 لاتے ہیں۔ گہرے سانسے اور جی کوڑے کا ڈھیر گہاس پھوس وغیرہ پڑا ہوا لگتا
 ہے۔ کہیں گوبر پڑا ہے۔ کہیں قبریں ہیں۔ مکان کے اندر کہیں بچے کا ہنگامہ پڑا
 ہے۔ کہیں پانی سے جگہ سیلی ہے۔ ایک طرف پاخانہ ہے جس کیے نالی تمام مکان
 کو پہنچتی ہوئی نکلی ہے۔ ایک کونہ میں ڈربہ کبوتروں کا۔ ایک جگہ مرغی خانہ۔
 جھستوں پر ابیل اور چڑیوں کے اگنیے جو گناہ بچہ کر اوتار سے نہیں جاتے جھٹائی
 کا یہ حال ہفتوں نہائے گزر جاتے ہیں اور پھر میلے کپڑے ہی ہٹا کر پھین لیتے ہیں۔
 بستر کا یہ حال کہ منوں میل جمع۔ بھانے کو دیکھو تو مارے بڑے کے در و سر ہو جاتا ہے۔
 گاؤں والے سویرے اوندھ کر گاؤں کے پتار طرف جہاں پردہ بچھا پاخانہ پھرتے
 ہیں۔ پیشاب کا تو کچھ پوچھئے نہیں جہاں آیا چارپائی اسے بچے بیٹھ کر بے تکلف
 موت دیا جب ہوا تیز چلتی ہے تو یہ چیزیں سوکھ کر اڑتے ہیں ناک تو تھوڑی اور کہانتے
 کے چیزوں پر پڑ جاتے ہیں جس سے ہزاروں خراب بیماریاں پیدا ہوتے ہیں۔
 جس رنج کے ہوالو دا چلتی ہے کہ سہ چلتوں کا دم ناک میں ہو جاتا ہے۔ چہنا ناہو ہونا

جھان چاما کر لیا۔ پانی صحن کے کوزن میں چلا آگتا ہے اور بارش سے پانی اردن
 فاضلات کو لے کر تمام زمین پر بہتا ہے جس سے وہ زمین خراب ہو کر زہریلے پانی
 کرتی ہے۔ وہی زہریلا پانی گاؤں کے باہر دروازہ پر جمع ہوتا ہے جس سے بڑھتی
 زہریلے تجارت کھلتی رہتے ہیں۔ کپڑے اور کھانے کے جوٹے برتن دہو کر زمین
 پھینک دیتی ہیں۔ شہر کے کوچوں میں گو جیر۔ قصاب۔ زنگریز۔ نشاۃ تہنا شوکا
 وغیرہ ہوا کو خراب کرتے ہیں کوچوں کی صفائی نہیں ہوتی۔ دیواروں کو گوبر کی پھیناں
 لگاتے ہیں ۴

اکثر ضکوٹی، بیقہ اپنی طرف سے ہوا کے خراب کرنے میں فروگراشت نہیں
 کرتے اپنی طرف سے تڑپنے کا کوئی ڈھنگ نہیں رکھتے۔ مگر خدا کی طرف سے خواہ مخواہ
 زہن رہنے پر مجبور ہوتے ہیں ۴

کیا تریبے کہ موکثیف ہوئے

بعض قدرتی امور جو باعث کثافت ہوں ہیں۔ اور خرابی کا حال کیا نامکن ہے۔ رد کرنے
 کا نام نہیں، ازندگی کو قطع کرنا ہے۔ مثلاً سانس کا چلنا۔ آگ کا جلنا کیونکہ بند ہو جہاں بھی
 ہوں گے ہوا کے اصل اور عین خیریت۔ سب جن ضرور پھرج ہوگی جب وہ پھرج ہوئے
 تو خواہ مخواہ وہ زہریلے ہو جائیں۔ یا نک۔ ایسے زیادہ رہ گئی۔ مگر قدرت کے قوانین کا
 بس نے اسکے ساتھ ہی حکمت کا ملائی ہے۔ ایسے نظام فرمے گا کہ یہ سب مل جائیں
 کے سلسلے سے اس کے خرابیاں اصلاح نہیں ہوتیں۔ مان ہم نرا اسپر اپنی طرف سے
 صائد کریں تو ضرور معلوم تک نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف اس نظام قدرت کے مطابق چلنا چاہئے

گہر میں ایسا انتظام کریں کہ ہوا کے آمد و رفت نہ کئے نہ پائے۔ کوٹھڑیوں میں بہت آدھی
 بیٹھ کر ہوا کو غلیظ نہ بنایا کریں۔ مکان کے کمرے رہائش کے لئے فی آدمی ۸۸ فٹ مربع
 کے حساب سے وسیع بنانے چاہئیں۔ چھت اور کچی ہونی چاہئے۔ اور اوپر کے حصے میں کڑے
 کیونکہ اکثر بچوں میں دم کشی کی ہوا گرم ہوتی ہے اس لئے اوپر کو جاتی ہے۔ بیمار کے
 لئے نسبت تندرست کے زیادہ جگہ وسیع چاہئے۔ کیونکہ اسکو زیادہ ہوا کی ضرورت
 ہوتی ہے۔ اس کے پھل پھل سے زیادہ نہر خارج ہوتا ہے اور جلد بھی زیادہ معمول ہو کر کم کرتی
 ہے۔ ویسوی زیادہ ضرورت تازہ ہوا کی سچھ کو ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں کیسی بھیدہ
 رسم ہے کہ بچہ کو بند مکان میں بند کر دیتے ہیں اور کپڑے جو دن میں ایک دفعہ ضرور
 تبدیل کرنے چاہئیں چالیس دن تک وہ ناپاک بستر اور کپڑے پہنائے رکھتے ہیں۔
 مزید برآں اگر بند مکان میں دوست یا رشتہ دار بہت ہوں۔ بھالی وغیرہ سب جمع جس کا
 اکثر نتیجہ لازمی یہ ہوتا ہے کہ بچہ میں سے ۶، ۸ تو مختلف امراض نرسز رحمہم تجارت۔ درد
 وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور بچہ کو آؤر کئی قسم کی تکالیف لاحق ہونے میں نہرونی
 تو اسی آؤر بھگت میں جاتے ہیں۔ اور نئے نئے خیرے اگر موسم مرا ہو تو اسی بند بگھ میر
 آگ سلگاتے ہیں کہ گرم گرم ہے۔ ان قبوحات سے ایسی سزا پیدا ہوتی ہے۔ کہ مذکی
 طرف سے زندگی نہ ہوتی تو اسی وقت دم سنبھاتا۔ مہر اور جانوروں کو اور گورگاہوں میں
 لید وغیرہ کو فوراً آبادی سے باہر نیکو لین اور اد پریشی ڈالیں۔ جلد کہ ہمیشہ صحت مند
 کہہنا چاہئے جس کو ایک فہمہ ہو ڈالنا مفید ہوگا۔ جو ان ادھاقوں کے اثر سے سرد
 پانی سے اچھا ہے مگر بوڑھو اور کمزور یا بیمار کو شیر گرم سے بہتر ہے علامت کہ کھانسی عام کی
 چیز نہیں سمجھتے۔ مگر یاد رہے اگر چہ یہ باہر کا حصہ ہے مگر جیسے اندرونی اعضا

ہی تھی۔ اس میں حسبِ بحساب مسامات ہیں وہ سب ہر وقت خدمتِ مقوضہ جسم کرتے ہیں وہ تھکے کہ یہ بودار فضل ان کے ذریعہ سے خارج ہوتے رہتے ہیں اگر صفا نہ رکھا جائے تو مسامات کا مٹھہ بند ہو کر طرح کے فساد اور بیماریاں پھیل جاتی ہیں صرف ایسی کے صفائی کافی نہیں رہتا کہ جسے بھی اُبلے ہوئے چاہئیں اتنی توفیق نہ ہو تو خود دھو کر ہوا لگواتے رہنا کریں۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ جسم کے ذرا مسامات بند ہونے سے تمام جسم جکڑ جاتا ہے۔ مٹھہ پاؤں میں درد۔ ریگ۔ وجع مفاصل اس کے نتیجہ میں۔ پاخانہ کی صفائی آسان ہے بعد رفع حاجت خشک ٹٹی اسپر ڈال دیا کریں۔ گہر کی گہری ہمیشہ اونچی رکھنی چاہئے۔ تاکہ سیر نہ رہے۔ سیکے گہر میں رہنا بیماریاں مسل لینا ہے۔ سال میں گہر کو ایک دفعہ سہرا کر لیا جائے یا لپٹولین۔ یہہ تو بہت بڑا ہے کہ جوٹی میں گور ملا کہ پستی میں *

ہوا کے فضا کے طریقے

حکما نے علم عقل کے زور سے دریافت کیا ہے کہ ہوا کو اور ذریعہ ذیل کثافت موصوفہ

کردتی ہیں۔ چنانچہ۔

اول تو کہہ لے۔ یہ معنی وازن مضمینی ہوا ہے اس میں استقدر طاقت ہے کہ ایک ہوجو کتہہ کر دے سو فٹ مربع ہوا کو صاف کر سکتا ہے زندگی بخش (رک سے جن) ہوا کو اپنے مسامات کے ذریعہ سے جذب کرتا ہے اور بودار ہوا نہ رہتی کہ خارج کرتا ہے اسکو تو کرون میں یا رستی کے تھیلون میں بہر کر مکان یا پاخانہ میں لٹکا دینا چاہئے یا ہیکر پاخانہ و پودر و وغیرہ بودار جگہ پر چھڑکین *

دوم چونہ وٹھی و رکھ۔ یہ عام جو ہر شہر و گاؤں میں باسانی مستیاب ہوتے
ہیں یہ بھی نہ ہر جلی ہوا (کارہ بانک) کو جذب کرتے ہیں اور بڑے کوشش نہیں ہونے
دیتو خاص کر جب ساکھ کو قدر سے گرم گرم ڈالا جائے۔

سوم۔ کار۔ پالاک۔ ایسٹ۔ یہہ انگریزی دوکانوں میں تھوڑی قیمت پر عام
مکتا ہے اس روغن وافع عفوت کو ٹاٹا وغیرہ یا گرم پانی میں ملا کر ٹائیس کے
جلکھ ٹاٹا کو چھت پر لٹکان یا پانی کو چھکین *

چارم۔ مکڈ و گلس۔ پوٹورسجان اللس جو ہر تہ کوئی وافع عفوت نہیں اور
چھڑکا اور ہر لوکانا نہیں۔ پانخانہ دنیا لیون میں چھڑکانا چھڑکاؤ پیٹٹ وافع عفوت بہت
بازاروں میں ہتی ہیں *

مصلحات ہوا

ادویہ ذیل کو جلدانے سے ہوا صاف ہوتی ہے :-

اول۔ گندہک۔ تمام دنیا کے طبیب ہا سکوٹتے ہیں کہ گندہک جہاں جلائی جائے۔
خواب ہونے کے سبب زایل کر دیتی ہے۔ گندہک کا علاج ۱۸۰۰ میں ڈاکٹر پاک صاحب
نے تجویز فرمایا تھا کہ ایام دیار میں گندہک کہا ناما نفع ہیضہ ہے بلکہ ایسی غذا کہانی
جس میں بلیغیہ رسے۔ ٹڈیشیا، ہسمن مفید ہوتی ہے۔

دوم۔ سردی توجہ اندون یہ ہونی چاہئے کہ دل و داغ کو طاقت دین اور عفوت
دور کریں۔ عفوت جسم کثیر الرطوبت میں جلد اثر کرتے ہے اسلئے مرطوب ہوا اور صاف ہوا
پر تیز چاہئے۔ اور ادویہ عطریہ کا گہر میں جلدانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ بخور
ادویہ خوشبو دار کا مصلح ہوتا ہے اور محض محل طوبت اور مفرح روح مزیل عفوت

عود۔ لوبان۔ صندل۔ حوصل بنبر و خشک۔ کافور جلانے سے اور کپڑوں میں کھنوسے
 عنبر۔ پوست انار۔ چھاؤ۔ موم۔ کونگل۔ لوگ۔ ہینگ۔ و سرکہ مکان میں چھڑکنے
 سے صفتی ہوا میں شکل عطاریات۔ پھول وغیرہ رکھنے سے بھی مفید ہوتے ہیں
 پیاز کا کھنسا اور کھانا زیل سے م بار ہے اور فطرت مصلح آب کثیف سرکہ
 میں پیاز اور تھوم بہگو کر گہر میں دن میں دو دفعہ چھڑکنا مفید ہے ۰

اسباب پیدائش و با سے ہیضہ

وبا کے معنی فنا و ہوا اور یہ کئی طور پر ہو سکتا ہے بقول ڈاکٹر سری مالدار میں حساب
 و با اس طور پر پیدا ہے۔

اول۔ خاص مقامات میں خاص جہتوں سے ہیضہ پیدا ہوتا ہے اور متعدی ہونے کے
 باعث پیدا ہے اور یہ یا تو فرضی ہوتے ہیں یا سماوی جتنا پختہ وہ یہ ہیں (۱) کھڑکے
 گلی و کوچہ میں نجاست کا جمع رہنا سو کہ میں اور صفائی کا نہ ہونا (۲) مایوں اور
 بررو میں بول و برانہ و فائز و رات کے پڑنے سے بدبو کا پیدا ہونا (۳) حیوانات کا
 کثرت سے مرنا اور شھرون اور گاؤں کے قریب پڑنے سے رہنا (۴) پانی کا بند بچھ کر کے
 رہنا اور اس میں زرخشوں کے پتے وغیرہ نباتات و حیوانات کا پڑ کر گھلنا (۵)
 قتل عظیم کا ہونا اور لاشوں کا کھلے میدان میں پڑنے سے متعفن ہونا اور نجاست
 اور اذخند اپنے محل پیدائش سے ہوا کے ذریعہ یا اپنی آنتنگ میں دور دور پر پہنچنے میں
 پیدا دور پہنچ جاتے ہیں یا تو تیزی سے ہوا کی کم ہوائی یا وہ خود کمزور ہو گیا ہوا کی ہوا
 کو خواب کر دیتی ہیں یا تو وہ کمزور ہو کر خود بخود با کھل تکمیل ہو جاتا ہے یا اسکا اثر دکان

باشندون چسب نرچ و سیلان و عملگی آب و ہوا پر ہوتا ہے (۱۶) جو عام اور پیشہ
 ہو کر آتا ہے (دیکھو رپورٹیں سیلاکبہ سابقہ) اگر می کے ذنون میں خاصکر بارش کے بعد
 بند ہوا کے ذنون میں بہت سے آدمیوں کا جمع ہونا دیکھا سال ۱۸۷۸ء میں گنگا
 پر ہوا (جب ایسے ذنون میں بہت آدمی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تب کسب
 نہ پورا پورا رہنے نظام صفائی کے اور نہ اونٹنٹائے جانے کا خانہ وغیرہ سے تعفن
 پیدا ہوتا ہے جس سے ہوا صاف نہیں رہتی۔ ایک تو اس بد بو نے ہوا کو جس میں
 ہماری زندگی کا جزو جان بخش (رکت) سے جتن (جتن) تھا بگاڑا اور اس پر طرفہ
 ہوا کو تازہ ہوا کے جگہ ہمارے سونگھنے میں بار بار دہی ہوا آتی ہے جو اندر
 نہ رہتی ہو کر خارج ہوتی تھی بلکہ اڈر پڑوسیوں کے نہر بھی ساتھ ہی لپیٹ کر
 دوبارہ نصیب ہوتی جس سے طبیعت مضمحل ہو جاتی ہے اور اس میں مرض
 حاصل کرنے کے استعداد ہو جاتی ہے اور مزید برآں یہ ہوتا ہے کہ غذا کے وقت
 عمدہ غذا کا نہ لینا یا ہر وقت لینا اور خلاف عادت لینا یعنی وہ یہ ہم غذا کھانی
 اور زمین پر سونا صاف پانی کی جگہ جھلاوردی پانی اور گناگن کالیف سٹر مشل
 سواری یچھ وریل جس میں نل کے جگہ بیٹن کو ٹھوس کر بہر دیتے ہیں سبب سم
 گرا کے ایک کو دوسرے کا تندرست کر یا دکانہ گنگا کر سیلان تو چیلے ہو چکا
 تھا اب تھوڑے ہی مشتبہ سے طبیعت بہرک جاتی ہے یہ سبب مشتبہ
 ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پڑوسیوں میں کتبہ کے جہان مخالف پانی جائز
 بیضہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر عام جدہر گنگا باشی جاتے ہیں بسبب متبہی
 ہونے کے پھر پڑوسی ساتھ ہی تقسیم ہوتا جاتا ہے اس لئے ضرور ہوگا کہ

موسم گرما علی الخصوص سامان بہاؤوں میں یعنی جو ان جولائی اگست ستمبر
 میں سیلون اور برہان مجمع عام جو ان نہ جائیں۔ جھکے یونان وغیرہ مفت
 ہیں کہ جس طرح پانی ایک جگہ ٹہرنے سے جس میں ہر طرح کے خس و خاشاک
 پڑتے ہیں اپنے رنگت۔ قرہ دیوسے بد بجاتا ہے ویسے ہوا استنراج کفرہ روئیہ
 سے تغیر ہونے کا ایک کیفیت روئیہ عفتہ قبول کرتی ہے اور یہ مسئلہ علم حاجین (مجموعہ
 صحت) اسے ثابت ہے کہ ہماری زندگی کا زیادہ حصہ ہوا کے اچھا ہونے پر موقوف
 ہے ہم ایک دن یا اس سے زیادہ عرصہ غذا نہ کھائیں تو مر نہیں جاتے ہوا آدہ گنہ
 نہ غذا ہونے سے بڑھ کر سکتے ہیں اور تجربات متواتر اور پرہیزگارین علی التواتر سے
 ثابت ہو چکا ہے اور ہم شاہدہ کرتے ہیں کہ جو ہوا ہماری زندگی کی معاون ہو ہے
 وہ ہوا صاف ہے یعنی صاف۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری غذا ہوا چھٹک
 صاف نہ ہوگی کیونکہ ہم مذرتہ سکتی ہیں اسباب متذکرہ بالا ہوا کے بگاڑنے
 کے ظاہری ماسے نظام قدرتی میں ہیں
 قابل غور یہ ہے کہ ہم جن ہوا کی طرح عام پہلیتہ اولیٰ خاک روئیہ کا ایک سرنگری میں ماغذ
 لیکر دوسرے گہروں میں پہنچا جب تک کہ پہنچ جائے اس میں کچھ خاک نہیں کہ اسکا
 پہنچا کر با مرض کا وجہ بننا ہے اور ہوا کو روئی کرنا ہم نے مانا کہ یہ ہوا ہر قسم ہوا کی نہیں
 مؤثر ہوتا لیکن جس کے طبیعت میں سیلان ہوگا اشتقاق کے لئے یہ سب کافی ہے
 اور اس کا تدارک بہت آسان ہے کہ پانخانہ کو اس خاص جگہ میں جہاں ہوا کے تمام پانچ
 وغیرہ نفع حاجت کرتے ہوں نہ ڈالیں بلکہ ایک ایسے جگہ میں اس طرح جمع کریں کہ وہ
 پہلیتہ اور نہ کھنی ٹھینے پائے اور تاکہ ہوا باہر دفن کرادیں +

دو دم کھیمان سہر ایک شخص جانتا ہے کہ کھمی ایسی آزاد و سیدھا رک ہے کہ پانخانہ سوا اور گر
کہانے پر اور باورچی خانہ سے اور گر پانخانہ میں آتی جاتی ہے پیڑھ کے دستوں میں
اور تھے من ایک قسم کا نہر ملاؤ تو ہے اگر وہ کسی طرح حلق کے نیچے صحیح انسان کے
اور جائے تو ضرور مر لیں کر دے گا جب یہ ایسے مریض کے پانخانہ پر سے اور گر
کہانے پر بیٹھے تو کیا نتیجہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ قبضہ۔ یہ نہ نامعلوم ذریعہ جس کی طرف
ہمارے لوگوں کو مطلق توجہ نہیں۔ قابل توجہ ہے۔ بازاروں میں اندرون جو چیز اس
قسم کے ہو جو کھیموں کے پکھا رہنے کا احتمال ہو چھوڑ دین یا اور انتظام کریں کہ نہ
بیٹھیں۔ چنانچہ ڈاکٹر و بلیو مور صاحب فرماتے ہیں کہ جتنے امراض کا تخم ایک
جگہ سے دوسری جگہ پھیلتا ہے یہ کھیموں کے وسیلے سے پھیلتا ہے۔ یہ نابکار
کئی ایک نژاد کے کہانوں میں اپنے پاؤں سے ملاؤتی ہیں جو ادریج بہت کم
ہیں۔ اس کے اندر کے لئے میں نہیں کہنی جاہلین۔ اول۔ انتظام پانخانہ۔ اگر
سقف ہونے کے دروازے پر چکیں بانڈھ دین اگر سقف نہیں تو چھ قضا حاجت
خوراکی یا چرنہ یا کھ ڈالیں انکے ڈالنے سے وہ فائدہ ہی ہوتے ہیں ایک بدبو کا نشتر نہ
ہونا۔ دوسرا کھیموں کا نہ بیٹھنا اور کھانے کے سے میں لکھنا کہانے کے وقت کہانے پر کھی
نہ بیٹھیں دین اور دروازہ پر چکیں بانڈھ دین اور بازار سے گوشت وغیرہ لائیں تو خوب
صاف کر کے دھوئیں کی باب بازار سی تو بالکل کہانے نہیں چاہئیں انہیں نصف سے
زیادہ کھیمان شامل ہوتے ہیں اور جو چیز قابل دھونے کے ہو وہ دھو لیں۔

سوال۔ باب پیدائش مہیضہ کے ساری کن سے من جو ہمارے قبضہ قدرت میں
نہیں کہ ہم ان کو روک سکیں؟

جواب شیخ نے لکھا ہے کہ سبب اور تفریق مذکورہ کا خواہ ہوا کی کیفیت میں ہر خواہ
 کیفیت میں - اشکال سماوی میں جن کے سبب مجھے معلوم نہیں اب اس کے بابت
 جب وہ بارہویں لایا ہوتا ہے تو اس وقت ایک تو علامتیں مندرجہ پہلے ہی سے ظاہر ہوتی ہیں
 دوسرے جو عین وقت وہاں عین پیدا ہوتے ہیں اس میں تو شاید کسی کو کلام نہ ہوگا کہ تراکیب ایسی ہوں
 اور بچا ہوتے اور یہ میں حدوت کیفیت عجیبہ کہ بہت دخل ہے جیسا ترش چیز میں کہا رہی چیز
 لانے سے جوش ہوتا ہے اور چونکہ وہ تو شاد و رگڑ سے بوسیدہ ہوتی ہے کہ وہ صہا نہ نہیں
 سکتا - پارہ و گندہ کہتے ہیں کہ لائے ہو گیا خالص ہونے تک شکرگ بنتا ہے - ایسا ہی ہوا ہے
 کوئی کیفیت ترقی کے لئے ہے جیسا کہ علم ہدین خاص قسم کی ہم پیدا ہوتی ہے جس کے علامتیں ہی ہوت
 دوسری قسم ہوتی ہے جو کبھی کبھی شکل مکمل اور علامتوں میں کہ حکیم مطلق نے اپنی حکمت و مصلحت کے
 دوسری تفریق و کمالات عالم منسلک کہ موزنات عالم حلوی کے تاثیرات پانچ صہا ہے
 ہر ایک حادث کے حادث میں جب آتے آتے حلوی اور اجرام اشیر یہ کا اثر ہوتا ہے
 تب وہ حادث موجود یا معدوم ہوتا ہے یہ عطف و غیرت علی التاب کے تاثیرات فعل
 و نادان جانتا ہے کہ ہر ایک کو قسم میں ہر ایک کا اور ہر جگہ کے پائیدار
 نشوونما نباتات و جمادات وغیرہ ہر جگہ اثر تبدلات کو قسم ہی دگری کا ہر بیان
 ہے کہ اکب سیارے کی تاثیر سے فصول ربیعہ کا مستقبل اور غیر مستقبل حالت صحیلے
 اپنے پر ہونا اور نہ ہونا انہیں حرکات افلاک اور ادون کے اسباب و تاثیرات پر
 موقوف ہے جیسا اخلاط اربعہ کے کم و بیش ہونے سے صحت بگڑ جاتی ہے ویسا ہی
 فصول ربیعہ کے فعلی حالت پر ذہن سے فصل میں غرابی پیدا ہر کہ باعث بار ہوتے
 ہے (۱) چنانچہ ماتیکے سردی - دن کی گرمی (۲) ایک دن ہر اک صاف چلنا

۱۷
 دوسرے دن بعد ہوتا (۳) بارش کا اپنے وقت پر نہ ہونا یا زیادہ ہونا یا نہ ہونا (۴) موسم
 بیجا میں بارش کا کم ہونا اور سردی کا ہونا اور بہا جنوبی کا گرمی میں بہت جلد آسمان
 پر باد لوان کی صورت بنتی اور قرآن سے معلوم ہونا کہ بارش ہوگی اس کے جگہ خاکداری
 ہونا تو ان عیب استون سے بچنا چاہئے کہ اس موسم کے ملنے کے اخیر میں بار ہوگی
 (۵) گرمی کے موسم گرمی شدت کے ہو اور ہوا ملکہ رچیلے خاک کو صبح اور دوپہر جگہ کھڑا
 ہو کر دیکھنے سے معلوم ہو کہ سطح زمین چار سا ہو رہا ہے (۶) اور موسم خریف میں
 تار سے بہت ٹوٹن (۷) آسمان میں کئی رنگ بدلے (۸) کبھی ہوائ کبھی ٹوٹ
 (۹) دسمبر میں تار سے بہت ٹوٹن اور ہوا جنوبی ماہ می اور چران میں بخت ہو (۱۰) ہوا سرد
 کا ٹھنڈا یہ علی بنین ہادی میں جو دیکھا آئیگی خردی میں اور سرد رجب و ذی قعد میں وقت پر
 ظاہر ہوتی ہیں :- (۱۱) مینڈ کران اور کھسوں کا زیادہ پیدا ہونا جو ایک قوی دلیل ہے
 سفن ہونے کے ہے خسرات الارض یعنی وہ جا تو جو زمین کے اندر رہتے ہیں مثل
 چوٹا وغیرہ کا باہر جاسکتے ہونا جو انارٹک کی الطبع کا مثل لقلن و پاتسل وغیرہ کا آسمان
 چھوڑ کر چلے جانا جو حکیم علی گیلانی شرح قانون کھسوں میں کہ ایک فوٹسبب جنگ
 عظیم کے لاشوں پڑنے سے سفن ہو گیا تھا تب لقلن اپنے گھونٹے چھوڑ کر و سویل
 اور چلی گئی تھی +

سوال :- جب ہار کے بگڑنے سے پھض پیدا ہوتا ہے اور پھیلتا ہے تو اس کے پھلنے کا لازم
 آتا ہے کہ جو لوگ ہوں میں ہتھ میں مبتلا ہوں حال ہے کہ ایک گہر میں ۵ منڈ سٹ
 ایک بیمار ہو جاتا ہے +

جواب :- اسکے کئی ایک میں اول ہوں میں جب کیفیت بہت بیضریت کرتی ہے

فوزل کرہ ہو جو ماس میں عالم ہے اثر پذیر نہیں ہوتا اور نہ تمام ہوا بگڑتی ہے بلکہ قدرتی ہے
 پر این کیفیت سبب مرثیت کرتی ہے اسکو جو نہ گھٹتا ہے مبتلا ہوا ہے مثلاً جب گرمی میں
 ایک جگہ خلافت کا ڈھیر ڈھا ہوتا ہے تو اس کی بوجا درون طرف وہاں تک جاتی ہے جہاں تک
 اونہ ہوا میں اثر کیا ہونہ کہ تمام شہر میں جب ہم ایک محل میں بیٹھے پڑ پڑی ہے ہوں
 اور اوسکا دیوان جب چھوڑتے ہیں تو سب ہوا کو نہیں گھبرستے بلکہ جھنڈے ہوا میں
 ملا ہوتا ہے وہ ہر شخص خاص کے ناک میں جاتے ہے اوسکو بڑا آتی ہے نہ تمام شہر کو۔ دوم
 ہم اوپر بتلا چکے ہیں کہ ہم بیضہ تب ہی اثر کرتا ہے جب پہلے طبیعت میں اس کے حاصل
 کرنے کی استعداد ہوتی ہے زہریلے ہوا کے لگنے سے ہر شخص پر زہریت کسان نہیں ہوتا
 اشخاص مند زہریلے میں اسکے حاصل کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے ۔

(۱) کمزور اور سیلی اور مرطوب جگہ بود و باش رکھنے والا +

(۲) سریع الافعال طبیعت یعنی جن کے دلون پر غم و الم کا صدمہ جلد ہوا اور تیز

رہے ۔

(۳) کثرت سے جماع کرنے والا ۔

(۴) جن کے بدن میں اخلاط زہریلے بھرے ہوں +

(۵) جن کو بڑھی و ضعف اعضاء رہتا ہو ۔

(۶) ڈر پوک اس میں کچھ رشک نہیں کہ وہ ہم کا طسعت پر وہ اثر ہے کہ کسی ہوا یا غذا

کو نہیں پکھتا بروقت دلیں دہر کار کھنے سے کچھ نہ کچھ رفتور آجاتا ہے یعنی ہوجاتی

ہے اور چونکہ ایسا آدمی ڈرنا رہتا ہے کچھ کھانا نہیں کزوری ہوجاتی ہے جس سے

جلد مبتلا ہوتے ہیں اسکا دورہ ہوتی ہے +

(۶) بیٹرہ بد پر نیر وغیرہ *

ہو دہائی اکثر طرب ہوتی ہے اسلئے بند مرطوب جگہ میں اس کا زہر خاص طور پر بڑھتا ہے اور جب یہ وبا موسم یا جگہ مرطوب سرد میں پہنچتی ہے تو بہت سے لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مگر جب سرد دور ہو جاتی ہے اور جب یہ وبا اگر خشک ہو یا ملک میں پہنچتی ہے تو بہت دنوں تک اس کا زہر قائم رہتا ہے اختلاف مزاج سے بھی اسکے زہر میں فرق پڑ جاتا ہے۔ مثلاً مرطوب بلغمی مزاج کو ویر سے اور صغریٰ کج جلدی سے مٹاک کرتی ہے *

سوال بعض نوجوانوں میں بارہوتی ہے انسانوں میں زمین یا برضلاف اسکے ۶۔
جواب ہر ایک صاحب جانتے ہونگے کہ بہتری ودالی میں جو حیوانوں کے لئے زہر اور انسانوں کے لئے خوراک ہیں مثلاً باوام و شہد وغیرہ اور بعض بالعکس انسان کے واسطوں پر اور حیوانوں کے لئے خوراک ہیں مثلاً بھلا دہ و گلی وغیرہ۔ دو م طرورض کے پہلے کا ان مقامات کے باشندوں کی طبیعت اس میں کثیر یا مل ہو جانا بسبب سونگھنے اور سہیلی زہریلے ہو سکے جس میں اس کا زہر موجود ہے اور وہ زہر جو جسم انسان میں خاص طور پر پڑتا ہے اور پر فضلہ جسم انسان سے نکلنے والی اور غیر نکلتا ہے اسکو ویسکے پہلیتا ہے *

جسم انسان میں سم ہیفیہ کیونکر اثر کرتا ہے اور کہاں اثر کرتا ہے

قوی عیس رکیشی ڈاکٹر ان (جو معاملات متعلقہ مسائل کی نسبت بحث کرنے کے واسطے وائینا و ایٹنٹ اسٹریٹ میں مجھ ہونے پھروا دئے ہیفیہ کے اصل اور ترقی کی نسبت مندرجہ ذیل سے

دی تھی۔ (۱) یہ بیضہ جن سے وہائی ان پر پیدا ہوندا ہے اس کے سوا اور کبھی خود بخود پیدا
 نہیں ہوتا ہے اور جب وہ آؤں مگر خون میں جاتا ہے یا پیدا ہوتا ہے تو ہمیشہ باہر سے
 آتا ہے (۲) بیضہ کا اثر آدمی کے ذریعہ منتقل ہو سکتا ہے (۳) بیضہ ان چیزوں سے
 پیدا ہو سکتا ہے جو ان مقامات کے آسے چون جہاں بیضہ پیدا ہوا اور جن کو ان چیزوں نے
 استعمال کیا ہو جو مرض بیضہ میں مبتلا ہوں۔ اس میں اختلاف ہے بعض کہ یہ
 یہ ہے کہ جب ہوا نواب بذریعہ قفس پھیلے پھولوں میں پہنچتی ہے تب اس کا اثر خون پر
 ہوتا ہے کہ خون کے اجزاء کو حل و ہ کر دیتی ہے سفید کیسی آؤں اور سرخ جدا ہو جاتی
 ہیں بھی و جب سے کہ دست و قفسید رنگ کے آؤں کرتے ہیں جب یہ تغیرات خون میں
 ہوتا ہے تب طبیعت جو در بدن ہے اس آؤں کو موزی جان کر دم کرنا چاہتی ہے
 بذریعہ قفسے و دست۔ اگر طبیعت غالب ہوئی تو فیض اصلاح طبیعت بدرجہ جاتا ہے
 کچھ چارہ نہیں پتا کہ وہ کہ جب بدر بدن کر رہا جاتا ہے تو ضلعاط صالح و منکر فیض باہمی
 ملک عدم ہوتا ہے اور جب ہم بیضہ بہت کثرت کرتا ہے تو قفسے و دست آؤں کی
 ذہبت ہی نہیں بھیونختی خون کا لڑا ہو کہ جسم نیلا پڑ جاتا ہے اور فیض خون میں جلد پنا
 ہے۔ ڈاکٹر گفنگہ صاحب سنٹری کینسر و ایلس کے ہند کا خیال اس مرض کے باب میں یہ ہے
 کہ ایک عجیب بات کبجریہ سے ثابت ہوئی ہے اور وہ سکو ضرور یاد رکھنا چاہئے بیماری
 خاص خاص جگہ ایسی چٹ جاتی ہے کہ دان سے ہرگز ٹپنا ہی نہیں چاہتی ایسے چلبے کہ
 جس گم میں کوئی بیضہ کہے اس گم کو نہیں ٹمکہ کہ وہ من دن تک چھوڑ دینا چاہیو۔ بھجنا کہ اگر
 مرض کی چھوڑ دو کہ گم جاتی ہو کہ چونکہ اگر ایسا ہوتا تو بیضہ کے بیمار کی کوئی خدمت نہ ہو مگر
 کہ سکتا۔ البتہ اس گم کو چھوڑنا چاہئے جہاں بیضہ کیا تھا کہ چونکہ ان میں بیضہ بہت کم

اد کو ہو گیا تھا ہیضہ کے دنوں میں سینے یا کسی اذرجگہ میں جانا چاہئے اور نہ زیادہ محنت کریں جس سے زیادہ تھک جائیں اور نہ ایسی جگہ جانا چاہئے جہاں شادی یا مجمع کثیر مثل میلاد وغیرہ ہوں گے کے برخلاف کرنا اپنا نقصان کرنا ہے •

دلائل و وجوہ انجمن جیون کے ہیضہ کے

اندرونی جسم پر اثرات ہیں

بعض حکماء کے خیال ہے کہ مہیضہ کا آدمی کھا جاتا ہے تب تک اثرات تشریح کے پردہ یعنی (سیکس ممبرین) پر بہر کہ پر خون میں شامل ہوتا ہے بہر بیج کیفیت سمیہ کا خون پر اثر کرنا ثابت ہے اور اس پر عمل حکما کا اتفاق ہے کہ یہ ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا ہوتا ہے اور زہر کے چھوٹے ٹھوسے کرتا ہے اور اسکا زہر اندر کی طور پر جاسکتا ہے (۱) پانی ایسے جسم کا پینا جس میں سرایت کیا ہو اور یہ اکثر اسطور پر ہوتا ہے کہ جب ناف وقف فضلہ مبتلا مرض کا کبلو میدان میں ڈالتے ہیں کچھ تو اور ہر اوہ زمین میں بجاتا ہے اور کچھ سکتے وغیرہ کہا جاتے ہیں باقیانہ وہی سوج کی گرمی سے خشک ہو جاتا ہے اور انہی وغیرہ سے اگر کہ نام جگہ دور و زمانہ پہیل جاتا ہے اور وہی ناک پاکت غذا و زہنوں کے ذریعہ خون میں ملکر خون کو زہر بنا کر دیتی ہے (۲) پانخانہ کو چاہ کے قریب گہرے گڑبے میں یا ایسی ہوری میں ڈالا جو چاہ کے قریب کسی گڑبے میں نام ہوتی ہے وہ زہر ہوتا ہے اور مرض میں کہ پانی میں شامل ہو جاتا ہے (۳) اور یہ تو عام سبب عام میں پہیلے حکما کے مبتلا مرض کے کڑے دھیا پنجاب میں ہوتے ہے کہ کنوؤں یا نہروں صوف کہتے ہیں (۴) ایسے کنوؤں یا نہروں ہونے جسے عام لگ پانی پیتے ہوں غسل کرنا جس سے تمام قطرات

پانی کر کے لگ کر تمام پانی کو زیر ملک دیتے ہیں اسی خیال سے کہ اس ملک کے کنہ میں کاپنی
 بند کر دینا چاہئے چنانچہ خاص حد و حد کے میں لکھنؤ اور اترین میں لکھنؤ کو بند کر کے دیکھتے ہیں کہ جب
 اوز کوئی ظاہری سبب نہیں ملتا تو شاید پانی میں معلوم کسی ذلیلی سے زیر لگایا ہو۔
 بھاری سبب پیدائش اس مرض جانناں کا موسم گامین گجان مقام میں گرت کر صحیح
 ہونا آدمیوں کا خاکہ بعد موسم بھارت کے ایسے صحیح ہونے سے مزید شروع ہوتا ہے
 کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ بہت پیدائش سے مزید گرتی غلاطت مرطوب ہوا
 اور کھانا آدمیوں کا ایک جگہ میں پہنچتا ہے سا فرزند اور جہازوں اور لگائی و
 اسباب آگری کے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچتا ہے خاکہ اس حساب کے
 ساتھ جو بند ہو اور اس حساب کے ساتھ جو میل غلیظ رہتا ہو۔ حساب سول سے گرت
 کے رے جو اور ہونے شروع ہونے میں پیش کی تھی فراتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہے کہ مریض کا
 اثر دست و قے کے مادہ میں ہوا کرتا ہے اور بارش وغیرہ کے ہونے سے ڈھلکے حالت میں
 پڑتا ہے اسلئے چاہئے کہ ایام و بار میں احتیاطاً اقدام سطور پر کریں کہ بانیوں میں منشاگ
 و کے کردار لین اور فی گہرا ایک ماشہ یا دو ماشہ پیر سے پہلے کاپی والدین کہ اس سے
 اثر مزیدہ نسیل ہو جاتا ہے ۔

ایک صاحب پیتکا

سبب ایک قسم کا نمک جو خراب پانی اور خراب ہوا کے ذریعہ جسم میں داخل ہو کر جسم کو روکنا
 ہے جسکو خراب پانی ہے۔ فاسلفٹ۔ اف۔ سوڈا کہنا چاہئے جو نکل۔ فیورس
 مائی ڈر و جن کو جذب کرنے اور کار باک مارٹن اور سوڈیم کے بیٹے سے

سلفنگ السرہمچے ہو گئے ہیں اس کا کیا باعث ہے صرف یہی کہ اس ترکیب سے
مقردون کا اثر زخم پر ہونے نہیں پاتا +

کاشدکار کو بھی بہت احتیاط سے ان کے تحقیق تفتیش کرنے پڑتی ہے کیونکہ اس کے
مویشی اور چارپائے انہیں مقردون کی بدولت پہوڑون اور دوبارین متبلا ہو کر
مرجاتے ہیں۔ شراب اور ریشم کے کارخانہ دارون اور ان لوگوں کو بھی جو خورد و نوش
کے چیزیں صنہ دقون اور بوتلون میں بند کر کے بیچتے ہیں ان مقردون کے حال سے
وقفیت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ خورد و نوش کے چیزوں سے انکو نجانے
اور ریشم کے کیڑوں کی انکے حملوں سے حفاظت کرنے ہی سے انکا کاروبار چلنا
ہو یا خبا نون کے نظر میں بھی مقربولی کچھ کم دلچسپ نہیں کیونکہ درختوں کے ارضیں
ابنیں ذرا ذرا سی ہر کھون کے کہا جانے سے پیدا ہوتے ہیں بھاری ہی ان کو نجانے
میں بکھرتے ہیں کیونکہ مال کے تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مکانات کے شہتر اور
اینٹ پتھر تک پہنچتے ہیں۔ حافظان صحت کو ان کی تاریخ حیات انکی
تقیم انکے کام اور ان کے پھیلنے کے طریقہ سے انکا ہی ضروری ہے کیونکہ انہیں
باتون کے جاننے سے صحت کو نجانے کچھ سکتی ہیں۔ غرض کہ ان کو نجانے حیات و صحت
کے کاموں سے سامان و خراک میں جو مدد ملی ہے اور ان سے جو ہمارے تعلقات
ہیں ان کو اگر تعضیماً دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے حق میں جتنے یہ
دلچسپ ہیں علم حیات میں اور کوئی شے دلچسپ نہیں ہے +

ابا تہی محققین کا اتفاق ہے کہ مقربولی عالم حیوانات میں داخل ہوتا
یا عالم نباتات میں۔ چونکہ انکے قد و قامت نہایت ہی ذرا سے ہوتے ہیں ابا تہی

قطعی فیصد کراخت مشکل ہے مگر اس مشکل کے رفع کرنے کے لیے ہر مشکل صاحب
 نے ایک درمیانی عالم تجویز کیا ہے کہ عالم حیوانات اور عالم نباتات میں اسکو
 بیج کی لڑی تصور کرنا چاہئے اور اس میں مقربوں کو داخل کیا ہے یہ وہ درمیانی
 عالم۔ عالم نباتی حیوانات کے نام سے موسوم ہے۔ علم نباتات کے جاننے والے
 مقربوں کو عموماً نباتات میں داخل کرتے ہیں مگر سب سے پہلے کے درجہ کے درختوں
 میں جھین تبتہ و قالی۔ تاکتے ہیں۔ چونکہ یہ اکثر سوتے رہتے ہیں اور ان کے
 قد و قامت بہت ذرا دوسے ہوتے ہیں اور اکثر قسموں کے نسبت اسات کا علم ہی
 کہ ہے کہ کب تک پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کے جماعت بندی صحیح صحیح کرنی سخت
 مشکل ہے۔ از دوسے ساخت یہ مقربوں کی مادہ نباتی کے ذرا دوسے ڈیڑھ ہوتے ہیں
 اور بڑی بڑی طاقت کی عذوبوں سے بھی انکے اعضاء کا فرق نہیں دکھائی دیتا۔
 گول بیضی یا بتین کے شکل کے ذرا ذرا بھی ہتے ہیں اور مختلف لڑیوں کی صورت
 میں بھی بعض وقت گول مول ڈیڑھ بعض تہ شاخ و رشخ۔ قد و قامت ایسے ذرا
 ذرا سے ہوتے ہیں۔ کہ اگر بہت بڑے بڑے یا سب مقربوں کو ایک قطار میں
 رکھو تو اس کا طول ایک انچ کا کسی ہزاروں حصہ ہوتا ہے۔ اور اگر چھٹی چوبیسویں
 کو لو تو اس طول کے اندر قباہت میں ۲۰ ہزار سے کم نہ آدین گئے۔ پس یہ ظاہر ہے
 کہ اگر انہیں دیکھنا ہو تو ایسی عذوبوں کو۔ کہ جس سے کشتے مطلوب کی جاتا
 پانے گئے زیادہ ہوتی ہو۔

بہت سے مقربوں میں حرکت کرنے کی طاقت ہے۔ مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم
 کے دوزن طرف جرمال سے ہوتے ہیں۔ انکے بننے سے حرکت کرتے ہیں بعض

وقت بہت تیزی سے۔ بعض وقت بہت آہستہ آہستہ۔ ایک گلاس میں تین چار روز تک پانی بھر کر رکھ چھوڑیں اور پھر اس کا ایک قطرہ لیکر حوزہ میں گھسیں تو مقربی حرکت کرنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں بعض تیس دن نگاہ میں اس شہت سے دوڑتے ہوئے گزرتے ہیں۔ کہ نظر نہیں سمجھتی۔ بعض آہستہ آہستہ نیکتے پھرتے ہیں۔ بعض کسی خاص طاق جاتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کبھی ہی مشکلات راہ میں کیوں نہ ہوں اور سی طرف جاتے ہوئے دکھالی دیتے ہیں یہ بخارہ بہت لمبے اور عجیب و غریب ہے اور ایک مرتبہ دیکھنے سے پھر کبھی نہیں ٹھہرتا۔ از رو کیمیا مقربوں کے ساخت میں فیصدی ۸۰ حصہ پانی ہے اور ۲۰ حصہ نمکیات اور اس حصہ غیر نمکیات۔ ان کے ترکیب میں پانچا ہونا ضروریات سے ہے اور ان کے نشوونما اور تولید کے لئے بھی پانی چاہئے۔ اگر پانی نہ لے تو مقربی مرجانے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عموماً مقربوں سے جو امراض شلاً ہیضہ وغیرہ نمودار ہوتے ہیں وہ موسم برسات کے اور اورطاً ان ایام میں جبکہ ہوا مرطوب ہوتی ہے دیکھنے میں آتے ہیں۔ بعض بعض مقربی ایسے ہیں کہ ہوا کے آزاد ایجن میں ہی دم لینے سے زندہ رہتے ہیں۔ مگر پانی کے بغیر بعض قسمیں ویر میں اور بعض قسمیں جلدی رحالتے ہیں۔ آدھے پانی بغیر زیادہ دیر تک رہ سکتے ہیں مگر جاندار ہوتے ہی پانی کی ضرورت پڑ سکتی ہے اور جزا نمکیات اور قیاساً ان کے غذا میں نیکے سلم ہی پر رہتے ہیں بعض ایسے ہیں کہ نمکیات کی سطح کے نیچے جلتے ہوئے جانوروں میں اور مٹی ہوئی چیزوں میں پائے جاتے ہیں۔ نمون کے اندر کبھی کبھی زیادہ تر موسم برسات میں ہی دیکھنے

میں آنے میں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کئی عین جواز کو حیات کے لئے ضروری ہے وہ
 ایندین چیزوں یا ایندین جوازوں سے حاصل ہوتی ہوگی۔
 حرارت کا بھی مقدر ہون پر ہیبت اثر ہوتا ہے۔ حرارت کے کم ہونے سے
 ان کے حرارت غریزی بھی کم ہوتی ہے اور ۵ درجہ کے حرارت میں شاذ و
 نادری کوئی زندگی دیکھ سکے۔ حرارت کے زیادہ ہونے سے ایسے حرارت
 غریزی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر اگر ۵، ۶ درجہ کے حرارت میں مرجاتے ہیں
 یہی وجہ ہے کہ گرم اور خشک موسم اور ملکوں میں ہیبت ہی کم ہیندہ یا ہیندہ
 جیسے امراض ہوا کرتے ہیں۔ انڈے ہیبت حرارت سہارا رکھتے ہیں جب تک
 کامل میں جا رہے ہیں انکو ایک سو ۵۰ درجہ کے حرارت نہ پہنچایا جائے ہلاک
 ہیندے ہوتے حرارت کے جن درجوں میں مقدر ہوںی خوب پھیلنے میں وہ۔۔۔
 لیکر یہ ہم ماکس میں۔ مرض سے مقدر ہوں کا کیا تعلق ہے یا طبی کے لئے کیوں کر
 دلچسپ ہو سکتے ہیں۔ یہ مضمون کے نظروں میں دلچسپ ہوگا۔ ہیندہ کے
 مرض میں یا تو ہونے کے ذریعہ یا پالیسی کے ذریعہ یہ مقدر ہوںی جسم انسان کے اندر
 پہنچ جاتے ہیں۔ اور ہیبت پیدا کرتے ہیں۔ طبیعت انکو ذریعہ دے دوست
 کے علاج کرنا چاہتی ہے جب تک کہ کئی خارج نہ ہو جاوے یا مرض جاوے تب تک
 مرض کا حل ہیندے رکنا بہت مرض ترقی دوست لاقداد کے ہونے کے
 باعث کروری دیگر نتائج سے ہی مرجاتے ہیں۔ یہ سوال کہ مقدر ہوں کو مرض
 سے کیا تعلق ہے از روئے تاریخ کیسنا ڈوی لاکوٹا اور شہرستان صاحبان
 کی ان تحقیقات سے ثابت ہے جو انہوں نے کرنے اور کھنے کے سبب کے

باب میں کی تین اگر ان کے تحقیقات کے مسئلہ غلط ثابت نہ ہو جاتا کہ مرض خود بخود ایک مرتبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اصل پلاسٹوس۔ ٹنڈل اور لیڈ صاحبان کے تحقیقات نہ ہوتے تو اہل علم کے دلین بھی خیال ہی پیدا ہوتا۔ کہ امراض کا باعث مفردی ہوتے ہیں۔ معتبر لوگوں کے تجربات شہادت ہوتے۔ کہ مایات کا گلن و ٹرنے کا تمام عمل انہیں جانور دن کے باعث ہوتا ہے یہ ایک پچھین بات ہے کہ چھوٹے چھوٹے جانور بعض دبائی امراض سے بہت ہی تعلق رکھتے ہیں۔ گو امراض ان کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں یا یہ مرض سے خود پیدا ہوتے ہیں۔ اگر خیال کیا جاوے تو علم طب اور ہیوروی انسان کے بارے میں یہ سوال نہایت با وقعت سوال ہے کہ ایک طرف تو ان لوگوں کے تشہر اور جہل کب سے جو مفردیوں کے طریق تحقیق سے محض نا آشنا ہیں اور دوسری طرف ان لوگوں کے گرجوشی سے جو ہر مرض کا باعث مفردیوں کو ہی بتاتے ہیں۔ اس سوال کیے وقت بھی کم ہو گئی ہے اور حل ہونا بہت مشکل ہو گیا ہے ایک جانب تو وہ لوگ بر مغالفت ہیں جن کو اسے لگانے میں سبب دہری ہے دوسری طرف وہ سرگرم و صاحب جوش جو بے سمجھے غلط اسے قائم کر دیتے ہیں نتیجہ یہ کہ حق کے دریافت کرنے میں مشکل ہو گئی ہے۔ ہر شی دریاقت میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے جو دشمن ہمیشہ تشہر و استہزا کرتے ہیں اور دوست مبالغہ کے ساتھ بڑھاتے ہیں اکثر جینین صاحب کے نیکو کا ماہہ دریافت کرنے کے بارے میں جو حالات فرمایا ہو چکے ہیں ان کو یاد کر لینا اس وقت ناظرین کے لئے خالی از لطف نہ ہو گا کہ اگر لوگوں نے ان کی مغالفت اختیار کی تھی اور بعد میں انہیں لوگوں کے گردہ کے

گروہ اور نئے موافق بن گئے تھے۔ یزن بچھنا چاہئے کہ مخالف و موافق دونوں زر رکھا
 لگا کر اس حقیقت کو آگے چلنے سے روک دیتی ہیں۔ مگر انجام میں حق ہمیشہ فتح پاتا ہے۔
 مغربوں کے بارے میں وہ وقت آگیا ہے کہ ارباب کو بچا کر رکھ دیوں کہ یہ سلا
 درست ہے تو کچھ جیسا نہیں *۔

مغربی کائنات میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ بہتے ہوئے پابند
 پانی میں مٹ رہے ہیں۔ زمین میں ان کا گہر ہے اور ہوا میں گرد و غبار میں اڑتے پھرتے
 ہیں چونکہ انکا وجہ بہت ہی ہلکا ہے یہاں تک کہ مٹر بیگلی کے قول کے موافق
 ایک تر مغربہ بیگام کا دس ہزار دان حصہ وزن میں ہوتا ہے۔ وہ ہوا کے خفیف سے
 خفیف بھرنے میں ایک مقام سے دوسرے مقام میں جا بیٹھتے ہیں چونکہ ان کے
 قد و قامت ایسے ذرا ذرا سے ہیں کہ آلات کے مدد سے بھی آنکھوں کو نظر نہیں
 آنے دیتا نامیات کے ذرا ذرا سے نشان پر بھی وہ جاگزین ہو سکتے ہیں خیال
 کر کہ مغربی کس کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا
 کام کرتے ہیں۔ کیا وہ محض شمس و زہ کے ہی دل ہیں۔ کہ جہاں جاتے ہیں نفع
 انسان کے لئے ہلاکت۔ یا اس و محرومی لے جاتے ہیں۔ کیا اس کے سوا ان کچھ
 کام نہیں ہے کہ ہر پیداکرین اور زر رسان ہوں میں بنائیں اگر اسکے جواب میں یہ
 کہا جائے کہ ان وہ ایسے ہی ہیں۔ تو گویا مغربی نظام عالم میں ایک ستی ہیں۔ کہ
 قدرت کا قانون فیض سانی انپر عاید نہیں ہوتا مگر نہیں قانون قدرت یا سستی
 ایسا کیوں ہونے لگا ہے۔ وہ جہاں یکطرفہ ظاہر میں نقصان سان دیا دہندہ
 شے پیلے تا ہر دن و سر بیطرفہ کی بددست ہتھیار نوآباد کے اندر رکھ دیتا ہے *۔

ہنسنے ہی بنالین اس کے ثبوت میں سورہ ذہن چنانچہ اس کچھ راہنہ میں مقررہ
 گی پیدائش کر دیکھنے سے ہیرت معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ مقررہ لی کے پیدا ہونے سے
 بھی نوع انسان کو بے انتہا فائدے ہیں۔ بعض ان میں سے بیان بھی ہر کچھ
 ہیں۔ جراثیم اور بیٹریں سے بنتی ہیں۔ مثلاً شراب میسر کہ دغیر وہ سب نہیں
 مقررہ ہون کے بدولت بنتی میں انکے تیشیح کی ضرورت نہیں۔ یہ اس قسم کی نباتات
 سے بنتی ہیں جنہیں خشکی کہتے ہیں۔ یہ نباتات کی نئے قسم اور اس قسم میں مقررہ
 بھی داخل ہیں۔ مگر اس سوال پر بحث نہیں ہے کہ مقررہ لی نباتات میں داخل ہیں
 لا حیوانات میں اگر پروفیسر فرینک لیشڈ کے یہ تحقیقات درست ہے کہ حیوانات
 وہ نامیات ہیں جن سے پہلی امر صادر ہوتے ہیں اور نباتات وہ نامیات ہیں جن سے
 ترکیبی عمل صادر ہوتے ہیں تو ہماری آئندہ بیانات سے واضح ہو گا کہ مقررہ لی حیوانات
 میں سے داخل ہیں۔ ان جانوروں کی غذا کچھ نامیات اور کچھ غیر نامیات ہیں۔
 یہ بات قرین قیاس ہے کہ انکے تو پانے کے ساتھ مرکبات نامی اے اجزاء
 میں تحلیل ہو جاتے ہیں جسے کاربوہنک گیس۔ ایوینیا یا پانی وغیرہ اگر قیاس
 درست ہے تو ذرا سے غور و فکر کرنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ مقررہ لی
 کتنا پرا فایض ہے مقررہ جانوروں اور ناما کارہ نباتات پر وہ بھوکوں کی طرح
 گرتے ہیں۔ اور ان مرکبات کو ان کے مفصلہ بالا اجزاء میں تحلیل کر دیتے ہیں
 یہ اجزاء ہوا اور زمین میں بجاتے ہیں۔ اور ان سے وختوں کو غذا پہنچتی ہے
 اور شعاع آفتاب کے نور میں پتوں کا سبز رنگ بھیر عمل کرتا ہے کہ انکو پھر مرکبات
 نامی بنا دیتا ہے اور حیوانات انہیں کھاتے ہیں۔ غرض اس طریق سے نامی

مصالحوں کا دور تسلسل قائم رہتا ہے اور وہ صنایع ہونے نہیں پاتے۔ پس اگر
 مقربوں کو بعض وقت ہم دشمنی کے نگاہ سے دیکھتے ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے
 کہ اکثر اوقات وہ ہمارے لئے دوستوں کا سا کام کرتے ہیں۔ اور روزمرہ کے
 سامان خوراک کے بھرسائی میں چُپ چاپ مدد دیتے رہتے ہیں چونکہ ہم مقربوں
 سے بہری ہوا میں رہتے ہیں۔ اور مقربوں سے ضرب بھی ہوتی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہر لمحہ
 دم لینے میں جو ہوا ہمارے پھپھڑوں میں اور معدہ اور رودوں میں پہنچتی ہے
 اس کے ساتھ ہی مقربوں بھی پہنچتے ہیں۔ ہمارے ماکولات اور مشروبات
 میں بھی مقربوں موجود ہیں۔ پس کچھ تعجب نہیں کہ ہمارے جو اعضا، عالم خارجی سے
 باہر اسیطہ بلاواسطہ مس کرتے رہتے ہیں ان میں مقربوں یا مقربوں کے
 اذیے پائے جائیں۔ گرجام حالتوں میں خون یا اذیہ اجزا جسم مند رست کے
 کسی حصہ جسم میں مقربوں نہیں ملتے اور بات کا ثبوت تجربہ سے ہوتا ہے چنانچہ
 جن صاحب نے میانہ قدرت کے صحت و زرخوشی کے رگون میں
 ایک چوتھائی سے لیکر تین چوتھائی تک کلوکسٹنٹی میٹر تک ایسے عرق و نفل
 کیے ہیں جن میں کہ مرض پیدا کرنے والے مقربوں تھے اور ہم گھنٹہ کے بعد
 انکو مار کر خون اور اجزا جسم دیکھے گئے تو ان میں مقربوں کا پتہ نہ تھا ان اگر ایک
 کلوکسٹنٹی میٹر سے زیادہ عرق و نفل کیا جاتا تھا تو مقربوں خون کے اذیہ کی کثرت
 مرقھے اس کے معنی ظاہر ہیں کہ تندرست شخص کے حرارت غریزی ایک
 حد تک مقربوں کے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے مگر مقربوں کے
 خرابانے سے جو ہر لمحہ مصالحوں پیدا ہوتے ہیں اور ان سے نشتر کی ہی کیفیت

طاری ہو جاتی ہے۔ اس سے حرارت غریزی اتنی کم ہو جاتی ہے کہ مقردوبون کے حملوں کے تابہ نہیں لاکتے۔ اور اونکے اثر کو روک نہیں سکتے۔ اس بات کے تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ اگر کسی ایض حیوان کے جسم میں چوتھالی گھب سٹی میٹر سے بھی کم مقردوبون کا عرق داخل کیا جاوے تو خون اور اخرا سے جسم میں مقربول بکثرت پیدا ہو جاوے۔ تہ میں۔ حرارت غریزی ہی کے معاملہ سے یہ مسئلہ حل ہوتا ہے کہ امراض خاص ہی خاص اشخاص کو اپنا زور کیوں دکھا دیتے ہیں اگر وہ شخص چھپک یا ٹائیفائیڈ فیور کے ہول میں پڑے تو ایک دن میں سے کیوں بھاو ہو جاوے یا کہ تاہم اور دو مہینوں میں رہتا ہے یا وہ شخص اگر چہت ہر اس غیر شہنم میں سوین تو ایک کے پھپھر سے پرورم کیوں آجاتا ہے اور دو مہینوں میں رہتا ہے۔ اس اختلاف کا باعث بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اشخاص میں حرارت غریزی کیساں نہیں ہوتی۔ یا یوں کہو کہ ان میں مرض کے روکنے کی طاقت مرض کے پیدا کرنے والی طاقت سے کم ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ حرارت غریزی کل جسم میں ہی کم ہو سکتی ہے اور جس کے کسی خاص حصہ میں بھی۔ اور چونکہ اس خاص حصہ میں مقردوبون کے داخل ہونے سے مرض کے پیدا ہونے پر بہت اثر ہوتا ہے یہ ممکن ہے کہ ایک آدمی بیمار ہو کر مقردوبون کے حمل سے محفوظ رہے اور دوسرا آدمی بیمار نہ ہو مگر اس کے جسم میں کسی خاص حصہ میں حرارت غریزی کم ہو اور مقربول او سکوان دبا میں ۰

ہیضہ کے دنوں میں ہم عجمیتے شاد دیکھتے ہیں کہ بعض تو نا آدمیوں کو ہیضہ ہوتا ہے اور کوزرینے رہتے ہیں اسکا باعث شاید یہی ہوگا ہیضہ کے

مقربلی کا ضمنہ کے مایون اور جھیلون پر تو پاستے ہین اور پڑتے ہین۔ کیسا ہی
 طاقتور آدمی کیون نہ ہو۔ اگر اسے دست آئے ہون یا اور اس قسم کے بیماری
 ہوئی ہو تو اسکا وہی حصہ کمزور پڑ جاوے گا جہاں پر حصہ کے مفرد ہون کا زور پڑا
 کرتے۔ اس بات پر خیال رکھین۔ تو ٹھنک پیضہ کے وزن میں اس بات کے
 اثر و ضرورت فوراً معلوم ہو جاوے گی۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے گا حصہ و
 رکھین۔ یہی یہ بات کہ حرارت غریبی کے کم ہو جانے سے کیا مراد ہے اسکا
 پھر اس پر ہے کہ جہاں تک اجکل کے عملات پہنچی ہین۔ اس کے ذریعہ سے ہر
 اس کی یہی تشریح کھی جا سکتی ہے کہ حرارت غریبی کی کمی وہ ہے کہ جس سے
 جس کے اجسام انسان کے معمولی جسمانی۔ کیسا ہی ساخت میں فرق آجاتا ہے۔
 پانچ کے قابل ہے کہ ان اجزاء میں یہ طاقت کس قدر ہے کہ اگر کس چیز سے ان کے
 عمیق فرق آئے تو اسکو روکے سکتے ہین اس طاقت کا کم ہو جانا حرارت غریبی
 کا کم ہو جانا ہے اگر یہ مان لیا جاوے کہ جسم سمجھ میں مقربلی مریجاتے ہین تو اس
 وال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس طرح سے اور کس باعث سے جڑتے ہین چیتوں
 صاحب کے اسے ہو کہ مقربلیوں کے جسم ٹھنکے اور مارنے میں مشابہہ بڑا کام
 دیتا ہے۔ یہ بات کہ تجربہ سے پایہ ثبوت کو پہنچی ہے مگر مقربلیوں کی بعض ہی
 بتین مشابہہ کے عمل سے ہلاک ہوتے ہین۔ بعد کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے
 کہ مقربلی جسم خارج ہین ہوتے۔ مثلاً اور بعضوں کے پیشاب۔ دست۔
 دودھ۔ پتہ وغیرہ میں مقربلی ہین پائے جاتے ہین کے عمل میں کچھ فرق
 مہین ہین باتن کے محقق ویسولویچ کے تو یہ راستے سے کہ سب مقربلی

جگر طحال۔ اور نغز استخوان میں آجاتے ہیں۔ تو سائٹ سے لیکر ہم آگنٹھ میں
 مر جاتے ہیں۔ لیکن اگر مقربوں کے ساتھ اڑے بھی ہوں تو ہلاکت میں
 کئی ہینے لگتے ہیں۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مقربی اپنا مکان پسند کے
 موافق انتخاب کرتے ہیں۔ بعض لاشریان جاؤب میں پہلے پھرتے ہیں بعض
 خون میں نشوونما پاتے ہیں۔ بعض میو کس ممبرین کو پسند کرتے ہیں اور بعض
 اعضا سخت کے اجزا کو۔ اس کے علاوہ خاص خاص حیرانات مقربوں کی خاص
 خاص قسموں کا اثر ہونا اور بھی عجیبے قلم کے شکل کے مقربی خون گندا کرنے
 والے انسان پر کچھ اثر نہیں کرتے اور برص اور آتشک کے مقربی ادنیٰ
 حیوانات کے جسم میں نشوونما نہیں پاتے۔ اسپلج چوہ میان (موش آدہ) نھر کیس
 کے مرض میں بہت مبتلا ہوتے ہیں اور چوہے (موش نما) اس سے بالکل بچے
 رہتی ہیں۔ خون کے گندے ہونے کے زہر سے خرگوش اور چوہ میان مر جاتی
 ہیں۔ لیکن گئی ایک اور چوہ میان پر اسکا اثر نہیں ہوتا۔ نان کھجور اور چڑیاں اس
 سے بہت رتے ہیں مہلک سجاڑ میں بیج کی شکل کے جو مقربی پیدا ہوتے ہیں
 وہ انسان کے علاوہ صرف بندرون روز طہ میں
 عمر بھی اسپلج اثر کرتی ہے۔ ڈاکٹر کوچ صاحب کے قول کے مطابق کم عمر کو انٹیریکٹر
 کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑھ چکی کو تو ان پر اس نے ہر کام مطلق اثر نہیں ہوتا
 یہ اعتراض نیز خاص جائزوں میں خاص مقربوں کا ہونا ایک ایسا سوال ہے کہ اسکل
 جواب اسکا ایسی ہی کے ساتھ نہیں دیا جاسکتا جسکی تجربات کا ثبوت ہم پہنچنے
 کے بعد غالباً دیا جاسکیگا۔ بعض اصحاب کا یہ قیاس ہے کہ اجڑے جسم میں ایک گئیائی

شکر کے موجود ہونے سے یہ تھخاب مکان خمین آتا ہے۔ ہماری اسے میں غالباً
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن جاذبہ زردن کے خون اور اجزا و جسم میں وہ مرکبات کیمیائی
بھی نہیں ہوتے جو ان کے غذا میں اس مسئلہ کے ثبوت میں دوا مرش کے
جاسکتی ہیں۔ اول۔ مرآء الدین صاحب نے نباتات کی ایک قسم یعنی ایسپیرگلس
نالی گری لینس پر تجربہ کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب مدوح نے جب
عرق بنایا ہے اس میں بعض قسم کے نمک موجود ہونے یا نہ ہونے سے سوکھی
ہوئی ایسپیرگلس کے مقدار پر بڑا اثر ہوتا ہے جو اسپیریویا جاسکتا ہے مثلاً اس عرق
کے ایک مقدار میں سے اگر عموماً ایسپیرگلس کے ۲۵ تولہ حاصل ہوں تو پڑا جسم کے
نمک نکال لئے جانے پر صرف ایک تولہ حاصل ہوگا۔ حیوانات کے خون اور اجزا
جسم میں بھی مقربون کا نمک پانا شاید اسی طرح ہے بعض جاذبہ زردن میں مقربولی
پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض میں جو نہیں پیدا ہوتے۔ اس اختلاف کا باعث
شاید خون کا اختلاف ہو۔ دو مہم الاجسام کے جانے والوں کو معلوم ہے کہ
مختلف قسم کے جاذبہ زردن ہی کا خون مختلف نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک ہی نوع کے افراد
اور مختلف حالتوں میں ایک ہی جاذبہ شخص کے خون میں بھی فرق پڑتا ہے
پس اگر مرآء الدین صاحب کے تجربہ پر نظر کیجئے تو گمان غالب ہے کہ بعض جاذبہ زردن
میں جو مقربولی پیدا ہوتے ہیں اور بعض میں نہیں ہوتے، انکا باعث مختلف
خون ہے اگر اس بات پر لحاظ نہ کیا جاوے کہ خاص مقربون میں مرض پیدا کرنے
کی کفہر طاعت سے تو یہی چند نمک ایسی ہیں کہ ان کے پرلاہوتے ہی ہر ایک
شخص سے دوسرے شخص کو مرض پہنچتا ہے اور مرض کی ترقی پانے یا پانے

برہمی من شریطن کا بڑا اثر ہے عموماً وہ یہ ہیں۔

اول مزاج۔ یہ بتانا ناممکن ہے کہ مرض کے بارے میں مزاج کے کیا معنی ہیں اگر کسی مریض کے پاس کپڑے ہو کر اوس کی بیماری کا حال سُنو تو فوراً معلوم ہو جاوے گا کہ مزاج ایک شے نہیں ہے بلکہ دو تین چیزوں سے ملکر بنا ہے اور یہ حالت معمولی کر تجاؤز میں مثلاً غصہ، خوف، جذبات۔ یا نقص غذا سے حرارت غریزی کا کم ہونا جسم کے کیمیائی ساخت ایسی ہوا کہ خاص قسم کے مقردلی اس میں خوب نشوونما پا سکتی کسی اعضا کے پستی۔ کمزوری یا خاص قسم مقردبون کے حملوں کے طبعی قابلیت وغیرہ وغیرہ ۰

اس مقام پر سبابت کا بیان بھی غامبی از لطف نہ ہوگا۔ کہ ریالی امراض میں جب ایک مرتبہ آدمی مبتلا ہو چکتا ہے۔ تو پھر وہ بارہ کیوں مبتلا نہیں ہوتا اور عموماً اس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مثلاً جس شخص کے ایک رتھ چھپک نخل چکتی ہے وہ تمام عمر گویا اوس سے محفوظ ہو جاتا ہے اور یہی حال بعض اور بیماریوں کا بھی ہے ادسکا باخوش کیا ہے۔ یہاں بھی سکو اندھیر سے بین ٹھونسا پڑتا ہے اور تجربہ کے روشنی تاریکی جمالت دور کرنے کے لئے طبی ہے یہ سڈن میں طرح سے حل کیا گیا ہے اول۔ پلاسٹک صاحب کی رائے ہے کہ ان امراض میں مقردلی خون کا وہ جزو بالکل چٹ کر جاتے ہیں جو ان کے غذا ہے اور سلیے یہ مرض پھر وہ بارہ نہیں ہونے پاتے۔ دوم۔ ایک صاحب کے بھے راوی ہے کہ مقردبون کے حملوں کو خون کے اندر اس قسم کی کوئی کیمیائی شے پیدا ہوجاتی ہے جس سے یا تو مقردلی مارتے ہیں یا ایسے بے بس ہو جاتے ہیں کہ خون میں وہ غلاطت پیدا نہیں کر سکتے جس سے

مرض دوبارہ پیدا ہوتا ہے اور یہ کہ یہ سب آہستہ آہستہ خون سے دور ہجانے تو آدمی کو دوسرے تیسویں پہاں تک کہ جو تھے مرتبہ تک بھی اس مرض کا ہی روز ہو سکتا ہے اور اس مرض بھی کبھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ مدتِ العمر کے اندر دو مرتبہ بھی ایک ہی مرض ظاہر ہوا ہو۔ انسان کو یہ شاذ و نادر ہوتا ہو۔

سوم۔ ایک اذی صاحب کی ایسے ہے کہ کسی نہ کسی اجزائے جسم میں مفرد برون کے پاک کرنے یا اونکے حلون کے روکنے کے خاص طاقت پیدا ہو جاتے ہیں یہی بات کہ وہ بالی اراض ایک شخص کو ایک مرتبہ ہو کر پہنچیں ہوتے اس مسئلہ کی بنیاد ہے کہ موادِ رقیق کے وسیلے سے ٹیک لگایا جاوے۔ مواد کے رقیق کرنے سے یہ غرض ہے کہ مفرد برون کے امراض پیدا کرنے کے طاقت گھٹا دی جاوے۔ چونکہ مرض پیدا کرنے والے اصلی مواد سے یہ مواد رقیق ہو جاتا ہے جسم میں داخل ہوتی ہے مرض کے حقیق سے علامات بھی ظاہر ہو جاتے ہیں اور انسان کو پر وہ مرض نہیں ہوتا مواد کو کئی طرح سے رقیق کیا جاتا ہے۔ اس کا بیان کرنے کے اس جگہ چند ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ اجکل پلاسٹو مرصاحب کے علاج دوبارہ مرض کا یہ فرمایا (یعنی کئی کا کا نا پلڑی مرض) پر بہت توجہ ہوا ہے اس مرض کے مواد رقیق کرنے کا طریق بیان کیا جاتا ہے کہ مرض خمر کو شونک حرام منتر بخال کر اور اسکے بوتلن میں بند کر کے خشک ہوا میں لٹکا دیتے ہیں۔ چند روز کے بعد اسکا زہر کم ہو جاتا ہے اور زیادہ عرصہ تک لٹکا رہے تو بالکل ہاتا رہتا ہے۔ غرض مدت اور وقت پر رقیق ہونا ختم ہے۔ مثلاً ایک روز کے لٹکنے کے بعد زہر زیادہ ہوتا ہے۔ زیادہ عرصہ تک لٹکنے کے بعد زہر کم ہو جاتا ہے۔ اس وقت حرام منتر کے جسم کے اندر داخل کرنے سے

پاکستان صاحب نے انسان اور حیوان کو مرض ڈیپٹروفوسیا سے نجات دہی ہے۔ یہ
 انگریز ۱۸۸۵ء سے دسمبر ۱۸۹۶ء تک یعنی پندرہ ماہ کے اسپیشیٹس پیس کی رپورٹ
 سے واضح ہوتا ہے کہ اس علاج میں کس قدر کامیابی ہوئی ہے ۱۹۰۴-۱۹۰۵ میں گریٹر
 جانوروں نے گا، تہا ج کئی لبتا نے دیوانہ بنایا ان میں سے صرف ۱۹ آدمی سینے
 فیصدی ۱۳۵ مرے پہلے ۱۵ ماہ میں فیصدی سو آدھی مرے تھے۔ ہیفیڈ کے
 مرض کا علاج بھی اسپیر سے مشابہ ہے کہ اسپین بنے ہسپانیا کے ملک کے
 ڈاکٹر صاحبان نے یٹھا لگا کر کرنا شروع کیا تھا۔ لیکن افسوس کہ کامیابی نظر نہ
 آئی۔ اسلئے جلدی شاید ترک کر دیا گیا۔ مگر کیا عجب ہے کہ مواد کی طاقت اور
 بھی زیادہ درکار ہوگی۔ یا رفاقت بنانے کے لئے کوئی اور صورت اختیار
 کرنی پڑے گی۔ غالباً ایک دن وہ ضرور آدھے گا کہ ہیفیڈ کا علاج کامل بھی اسی
 طرح سے نکل آوے جسم میں مقربوں کے داخل ہونے کا مقام بھی ایک ایسی
 چیز ہے کہ باری پر بہت اثر رکھتا ہے۔ ہیفیڈ اور ٹمائی فائیڈ فیور کے مقربوں جب
 ہی کچھ اثر کرتے ہیں کہ نالیوں بھیلوں پر پیدا ہوئے، ہر حال نوزوں میں تجربہ
 کر کے دیکھ لیا گیا ہے کہ اگر جس عضو پر کہ مقربوں اثر کرتے ہیں اس کے سوا کوئی
 اور حصہ میں مواد کو داخل کیا جائے تو مرض خفیف ہوتا ہے اور اگر وہی حصہ
 میں داخل کیا جاوے تو شدید +

اگرچہ لوگ کہتے ہیں کہ اس بات کا ثبوت ہم نہیں ہو چکا ہے کہ مریضوں کے
 گردن میں دہلنے سے یہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اور امراض کا بھی ہے
 چنانچہ ہیفیڈ کے پاس جانے اور اس کے ضروری خدمات کرنے سے بعضی ملحقین

ڈرتے ہیں اور ایسا یقین رکھتے ہیں کہ مہینہ کے بیمار کو چھوٹے سے دوسرے شخص سے
 مبتلا سے مرض مہینہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ خیال اور کھانا تجربہ کے روشنی نے بھل دور
 کر دیا ہے کہ لوگوں کو صرف اتنا خیال ایک منٹ کے لئے ولین بجا پرنا چاہئے
 کہ اگر یہ بات فی حقیقت ایسے ہی ہوتی تو کوئی ڈاکٹر یا حکیم مرض سے نسیح
 سکتا۔ کیونکہ چیکوٹن کو ہمیشہ مریض کے جسم سے چھوڑنا بیض پر ہاتھ رکھنا بلکہ
 بعض اوقات اور یا ت منہ کے اندر یا جسم کے اندر آلات کے ذریعہ داخل کرنا
 پڑتا ہے۔ یہ ارباب بجز ثابت ہو گیا ہے کہ مہینہ کے مریض کے جسم میں
 بھی مقررہ ہی پائے جاتے ہیں جب تک کہ یہ مقررہ ہی دوسرے کے جسم
 میں کی طور سے داخل نہ ہو جاویں۔ تب تک دوسرے شخص مرض میں مبتلا نہیں
 ہوتا۔ پس بلا خوف و اندیشہ مہینہ کے بیمار کے پاس جانا اور اس کے مریض کی
 خدمت بجالانا چاہئے۔ البتہ مقررہ بدن سے بچنے کے لئے جسے الوسع حرب تجزیہ
 اظہار کے کرکٹش کرنا پرنا سکا فرض الٹا ہے۔ جرم کیشن جو تحقیقات
 مرض مہینہ کے لئے مقررہ ہوئی تھی۔ اور جس نے کئی سال تک با بجا خصوصاً
 ہندوستان میں وہ کہ تحقیقات کا نتیجہ یہی نکالا تھا کہ مہینہ کے مرض
 کے اندر بھی مریض کے دست سے وغیرہ کے اندر مقررہ ہی بکثرت پائے جاتے ہیں؟
 اس بات کا بھی مریض پر بہت اثر ہوتا ہے کہ جسم میں اول حقیقہ مواد داخل
 کیا گیا اس بات میں جو کچھ ہم کو علم ہے وہ چہن صاحب متلفہ گنگس
 کالج لندن کی تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کے تجربات مختلفہ سے
 دو عام نتیجہ حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ مواد کے مرض پیدا کرنے والے مقدار کے

قابلیت سے ادنیٰ نسبت رکھتی ہے۔ دو مہر لایہ کہ جن جانوروں میں اس مرض
 کی غالبیت نہیں ہے۔ ان میں یہ مقدار اس مقدار سے سیدھی نسبت رکھتی ہے
 جو جسم میں اول مرتبہ داخل کیا جائے۔ نیز بوزوں کے لحاظ سے اگر گنی پگ میں کہ
 مرض انھیں کیس کے نسبت ہے قابلیت رکھتا ہے اس مرض کا ایک بھی مقروض
 داخل کیا جاوے تو وہی اثر ہوتا ہے جو اس مقروضی کے داخل ہونے سے ہوتا
 ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ جقدر کسی جانور میں مرض کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے
 اسی قدر مرض پیدا کرنے کے لئے مقروضیوں کی کم مقدار درکار ہوتی ہے۔ اگر تجربہ
 لیتے جانور پر کیا جانے لگاں میں قابلیت کم ہو تو مقروضیوں کے جسم میں داخل
 ہونے سے مختلف نتیجے حاصل ہوں گے مثلاً اگر بیضہ مرغ کے مقروضی گنی پگ
 کے جسم میں داخل کیے جاویں۔ تو سب تک دس ہزار داخل نہ ہوں گے وہ
 نہیں رہتے گا۔ اور ایک مقروضی کا داخل ہونا تو کچھ بھی اثر نہیں پیدا کرتا۔
 یہ تجربات چونکہ عالمین ہی ہوئے ہیں۔ نفع انسان پر انکو عاید نہیں کیا جاتا
 لکن غالباً سب معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں بھی بیماری کا پیدا ہونا اور بڑھنا اور اود کے
 اول مقدار پر بہت کچھ منحصر ہے۔ مثلاً بیضہ گوہی لوگمان غالب ہے کہ ایک
 مقروضی جسم میں داخل کیا جاوے تو کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ کئی ایک داخل کئے جاوے
 تو تھوڑے بہتہ تکلیف آجائیں گے اور بعض کچھ عرصہ تک موت سے محنت نہ ہوگا
 ان جب بہت مقروضی جسم میں داخل کیے جاویں تو آدمی مر جائیگا۔
 تبدلات ہر اسے دہائی امراض کے پینے پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے اسات کا تو
 بلکہ علم نہیں کہ تبدیل آسے رہا امراض کے پینے اور اودن کے دہائی عام ہونا

فزون کے امراض بنا دینے میں کیونکر اثر کرتی ہے گراؤ یا تو کم کو لوہ تو معلوم ہوگا
 کہ اس کے اثر سے مفردی تو پاستے اور بڑھتی ہیں اور اردن میں زمہ کم یا زیادہ ہوتا
 ہے مختلف مہمون میں اگر ہوا کے ایک مقدار معین میں مفردیوں کی تعداد دیکھی
 جاوے تو خالی از لطف نہ ہوگا پیٹرس میں کل صاحب بہادر نے جو مشاہدہ کیا ہے
 اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ، جنوری فروری میں مفردیوں کی تعداد کم ہوتی ہے
 اور اپریل میں اڑھائی کم۔ اپریل، مئی اور جون میں بڑھتی رہتی ہے۔ اور جون میں سے
 زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے گنتی شروع ہوتی ہے اور ماہ دسمبر میں سے کم ہوتی ہے۔
 ڈاکٹر فرینک لیٹر صاحب کی تحقیقات سن انٹینسی عالم علم حیات کے تحقیقات
 کو سیکھنے مختلف بہ گراس کی تصدیق کرتی ہے۔ دو گیلن مہا سترفٹہ بمقام
 میں ساؤتہ کنگسٹن میں دیکھی گئی اور اس میں ہر پہلے میں تعداد مفردیوں کی تعداد
 ذیل پالی گئی۔

جنوری و فروری	۲۰	اگست	۱۰۵
اپریل	۵۶	ستمبر	۲۳
مئی	۳۱	اکتوبر	۳۵
جون	۵۴	نومبر	۱۳
جولائی	۶۳	دسمبر	۲۰

فہرستہ ہذا سے ظاہر ہے کہ مفردیوں کے تعداد جون سے ستمبر تک سے زیادہ
 ہوتی ہے۔ انہیں ہینڈل، این ٹرسکم امراض جنسہ صما بخمار و ہینڈل کی قسم کی بیماریوں
 ہوا کرتی ہیں اور ماہستہ ہی تو کم اور میں زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ اس تعداد کے پڑھنے

کا باعث بائش اور گرمی ہے کیونکہ نمی اور حرارت ہی میں مقربی بہت پہلے ہوتے
 ہیں یا نشہ و تھاپت میں ان کے تعدد اور امرات کی تعداد کو دیکھا جاوے تو لگتا
 مناسب ہوتا ہے کہ علت عدول میں ۔

اس امر کے بیان میں کہ مقربی امراض کے باعث ہیستہ میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ
 جب تک چند شرائط پوری نہ ہو جائیں۔ اہل علم مقربوں کو کسی مرض کا باعث تصور
 نہیں کرتے ہیں۔ گو مرض کے جسم میں اس قسم کے مقربی موجود ہوں اور وہ شرائط میں
 اول۔ اس قسم کے مقربی غیر معجم عضویں اپنے باہرین خصوصاً آغاز مرض میں ۔
 دوم۔ یہ مقربی جسم کے باہر اور تھنا بھی ہیں تو ویسے علامات مرض ظاہر ہوں جس
 سے کہ مقربی لئے گئے۔ یہ تجرباً اگرچہ اکثر مہینہ تکتا کیونکہ ہم اول کھچکے ہیں کہ انسان
 کے بعض امراض کے مقربوں کا باؤزوں پر کسی طرح کا اثر نہیں ہوتا سوم جب یہ
 مصنوعی مقربی کسی باؤز کے جسم میں داخل کئے جائیں۔ چھام۔ یہ بات ثابت کیجاوے
 کہ اس باؤز کے جسم کے مقربوں کی تعداد سے زیادہ ہے جو مواد داخل کردہ جسم
 میں بھی ۔

جب کسی شخص میں یہ چاروں باتیں ثابت ہو جائیں اور کوئی شخص مقربوں
 کو اس مرض کا باعث ماننے سے انکار کرے تو یوں سمجھنا چاہئے کہ یا تو وہ شخص
 مستعصب پرے درجہ کا ہے یا کسی خاص فرقہ تمکاکا بے سوچے سمجھے دیدین رہا
 ہے اور انہیں بند کر کے اونکے مان کے پیچھے بے تماشہ دوڑ رہا ہے ۔

بعض اس کیڑے کا نام فرمائیس کہتے ہیں جو ہا میں رہتا ہے اور مثل مچھروں کے
 بشمار ہوتا ہے جب ہوا کے ساتھ اندر جاتا ہے تو اسکو قے درست جاری ہوجاتا ہے

بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ کیرسے باعث ہیضہ میں تو کیوں نام بائینڈرن
 کو مرض نہیں پکڑتا۔ تو اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ کبھی باوجودیکہ ہر ایک شخص
 دیکھتا ہے کہ کس کثرت سے ہے۔ پرگاہے گاہے اتفاقیہ اندر چلی جاتی ہے
 اسطرح وہ کرم اتفاقیہ جوں کے انذر داخل ہوتا ہے اس میں علامات - قے و
 دست وغیرہ شروع ہوتے ہیں ۔

عوارضات ہیضہ

علم العموم عوارض فیل کے متبلا مرض کو اکثر شکایت ہوتی ہے (۱) چادر لون کی
 پیچھے کھینچ دلت وقتے (۲) سخت بڑھکی دنو ہش آب (۳) بیچینی کمال
 (۴) پیشاب کا بند ہونا (۵) ماتہ پاؤن اور عضلات میں تشنج کا ہونا۔
 (۶) نڈمال ذکرور ہوتے جانا (۷) چہرہ پر مردہ پن چھا جانا (۸) ٹھنڈین انذر
 گہس جانا (۹) جسم کا مثل برف کے سرد ہونا (۱۰) دل کا ڈوبنا (۱۱) درد شکم
 و قے (۱۲) منہ زبان ٹھنڈون کا خشک ہو جانا اور لب و زبان ذمک کا نیلا
 ہو جانا۔ یہ عوارضات درجہ بدرجہ ظاہر ہوتے ہیں ۔

کیفیت سرمہ ہیضہ

جب اثر زہر کا زیادہ ہوتا ہے۔ تب دوران خون رک جاتا ہے اور جسم مثلاً
 ہو جاتا ہے اور نبض سا قہ ہو جاتی ہے اور مریض آنا فنا ایک آدھے وقتے دوست سے
 رجائتا ہے اور جب اس کو کم زہر مہریت کرتا ہے تب اسطرح پر شروع ہوتا ہے کہ آدھی

جنگے پہلے بیٹھے ہوئے کو یکایک پریٹ میں فروڑ اور قرار دے دل نشے ہو کر قے و دست شروع ہو جاتے ہیں۔ جون جرن دست آتے ہیں بیمار بڑھکال و کمزور ہوتا جاتا ہے جسم کی حرارت غریزی گھٹتی جاتی ہے پیاس کی شدت بدرجہ کمال بنض کمزور ہوتے ہوئے آخر کو ساقط ہو جاتی ہے۔ چہرہ پر مردہ پن چھا جاتا ہے آنکھیں اندک گہس جاتی ہیں جسم مثل برف کے سرد ہوتا ہوں میں سخت تشنج ہوتا ہے اور سقت مثل ماسی اب کے مریض تڑپتا ہے آواز بڑھتی جاتی ہے۔

ماضی نزیان نیلی ہو جاتے ہیں تنفس کیے ہوا سرد و پیشاب رومی حالت میں بند اور شکل رطبتیں مثل صفرا وغیرہ کے پیدا نہیں ہوتے۔ ہاتھ پاؤں کے انگلیاں ٹکڑا کر ایسی ہو جاتی ہیں جیسے عرصہ تک پانی میں بھگونے سے ہوا کرتی ہیں جسم کی حرارت اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ ۹۰ یا ۹۵ درجہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ہونہ کی حرارت تو اس سے بھی کم ہو جاتی ہے اور یہ سبب تغیر عظیم کے اکثر کل اعضاء کام سے منطل ہو جاتے ہیں جس سے مریض جلد مر جاتا ہے۔

جب انسان کے جسم پر علامات ذیل ظاہر ہوں

(تجربہ سے معلوم ہوا)

تو جاننا چاہئے کہ دباؤ کا عمل ہے (۱) جسم کا ظاہر میں زرد گرم نہ رہنا مگر ابطن میں حرارت کا قوی ہونا (۲) بنض اصلی حالت پر نہ آنا (۳) پسینہ بدبو دار ہونا (۴) بنض کا کم یا شور چلنا (۵) پیشاب کا رنگ سیاہی مائل ہونا (۶) براز کا نرم و کھن و بد رنگ آنا (۷) سوداوی و صفراوی قے کا آنا (۸) سلی اور کشتہا

کاذب کا ہونا ۱۹۱، فمعدہ میں ذل کی جانب ورد ہونا (۱۰) خشک کہانی (۱۱) پیاس کی زیادتی (۱۲) سستی بدن (۱۳) نیند کا کم آنا (۱۴) منہ کے اندر دانتوں کی چرمین ورد کا ہونا (۱۵) سرخ پینڈیوں کا بدن پختا (۱۶) چہرہ کا زنگفتا ہو جانا اور پست بخت ہونا (۱۷) طبیعت کا بلا سبب گھبرانا اور وحشت انگیز خیالات کا پیدا ہونا ۰

بقول ڈاکٹر کنگنک ہم صبا مہرن جنرل ہندوستان

اسباب مہضہ

ایک مدت دراز سے اطباء اس مرض مہلک کے اسباب دریافت کرنے کی سعی میں ہیں لیکن نامہنوز بے سود ہے۔ اگرچہ کوئی مقررہ اسباب مہضہ کا ابھی تک آشکارا نہیں کیا گیا لیکن اس وجہ کے پینے کے قیاسوں کی کمی نہیں ہے۔ پینچ آجکل وڈ بڑی قوجہ ہے ۰

اول۔ بعض اشخاص کہتے ہیں کہ ہمیشہ پینے کے پانی کے آلودہ یا ناپاک ہونے سے مہضہ پیدا ہوتا ہے ۰

دوم۔ اور اور صاحبان یہ بیان کرتے ہیں کہ مہضہ چھرت یا آمد رفت سے بہتیا یا پیدا ہوتا ہے ۰

یا اعتبارا دل جب کو آبی قیاس مہضہ کا

کہتے ہیں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان اور انگلستان دونوں دلائیوں میں اس سے

کے بہت طرفدار ہیں۔ انگلستان میں ہیفیہ کی کھپات اب بے گزر ہوتی ہے۔ لیکن ایک مرتبہ جبکہ پونج ہو گئی تھی تو یہ پایا گیا تھا کہ وہی بہت سے اشخاص بیمار ہو چکے تھے۔ ہو کہ ایک ہی کھنڈ میں کے پانی سے سیراب ہوتے تھے اور یہ بھی قیاس کیا گیا کہ انہیں شخصوں کو یہ مرض ہو گا جو کہ رہتہ کے ایک جانب بستے ہیں۔ اس کے دوسری جانب ہین۔ کلوہیٹ کے اس طرف کے اشخاص کو صاف پانی۔ پانی کی کنپی سے نل کے راہ پہنچتا تھا۔ برخلاف اسکے دوسری سمت کے شخصوں کو نایط پانی دوسری کنپی سے جاتا تھا۔ (انگلستان میں سقے ہین میں پانی لون کے راہ جو کہ رہتہ میں گڑھے ہیں ہر ایک مکان میں پہنچایا جاتا ہے۔ جیسا کہ کھیت اور بیٹی اور جو پور اور لاہور میں) ایسے پانی سے مرض پھیلنے کی وجہ سے قیاس کی گئی ہے۔ اور بارہ بار جبکہ ہندوستان میں ہیفیہ ہوتا ہے تو پینے کے پانی کے میلے ہونے کی نسبت دیکھائی ہے۔ یہ خیال کیا گیا ہے اگر پینے کا پانی کہ سورت رمضان ہیفیہ کے تھے دوست سے آلودہ ہو جائے یعنی وہ کنوین یہ پونج جاوین تو یقین کامل ہے کہ ہیفیہ ہوا اور کنوین بھی ان مریضوں کے آرایش سے آلودہ ہوں۔ تو اس طرح مرض پھیلتا ہے۔ یہ ایک منودی قیاس ہے لیکن جناب کنگ ہم صاحب بہادر سرجن جنرل نے جو ایک دت تک سرکار ہند میں بچہ نیٹری کیشنر تھا زہر ہے ہین اس باب میں بہت بڑی توجہ فرمائی ہے اور بلکہ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ امورات ذیل سے ادھکانا درست نہیں

واضع ہوگا۔ دسے یہ ہین +

اول۔ دو تھہ زمین باہم ایک دوسرے کے متصل ہیں ایک میں ہیفیہ بہت

اشخاص یہی ملک بٹھا ہوئے۔ دوسرے میں ایک شخص بھی مبتلا یا گرفتار نہیں ہوا اور اس میں بھی پینے کے پائینکا فرق دیکھنا غیر ممکن ہے شاید دونوں سختہ زہین میں کنوؤں کا پانی پیتے ہوں اور یہ وہم کرنا کہ کسی خاص سال میں بہت سے کنوؤں میں ایک رقبہ کے انفکٹیڈ (چھوٹا لگتی) ہوں اور دوسرے سالوں میں نہیں۔

دوم۔ شاید پچھلے سال میں دونوں قبوں کے حالات منقلب ہوں۔ فرض کیجئے ایک رقبہ لگوشہ میں ہیضہ سے متبر تھا کہلو سٹے کہ اسال ہیضہ سے اسی رقبہ کے لوگ بہت مرے یا بخلاف اسکے۔ اسپر بھی ایک سال سہ دوسرے سال کو مقابلہ کر کے یہ بتانا غیر ممکن ہے کہ پینے کے پانی میں دونوں قبوں کے کچھ فرق پڑا یا چھوٹا لگتی۔

سوم۔ بعض چھا دنیاں قریباً سالیانہ ہیضہ سے سخت تکالیف اٹھاتی ہیں اور بعض چھا دنیاں جہاں کا پانی مریت کرنے کے قابل نہیں اسقدر شدید تکالیف نہیں دیکھتی اور نہ ایسا جلد جلد مرض مذکورہ دھان پر اپنا دورہ کرتا ہے۔

چھارم۔ جبکہ فوج میں ہیضہ ہوتا ہے تو اونکو چھاوئی سے کسی مقام پر روانہ کر دیتی ہیں جسپر بھی اس کے بعد اسقدر عرصہ تک اون میں ہیضہ رہتا ہے جسقدر عرصہ میں کہ چھاوئی کے پینے کے پانی کی زہریلی تاثیر دور ہو فرض کرنا اگر موجود ہوتی۔

پنجم۔ نجاست کنوؤں کی کالاجرس معینہ آلائش ہیضہ سے بوقت انجام و بار ہیضہ یعنی بہت سے اشخاص کو لاحق ہونے کے بعد زیادہ ہونی چاہئے بدین وجہ ہمیں امید کرنی چاہئے کہ بوقت انجام و بار ہیضہ متواتر اور شدید ہو لیکن برخلاف

اس کے ہم ہمیشہ قریب قریب پاتے اور دیکھتے ہیں۔ اس کی چند اصل حقیقتیں ہیں
 بلکہ جناب سر جنرل کننگہم صاحب بہاؤ نے تحریر فرمائی اور پیش واپس
 کی ہیں جن تشیلون کو یہاں پر درج کرنے کی ضرورت نہیں ۴

آب روان کی نسبت ایک امر ہے جو کہ بہت بڑی دلیل برخلاف اس قیاس
 کے جس سے اشتباہ کرتے ہیں کہ مہیضہ بوجہ پینے کے پانی کے پیدا ہوتا ہے
 وہ کیا کہ مہیضہ قریب قریب ہمیشہ زیرین ممالک کی جانب آب روان کے ساتھ
 سفر نہیں کرتا، بلکہ وریا کے بالائی ممالک کی سمت قدم اٹھاتا ہے ایسی کوئی شے
 یا دفعہ نہیں ہے کہ جس سے واضح ہو کہ وہ مہیضہ بالائی ممالک میں آغاز ہو کر دیکھا
 گنگ اور سندھ کی جانب زیرین پہلی ہو۔ لیکن بہت مجھے توجہ دیا، مذکورہ ممالک
 زیرین میں آغاز ہو کر ممالک بالائی تک دوڑ گئی ہیں ۵

سندھ جہاں دلیل سے واضح و واضح ہوتا ہے کہ جناب سر جنرل کننگہم صاحب
 بہاؤ کی رائے ہے کہ مہیضہ آب نوشیدنی سے نہیں ہوتا جس میں کہ مہیضہ کی
 نسبت سمریتا کر گئی ہو لیکن اس سے ایسا خیال کرنا چاہئے کہ صاحب مدوح کا
 مقصد ہے کہ پینے کا پانی خواہ صاف ہو یا نہیں۔ برخلاف اسکے صاحب صوف
 فرماتے ہیں کہ یہ ایک خاص (آب نوشیدنی) شے ہے جس پر اس کے لوگ
 یا پہلوں کا جبکہ مرض اقوم ہو کہہ کر سکتے ہیں۔ ایک شخص جو کہ ہمیشہ میلاد اور کثیف پانی
 پیتا ہے وہ تندرست نہیں رہ سکتا۔ اور جب باہر مہیضہ پیدا ہو تو وہ شخص زیادہ تر
 مہیضہ ہونے کو نسبت اور شخص کے جو کہ صاف پانی پیتا ہے اس سے
 ہی نہیں کہ وہ ایسا پانی پیتا ہے جس میں کہ مہیضہ کا جرم باہم ملا ہو بلکہ اس کی عام

صحت میں فتور ہوگا اور جسم اوسکا میضہ کی سمیت قبول کرنے کی طرف زیادہ رغبت ہوگا خواہ کسی طور پر اسکے المقصدہ ہوائے نفیس مصفا پانی بمقوسی محمد خدا۔
عدم تخان۔ اور کھکان کرنے والے اسباب کا نہ ہونا۔ سب سے عمدہ بلغ اور باز رکھنے
والے میضہ کے ہیں۔ جو کہ آجتک افتشا ہوئے ہیں +

زان بعد گمان یہ ہے کہ میضہ اومیون کی آمد و رفت سے بوجہ چھوٹے نسل چوک
پیدا ہوتا ہے۔ اس گمان کے بھی بہت سے بڑے بڑے طرفدار ہیں۔ لیکن
جہاں تک میضہ کی نسبت یقیناً و دڑایا جاوے جس کا کہ ہندوستان میں دیکھا گیا
ہے بہت مفید نہیں +

جناب سر جن جنرل کنگ ہم صاحب بہادر نے چند تحقیقین تحریر فرمائی ہیں جس سے
یہ گمان بالکل معدوم ہو گیا +

اول میضہ ایسے زمانہ میں جہاں کہہ دغانی کشتیان اور ریل ہندوستان میں
چلتی ہے نسبت اس عہد کے جبکہ نہ تو دغانی کشتیان اور نہ ریل اور بلکہ سڑک
بھی نہ تھی زیادہ نہیں دھڑتا +

دوم جناب سر جن جنرل کنگ ہم صاحب بہادر کوشیل سے مطین نہیں ہوئے
کہ آفا میضہ امپوٹیشن سے ہوئے اول کسی مقام پر مریض میضہ کے دوسرے
مقام سے آنے کو میضہ شروع یا پہلا ہو یا ای شخص کے فواد ہونے سے جو کہ مقام
میضہ سے آیا ہو +

سوم۔ میضہ تیار دارون پر نسبت اور شخصوں کے بقدر ازراہ حملہ اور نہیں ہوتا
اس طرح کہ ۱۸۶۷ء اور ۱۸۷۰ء میں چار سو بائیس میضہ کا علاج صورت گال کے

علاقہ میں ایک نلوا ایک شفاخانہ جات میں کیا گیا۔ جنپر تیرہ سو ایک تیمار دار
مقرر ہوئے تھے۔ بعض اوقات مریضان ہیفیڈ کے شتریب ہدم رہتے تھے
بیسر بھی ۱۲۰۱ تیمار داروں میں سے ۱۷ کو ہیفیڈ ہوا۔ اور ۱۰ شفاخانوں کے
۸۵۔ اسپتالوں کے کل تیمار دار ہیفیڈ سے بری رہے شاید آپ کہیں گے کہ ان
سارے شخصوں کو مرض نذکر ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ کالرا۔ کنجیسیس ہے۔ اور
بھی تصور نہ کرنا چاہئے کہ جو کہ ایک شخص جو ہفتہ در مریضان ہیفیڈ پر تیمار دار رہا۔

اوسکو ہیفیڈ یسبت اور عام مریضان کے کم ہونا چاہئے۔

جائے غریب کے کالرا ۱۲۰۰ تیمار داروں کے صرف ۱۷ مبتلائے مرض ہوئے اگر
ہیفیڈ دراصل کنجیسیس ہوتا تو یہ امید کرنی چاہئے تھی کہ نسبت سے تیمار اس میں
گرفتار ہوتے یا ان مرض سپہل تیمار دار بجائے مریضان ہیفیڈ کے مریضان جیچک
پر مقرر ہوتے اور اوسکے ریشما بھی نہ لگتا ہوتا یا ادون میں سے کیس کو قبل ازین جیچک
بھی نہ لگتی ہوتی تو کہ قدر جیچک مرض ہونے سے مستثنی ہوتو۔

چہارم۔ یہ بھی پایا گیا ہے کہ قرظیہ یعنی سیاہ فونڈنگو علیحدہ رکھنا مانع اثر ہیفیڈ نہیں
ہے۔ سابق میں نسران فرج نے ایسا باد کیا تھا کہ چھاوئی کے کل اطراف میں سامیوینا
جٹ مقرر کیا جاوے تاکہ کوئی شخص جو جا رہا ہو چھاوئی میں نہ آنے پاوے۔ تاکہ
اس تدبیر سے ہیفیڈ چھاوئی کے باہر رہے اور فرج میں ہیفیڈ نہ ہونے پاوے۔
لیکن یہ تدبیر بار بار آزمائی گئی مگر مفید نہ ہوئی۔ چنانچہ سرکار دولتدار نے حکم فرمایا
ہے کہ قرظیہ مقرر کرنا کبھی نہ چاہئے کہ واسطے کہ وہ کاروبار تجارت میں ڈر عمل ہوتا
ہے اور ہیفیڈ چھاوئی میں مداخلت کرنے سے روک نہیں سکتا اور ساکنان محل

کو بھی جو قرب و جوار چھاوونی کے ہیں اس سے آرام نہیں ملتا۔ ایسے ہی قیاس بنیاد
سرخن خزل کننگھم صاحب بہادر کے ہیں۔ لینے صاحب برصوف یقین نہیں
فرماتے کہ ہیفیہ آب نوشیدنی میں ہیفیہ کے آلائش آمیزش ہونے سے پیدا یا آغاز
ہوتا ہی اور نہ صاحب معراج بارہ کرتے ہیں کہ جو چھوٹ پھیلتے ہیں ۔
یہ دریافت کر سکتی ہو کہ کس طرح پھیلتا ہے۔ جناب سرخن کننگھم صاحب بہادر اس کے
جواب دینا کا قصہ نہیں فرماتے اور حقیقتاً کوئی صاحب نہیں کہہ سکتے کہ کون کون
پیدا ہوتا اور پھیلتا ہے۔ شخص یہ امر دریافت کرے کہ کس طرح ہیفیہ پھیلتا اور آغاز
ہوتا ہی اور کاونڈیامین بلڈام اور شل انسانی پر جان ہو ۔

اور اور بھی قیاس اور گمان درباب آغاز اور پھیلنے ہیفیہ کے بیان کیے گئے ہیں
شدت شدت مثلاً جناب سرخن میجر رائڈین صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مرض ہوا میں ایک
وہابی تاثیر پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یہ کیا کہہ لو کہ یہ قدر رطوبت ہوا میں
ہے جس میں گودہ تاثیر ہوا پر دران ہے پس اس صورت سے تاثیر ہوائی ایک مقام
سے دوسرے مقام پر پہنچتی اور اون لوگوں پر جو کہ اس مرض ہونے کی طرفائل میں
بڑا اثر کرتی ہے جو کہ کیفیہ اور غلیظہ ہونے کے ہوتا ہے ۔

طیبان عالیہ اور جرمن نے خیال کیا تھا کہ چاولوں کے اوپر کبھی پیدا ہونے کی
وجہ سے یہ مرض ہوتا ہے چنانچہ سرکار ہند نے وہ لیسٹیکل اسٹریس قیاس کی تحقیقات
اور دریافت کرنے کے لئے معززانہ کے لئے اور انھوں نے دس برس تک کا نقشہ
کی اگر چاہوں پر یا خواجہ صاحب ہیفیہ میں کوئی خاص فنکشن عدم کر سکے ۔

پسین کو فرما صاحب اور اور طیبان جرمن سکتے ہیں کہ مرض کا قابض پانے کے سب

سائل ایک ہی حالت پر منحصر ہے یعنی کنوؤں میں سطح آبی کا گھٹنا یا بڑھنا تحقیقات سے پایہ ثبوت کو پہنچا کہ یہ بھی صحیح گمان نہیں ہے لیکن بہت سے ناظرین اس وہم کی طرف مائل ہیں کہ وہ تاثیر جس سے میضہ پیدا ہو کچھ نہ کچھ سائل کی حالت سے شرکت رکھتی ہے +

میضہ مثلاً بعض مقامات پر یہ نسبت اور مقاموں کے بہت خراب ہوتا ہے گو کہ سٹرو لو جیکل حالات دونوں مقامات پر ایک سے دیکھے گئے +

یہ سب جانتے ہیں کہ جب میضہ کسی مقام پر بہت غالب ہو تو سب سے اچھا طریقہ مرض سے محفوظ رہنے کا یہ ہے کہ اس مقام کی چھوڑ کر کسی اور جگہ تھوڑی مقدار پر چلے جاؤ۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ خاص خاص مقام زمین پر میضہ پھیلنے کا کچھ اثر ہوتا ہے۔ وجہ میضہ کی کافی بیان کی گئی جس سے معلوم ہو جاوے کہ دریافت کرنے میں کس قدر دقت ہوتی ہے اور اب تک کس قدر کم معلوم ہوا ہے +

بقول ڈاکٹر جرن میجر جی ایس حبا

کو اس ہلکے مرض کے علاج میں چاہئے کہ پہلے مارفائن اور اٹریپٹین کا اپنی کارکردگی ریجن میں ٹامپو ڈرک انجکشن دین اس کے بعد وافر عفوئنت اور یہ مثلاً سلفیورک ایسڈ اور کاربنو کک ایسڈ ہمارا صحیح خوشبودار محرک اور قابض ادویہ کے ملاوین اور برف کے ٹکڑے چوسنے کو اور کابنجی و اٹریپٹین کو دین تفصیل ان اجمال کی یہ ہے بموجب ہدایت ڈاکٹر لاڈل اور برٹن صاحب۔ میضہ کے علاج کے اصول

اول۔ خون میں میٹھ کی کمی بہت داخل ہونے سے جو علامات ظاہر ہوئے ہوں اور نچا دقتیہ کرنا *

دوم۔ ماکر ڈب وغیرہ کو جو میٹھ کی کمی سے پلیر ہوئے ہوں ڈور کرنا۔
سوم۔ اگر کچھ اور ماکر ڈب باقی رہ گئے ہوں تو ادون کی افزائش بند کرنے اور مارنے کی فکر کرنا *

اصول اول۔ اسکا عمل درآمد اسطرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ اٹروپین شکل سلیوشن بذریعہ ٹائپو ڈرامک سرخ کے اپنی گاسٹریک ریجن میں پہنچا دیوین تاکہ فی الفور داخل دوران خون ہو کر اپنا اثر دکھاوے۔ جاننا چاہئے کہ اٹروپین مسکیرن کا فائدہ ہر ہے۔ یہ مسکیرن ایک الکٹرایڈ ہے جس کے کہانے سے علامات زہر بجنہ مثل میٹھ کے نمایان ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں میٹھ میں ماکر ڈب کے ذریعہ سے البیومین کے اجزاء متفرق ہو کر مسکیرن نامی ٹوین جسم کے اندر بنجاتا ہے ان وجوہات سے اٹروپین کا دینا لازم آیا۔ کیونکہ یہ مسکیرن کا فائدہ ہر ہے *

اٹروپین کے ساتھ مارفائین بھی ملا دینا چاہئے تاکہ قے ہونا بند ہو کر دوا غذا معدہ میں ٹھہریں اور اثر کریں *

اصول دوم۔ کے مطابق کارروائی ہونے کی غرض سے چاہئے۔ کہ ایسے ڈس انفیکٹنٹ اور یہ کہلا دیں جو کہ خود تیزاب ہوں یا ادون میں تیزابی کیفیت موجود ہو تاکہ ماکر ڈب وضع ہو جاویں۔ کیونکہ یہ ماکر ڈب صرف ایسے مقامات میں رہ سکتی ہیں جہاں کہہاں کہہاں کی کیفیت موجود نہ ہو۔ اس مطلب کے لئے کارروائی

کہ سلفیورک ایسڈ کے ہمراہ ملا کر دینا بہتر ہے۔ سلفیورک ایسڈ سے ایک اوزن
 فائدہ بھی ہے یعنی یہ کائیو ک ایسڈ کی مقدار زہریلی خاصیت کو رفع
 کرتا ہے۔ اندونون تیزابوں کو ملا کر ایک عمدہ مرکب بنایا گیا ہے جسکو اسٹیول
 کہتے ہیں۔ اسے ہائیلول یا بیٹول دینے سے بھی یہی فائدہ تصور ہو چکا ہے۔ ایک
 جوش کے اثر سے سیلول سیلیسٹک ایسڈ اور کاربوک ایسڈ میں او بیٹول
 سیلیسٹک ایسڈ اور بیٹیلپ ہول میں تقسیم ہو کر اثر کر سکتے ہیں۔ یہ فائدہ میں جو دوا
 یا غذا منہ کے راہ سے دیا جاتی ہے، بشیر کسی تبدیلی کے ڈیوٹیم میں پہنچ
 جاتی ہے۔ ان ڈوس انفکٹنٹ ادویہ کے ساتھ کوئی خوشبودار محرک دوا
 مثلاً سٹمن کمفر کیچر پتہ الونگ وغیرہ بھی ملانا چاہئے۔ یہ ادویہ ڈوس انفکٹنٹ
 بھی ہیں۔ ان کے ساتھ قابض ادویہ خصوصاً گیلاک ایسڈ اور کڑی کی بھی شامل
 کر دینا بہتر ہے۔ کیونکہ گیلاک ایسڈ اور ٹینک ایسڈ آلبیوں کے ساتھ مل کر غیر عمل
 ہونے والے مرکب بناتے ہیں جس کی دیر سے زہریلے الکلائڈ مشل مسکیرن
 وغیرہ کے بجائے اس کے عمل ہونے کے بعد جذب ہو کر جسم پر اثر کریں۔ غیر یا
 کم عمل ہونے والے ہو کر جذب ہونے اور اثر کرنے سے باز رہیں گے۔
 اُصولِ سوم کے مطابق کاربند ہونے کے لئے لازم ہے کہ مرصق صرف چاول
 کاپانی اور برف دیوین تاکہ تھیس مذکورہ جو نہ ملے اور اجزاء کے جنہر کو ادون کی
 پرورش منحصر ہے، کمزور ہو کر مر جاوے۔ دیکھو انفکٹنٹس اور ایسٹیمینو جین کے
 اسپہال میں دوا کے علاوہ صرف پٹلا جو کاپانی بطور غذا دینے سے انعام
 ہر جاتا ہے کیونکہ اسپہال مذکور کے موجب یعنی مائیکروب کی پرورش اور افزائش

بند ہو جاتی ہے۔

اس طریقہ سے اگر علاج کیا جاوے گا۔ تو امید ہے کہ بہت کم جانین ممانع

ہونگی +

ہیضہ کے آیام میں کٹورہ ڈائین اور سنڈر جہ ذیل طریقہ کی کسی نیرٹون یا

ایلیان پرلیس کی معرفت دیہات اور گاؤں میں تنظیم کرادین +

گیٹک ایسٹ - ڈوگرین + کر باڑوٹ - دو سنم +

حاکر ایک روغنی کاغذ میں رکھ کر پڑیہ باندھیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین یا

چار خوراک دن بہرین دینا بہتر ہے +

علامات و عوارضات ہیضہ چار

درجہ اول میں منقسم ہیں

وضع رہے کہ اثر اس کا حسب استعداد و مزاج اور بحیثیت کی شدت و خفیت کے موافق

پیدا ہوتا ہے شدید حالت میں دو چار گھنٹہ بلکہ کم میں کُل روجھٹے ہو جاتے ہیں اور جلد

جلد حالت بدلتی جاتی ہے اور جب اس سے کم مزاجیت کرتا ہے تو درجہ پدوجہ ^{علامات}

ظاہر ہوتے ہیں جن کو ہم ناظرین کی اچھی طرح و تحقیق حاصل کرنے کے لئے

پرچار اور جہ کے بعد ان علامات جو علی العدم ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ لکھتے

ہیں تاکہ ہر شخص سمجھ لے کہ کس کس درجہ میں علاج پذیر ہے +

علامات و درجہ اول

پس آیام میں وہاں پھیلی ہو اور بلاک بلبا ہری دل تنے و قواقر شکم میں معلوم ہوا

دل خراب ہوتا جائے اور پیٹ میں درد معلوم ہو عام تدابیر بہتر تو یہ ہے کہ ہم
 انتظار ہی کریں اور دیکھیں اور کوئی قابض دوا نہ کہائیں، مان اگر حرق پودینہ دینے پر پیٹ
 واڑا یا الائچی یا سونف یا کچھ تین لیون یا سرکہ یا کوئی چٹنی انا دانا وغیرہ کی
 کہلا میں تو مضائقہ نہیں۔ اچھا اگر دست نہ لاسا آیتے ہوئی تو اس وقت
 در طریق ہکوا اختیار کرنے چاہئیں اگر مریض کم حوصلہ ہو تو تھوڑی سی برانڈی
 کلور و ڈاؤن کے ساتھ یا کسی قابض دوائی کے ساتھ کہلاوین تاکہ سرد آجائے
 اور اگر کم حوصلہ نہ ہو اور نہ دست آنے سے کسی قسم کی کمزوری دل گہنی بھی نہ ہو تو
 ہکوا ڈر تھوڑی سی انتظار ہی کرنی چاہئے اور مریض کو حوصلہ دین کہ ہمیشہ دست
 ہضم سے نہیں ہوا کرتے بسا اوقات ہضم ہی ہو کر نئے ہین اگر ہر دست
 آئے اور کمزوری معلوم ہو اور قرائن و علامات خاصہ سے ثابت ہو جائے
 کہ اسہال ہضم ہین تو ادویات تریاقیہ مثل پاپیتیا۔ زہر چھرو۔ ناچیل دوائی
 کو کسی ہلکے قابض کے دین۔ اگر دست آنے سے بغیر کمزوری کے طبیعت آزاد معلوم
 ہو تو دست فوراً بند کرنے مناسب نہیں۔ ہین کمزوری زیادہ ہو جائے یا مریض
 ڈر پوک ہے تو فوراً بند کرنے چاہئیں۔ دست بند کرنے کے واسطے ہر دست
 قابضات ہین۔ ہر ایک حکیم اپنے تجربہ کے موافق برتتے ہین از انجملہ جو شہور
 ہین اوٹکو وریج کیا جاتا ہے ۶

علاج

ڈوٹائی رتی گنٹین۔ سواماشہ بائی۔ کارہ بونٹ۔ آف۔ سوٹا۔ سواماشہ ٹاگرک لیٹ

تھوڑے سے پانی میں ملا کر دو دو گھنٹہ بعد دتیر جائیں۔ یا اسٹرکناٹین ایک رتی کا
چربے کے ان حصہ آدھی چھٹانک پانی میں ڈال کر دین اور۔ ابوند سلفیو کے ایسٹ
گنٹین ۲ ماشہ پانی ۱۲ چھٹانک ملا کر دو دو گھنٹہ بعد دیتے جائیں۔ پیارا لگانا ہوتی
سیاہ برج ۲ دانہ پیتیا ایک تلی گلاب کے عرق میں گھسکر آدھ آدھ گھنٹہ بعد دین

نسخہ جات ہنضہ

ڈاکٹر آر۔ ڈبلیو میچیل صاحب مکنتہ معفس میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو وقت ہکو علاقا
مندرجہ ذیل سے تحقیق ہو جاوے کہ ہنضہ ہے یعنی چاولون کے پیچھے کے موافق
دست۔ استفراغ۔ دست دپا کا اینٹھنا۔ اور تشنج ہونا اور وقت سے منہ سے
ادویات کہلانا مسرود کر کے مندرجہ ذیل نسخہ بذریعہ کچکاری زیر جلد پہنچانا چاہئے
سلفیورک ایسٹ۔ آدھ ڈرام۔ برانڈی۔ ڈیٹا ڈرام
ایسٹیاٹف مارفیا۔ تھالی گریز۔ آب قطرین اونس۔ سیکو ملا لین +
مندرجہ بالا۔ بازو ساق۔ بالائے معدہ کی جلد کے پیچھے گھنٹہ گھنٹہ بعد بچکت کیا
جتک کہ علامات مرض میں تخفیف ہوئی +

ڈاکٹر جی۔ بی۔ تھرسٹن صاحب تحریر فرماتے ہیں جو کہ میں نے تجویز کیا ہے
وہ یہ ہے کہ کیلو مل اور ایتھون الٹریٹو کے مقدار میں فرض کر کے کیلو مل دو گرین
ادویہ ایک گرین گھنٹہ گھنٹہ بعد کئی گھنٹہ تک اور اسیکے ہمراہ مندرجہ ذیل نسخہ دیا گیا
اکٹرکٹ انڈین ہب۔ سوڈ گرین۔ کلورڈ فارم۔ نصف اونس
کیفر۔ آدھ ڈرام۔ ٹرین ٹائین آئیل۔ دو ڈرام

میوہ سبج ————— دو ڈرام
 شربت سادہ ————— ایک اونس
 عرق اچھنی ————— ایک اونس

مقدار خوراک گھنٹہ گھنٹہ یا دو دو گھنٹہ بعد چار ماہ

ڈاکٹر جے ٹی جو تھر صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ میضہ کے گولڈ اسٹیج میں صاحب
 موصوف نے کریازوٹ استعمال کیا اور یہ نسبت اور اڈرادیات کے بہت
 مفید پایا اور مندرجہ ذیل نسخہ تجویز کیا

کریازوٹ ————— ایک انم
 کیمفرواٹر ————— ۶ ڈرام
 کپوزڈ فیوڈن آف فٹیشن ————— ۶ ڈرام
 ایک مقدار ایسی دو دو گھنٹہ بعد

ڈاکٹر ایس۔ ٹی چند لہ صاحب نے ۱۹۵۷ء کی دباؤ میں ساتھ یا شہر رضیانا میضہ
 کا علاج مختلف درج میں کیا اور اپنے تجزیہ سے ڈیلیٹ سلفیو ک ایسٹ کی نسبت
 زیادہ اختیار یاد کر لیتے ہیں جبکہ مقدار کامل میں پندرہ سے بیکرتیں لمحہ بعد ہر دفعہ
 دینا چاہئے جب تک کہ قے دوست بند نہ ہو جاوین اور ۱۹۵۳ء کی دباؤ میں بھی
 یہی طریقہ علاج کا اختیار کیا گیا اور ویسا ہی نتیجہ پایا گیا تھا۔ تیزاب نڈ کو مثل انفریو
 کے غذایان کو کم اتفرغ کو بند کرتا ہے اور طبیعت بھی تندرست بحال ہو جاتی ہے
 ڈاکٹر میک لیکن صاحب تجویز فرماتے ہیں کہ مقام دباؤ پر پھر سب جانتے ہیں کہ
 جلیس ہمال عرض ہوا و سکو بند کرین جب کبھی صکاو ایام دیا وہ میضہ میں رسیان
 میضہ کا آرا مارس۔ اور ہمال کی تشخیص میں لاپرواہی کریں تو جقدر رضیون
 کا علاج بطور میضہ کیا گیا ہے ان میں شرح صورت کم ہوگی اور اگر بخلاف اس کے جبکہ

علامات تشخیصی پر خوب توجہ کریں تو تفصیل موت بجز تہ ہوگی اور یہ قطعی ثبوت ہوا ہے کہ تبدلے حالت میں اینون کا دینا بحدہ کیا تو مل مقدار الٹریٹو دینا اور آرام دینے سے چار پائی پر لیٹا رہنا قریب قریب اکثر مرض کو روکتا ہے اور در صورت زیادتی مرض کُل ادویات مٹیہ یا میڈیسیکا کی دسی گئیں۔ مگر ادن سے کوئی عمدہ نتیجہ بہ نسبت دباؤ سابقہ کے نہیں حاصل ہوا۔

ڈاکٹر جی ایچ نیفیوس صاحب دباؤ مہضہ میں بطور مانع مہضہ سلفٹ آف آئرن اور سلفورک ایسڈ کے مفید ہونے کے بہت بڑی تائید کرتے ہیں اور علاوہ اس کے بہت ہی مفید علاج اس مرض کا جو پایا گیا ہے وہ صفائی ہے۔

ڈاکٹر جان ایم ووڈور تھہ صاحب بھی اپنے سررشتہ کا تجزیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شروع ۱۸۷۲ء سے آج تک کلنیکل - فزئی الوجیکل - پتھولوجیکل - میٹریولوجیکل برصورت سے سلفورک ایسڈ کا مانع ہونا ثابت ہوتا ہے گو کچھ پہلی انٹرنیشنل میڈیسی کیٹی اس کے برخلاف ہے۔ لیکن اس میں کسی طرح سے مہضہ کے روکنے کا اثر ہے ۱۸۷۳ء کی دباؤ کے حالات سے سلفورک ایسڈ کا بہت بڑا مانع ہونا۔ بلکہ ازالہ مرض پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر میک لیلن صاحب کے تحریر کی رُو سلفورک ایسڈ سے شرح موت فیصدی آٹھ پائی جاتی ہے اور آٹھ اور ادویات کے استعمال سے شرح موت کم سے کم فیصدی ۲۳- اور زاید سے زاید فیصدی آٹھ پائی گئی ہے۔

ڈاکٹر ولیم اسٹینویس صاحب سکند لندن نے دو دباؤن میں میضان ہسپتال اور جیس میں سیلیمان ٹرینٹ کو بہت مفید پایا ہے ایسے مریضوں کو جن میں ابتدائی علامات ہتین مثلاً اسپہال استفراغ آبزولیشن وارڈ میں رکھا اور حرارت تہمی

برابر لگی اور ستر لیز لوڑے خور دیا گیا اگر غشی یا اسپہال ہے تو تین یا چار تہ سپون
 فلیم سالٹ اوس میں ملا کر دیا گیا اور اوس کے تاثیر تیز کرنے کے بہت سی بیغشی
 خوب نکسین دی گئی۔ اگر مقام معدہ پر درد ہو تو راتی کا پلاسٹر لگایا گیا اور تشنگی کو
 سکر ڈاڑ یا سوڈا اوٹر یا خالص پانی حسبِ خواہش مریض دے کر کم کیا گیا۔ اگر تشنج -
 جسم کا سرد یا نبض کا کم ہونا معلوم ہو تو یہ جانایا گیا کہ مریض درجہ دوم میں ہے اور بخیر مندرجہ
 ذیل دیا گیا۔

دو ڈرام	کلریٹ آف پٹاش	دو اسکروپل
دو ڈرام	پانی	۶۔ آؤش

سیکو ملا کر دو ڈویل سپون فل قدر سے پائیکے ہمراہ آدھ آدھ گھنٹہ بعد۔ اگر معدہ میں
 خراش بخیرت ہو تو راتی لگانی چاہئے اگر بہت گرمی اور درد جلن دار ہو تو سوڈا اوڈر یا ڈ
 ملایا جاوے اور حالت کو لیس میں تک کا تیز سلوشن بنا کر معدہ میں بچک پانی ہی
 لگی جو کہ سو درجہ کے گرم پانی میں بنایا گیا دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد دیا گیا سٹر ڈ پلاسٹر
 مقام معدہ پر لگایا گیا اور دونوں شانوں کے درمیان گرم تولیہ سے سینکا گیا مریض کے
 تنفس کے لئے صاف و پاک ہلوسے عمدہ تصور کی گئی ہے بخفیف صورتن میں
 بدن پر نرم چادر پٹنیے سے اکثر تہی ایجنٹ ہو جاتا ہے۔ لیکن شدید حالتوں میں کچھ
 نہیں۔ جبکہ شدت اور تشنگی بخیرت ہو تو سوائے برف کے کسی سے سپری نہیں
 ہوتی۔ ٹھوڑی ٹھوڑی چوسنے کو دیا جاوے اور جھانک تک ممکن ہو مریض کو عمدہ مکان
 میں کھین جس میں کہ ہوا کی خوب آمدورفت ہو اور اوس کی خبر داری کے لازم ہو
 کہ مریض جو پانی پیوے وہ سریت کیا ہونا ہو خصوصاً ایسے کنوؤں سے نہ بہا گیا ہو

جو کسی پروردگار کے متصل ہوں۔ قطع نظر اس کے قے دوست وغیرہ کسی بڑن میں لئے
 جاویں جس میں کہ دفع عفونت تیسال ہر بعدہ دور پہنکر جاویں *
 بہت بڑی احتیاط مدت تک غذا میں ہرنی چاہئے غذائی حیوانی جلد کھانے سے کچھ
 کم موت نہیں ہوتی ہے۔ قاعدہ کے بموجب بخنی مینے آب گوشت اور مکی زود و مہضم غذا
 کی اجازت دینی چاہئے تغیل کسی قسم کے نہ ہو جب تک کہ پیشاب بخوبی پسینہ ہو یا کل
 علامات زرف ہوں نہ دیں *

ڈاکٹر فلیمینگ صاحب تعینہ کو مین ہسپتال شھر رینگہام
 شگراف لڈ ۴۴ گرین ڈیوٹ ایسٹیک ایسٹ بارہ نمبر
 سلوشن آف اسٹیٹ آف انڈیا ایک ڈاکٹر ڈیٹلڈ وار چھ اونس
 سکو ملا کر ایک ایک ٹیبل اسپون فل دو دو گنٹہ بعد ایک ٹیبل اسپون فل پانی میں یا تو
 ایک گنٹہ پشیر یا ایک گنٹہ بعد از غذا بمغزی اور دو دو چار چار گنٹہ بعد بدل بدل کر
 دو اور گرم گرم نگینس اہمال میں اسٹیٹ آف لیڈ اور اوسیم کے خواص مشہور اور معرفت
 ہیں۔ ڈاکٹر فلیمینگ صاحب اس کے استعمال کی طرف غور کرتے ہیں لیڈ اور فوٹن
 دو نون غون میں جذب ہو کر اس کے راہ عضو ماؤف کے قابض اثر پہنچاتے ہیں اس
 واسطے آب مقطر میں اسکا سلوشن بنا کر پلانا ڈالنا نافع پہنچانا اور خون میں صلیب پہنچانا
 ظومہ میں قبل از غذا اپنا اور بھی اچھا ہے کہ گیسٹک جس سے مکر تیش نہیں
 ہونے پاتا۔ رسمی لیڈ اور اوسیم مل غالباً کم و بیش سیکونڈ میں تبدیل ہو جاتی ہے
 یا گویا ن بعدہ میں آہستہ آہستہ گھٹتی ہیں اور بعدہ کی طبیعت سے مکر ان سولٹیو بل
 کلورائیڈ یعنی غیر محلل تک بننے کا بڑا موقع ہوتی ہیں ہمارے مصنف صاحب نے

کے کافی ہوتا ہے +

شکم ٹٹولنے اور ٹھہرکنے سے اکثر درد معلوم ہوگا اور بعض اوقات بیماری کی سکرینشن
یعنی ریزش ریسرٹ اجتماع ہونے سے ہمارے زائد پھولنے کی وجہ حرکت اون کی
مفلوج ہو جاتی ہے اگر چہ پستی سے نہ کم کیا گیا تو باعث افراج ہونے کے ہلاکت
کے نسبت پہنچ سکتی ہے خصوصاً اس حالت میں جبکہ اینون ویکر حرکت دو ایجا
کی نذر دار کی گئی ہو ایسی بخور نہیں کے اجتماع نہ ہونے پاوے اور مجتمع اور افراج ہوا
وہ یہ کہ درد اثر اور ملائم تحمل یا جاوے جس سے ہمارے میں خراش نہ ہو۔ اس کلام کے لئے
سب سے بہتر اور عمدہ روغن بیلہ بخیر ہے۔ صاحب موصوف ہدایت فرماتے ہیں کہ حجر الوسم
اول سے اول درجہ ابتدائی اسحال میں سوالہ روغن بیلہ بخیر اور بیج کسچر ماعق لیون
یا پانی یا کسی اور دھلہ ہر تھ کے ہمراہ وہیں اگر اس سے استفرغ ہو جاوے تو بار دیگر دینا چاہئے
اور مریض کو ہدایت کریں کہ خاموش لیٹا رہے اور نصف گھنٹہ تک کچھ سیال نہ پیوے
عرصہ میں تیل عمدہ سے ہمارے میں پہنچ جائے گا اور ایک یا دو گنٹہ کے عرصہ میں اکثر
تیل مذکور سے خوب گھٹکے دست آئین ہگے۔ تب تیلی اراروٹ یا گرویل میں ایک ٹیلر
اسپون نل برانڈی مار دی گئی اگر بہت خراش ہو یا نسبت غشی کی طاری ہو تو ٹائم نیم
دس تک سرد پانی کے ہمراہ بیجاوے اس طریقہ سے عریضیاں ہلاک ڈار یا میں جلدی سے
دست بند کئے گئے ہیں اگر روغن مذکورہ پینے سے اعتراض ہو تو سفوف ریوند ۱۵ اگر
یا ٹیکر آف اور ب آدھ ڈرام بالوض اسکے دیا جاسکتا ہے۔ اگر تے ہوتی ہو بہت
گرم پانی چاکر نیک کی گئی ہے۔ اگر صرف متلی ہو اور تے نہ ہوتی ہو اور عمدہ میں غذا کے
خیر منضم یا موائف ہر مرض کے سکریشن ہونے کا اشتباہ ہو تو ایک مقدار قحی اور دینا

بہتر ہے۔ سفوف چھوٹا کر لینا ۲۰ گرین یا راولی ایک ٹی اسپون فل یا کبانے کا نمک ایک ٹیسل اسپون فل۔

ایفون میں سے کا وقت اگر ہے تو بعد از اخراج ہیست قلیل المقدار میں جس سے اسے کو تکیڑنا ہو جب تک کہ خون میں ہیست ہو یا اسباب میں یہ بودار سیکریشن مرض جمع ہو اور ایفون دینا لا حاصل بلکہ نظر آتا ہے۔ ایفون تبدیل اور جاتا کھال درہ بیٹھ میں اکثر اریقتنا مستقر ہوگی۔ اگر دی بھی گئی تو دستوں کے راہ علاج ہو جاتی ہے اس باعث نقصان نہ کرتی اور دستوں کو بھی نہ بند کرتی ہو۔

سٹرٹاسن و اسٹن صاحب بہادر گروپنی پھلی جلد ہی پیکٹس میں ڈاکٹر جانسن صاحب کی بنیادوں کو خوب باور اور اونکے علاجوں کے اصول کو پسند کرتے ہیں لیکن بھی فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ جب قدر جلد ممکن ہو سکے کھال کو روکین گو بعض اوقات کریپٹولیس۔ اور دیگر ڈاریا میں بعض مواد علاج کر دینے سے فائدہ ہوا۔

ڈاکٹر طرے صاحب انپیکٹر جنرل انڈین میڈیکل ڈیپارٹمنٹ فرماتے ہیں کہ اگر کھال بوجہ خراش واریا غیر ہضم غذا کی وجہ ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو شروع کھال میں اُسکو نجانا چاہئے بشرطیکہ اول دستوں میں نہ علاج ہوئی ہو ورنہ کھال نہ ہونے دین۔ اس کے لئے صاحب موصوف مندرجہ ذیل کا لاپل کی ٹری بھاری سفارش کرتے

مین *
 سفوف ایفون — ایک گرین | سفوف ہینگ — تین گرین
 سفوف سیاہ چ — دو گرین | ملا کر ایک گولی۔

ایسا نظر آتا ہے کہ دستوں کو بند اور اخراج طو بات کو ٹھیک کرتی ہے اور اگر ضرورت

دیجاو سے تو کچھ نقصان نہیں کرتی۔ اگر دست جاری رہیں تو گولیاں سب توڑ دیجاؤں
 بہت سے مریضوں کو شفا بخش گی اور کل میں علامات گورہ بکین گے جب تک
 کہ ٹھیک ٹھیک علاج ملے ہو یہ گورہ بکین اور چند لمحہ میں دستیاب ہو کر بہت
 حالانکہ چھ گھنٹہ کے عرصہ میں مرض ترقی پکڑ سکتا اور علاج کے خدیا سے
 دور ہو سکتا یہ گولیاں ہزاروں لاکھوں ہندوستان کے مریضوں کو شفا
 اور شہرت میں تقسیم کی گئیں اور نہایت مفید پائی ہیں بعض صاحبان مریض
 یا دہریچ کے لالہ مرچ بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں اور دیگر صاحبان ہینگ افیون
 میں کافی فرماتے ہیں اور اسکے ملائے کو اچھا تجربہ کرتے ہیں شفا کا دن میں تقسیم
 ہونے کے علاوہ ہندوستان میں ملازماں پولیس کے پاس بھی موجود ہیں
 اذنا لیدیوں میں کئی صاحبہ جو باہم ڈاکٹر مرے صاحب اور ڈاکٹر جانسن صاحب
 ہوا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹر مرے صاحب نے ہین کا ابتدا سے ہیضہ میں
 افیون نقصان نہیں کرتی۔ مگر ڈاکٹر جانسن صاحب اسکے برخلاف ہین کا ابتدا
 میں نقصان کرتی ہے اور باقی صورتوں میں اسے تفسق ہے »

لاؤ نم	ایک اولن
اسپرٹ کیمفر	ایضاً
ٹیک کیم	ایضاً

کلورڈ فارم صاحب — ۳ ڈرام
 الکحل فیصدی ۹۵ — ۵ — ۱ ڈنل

مقدار خوراک اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بچے ایک ٹی اسپون قبل اور چودہ سے
 اٹھارہ برس والے کے لئے چھوٹا ٹی اسپون قبل۔ دس سے چودہ برس کی عمر کے لئے
 نصف ٹی اسپون قبل۔ چھ سے دس برس کی عمر کے لئے ۳۰ قطرہ اور دو سے چھ سال

تک کے لئے دس سے ۳۰ قطرہ۔ اور بچوں کو حسب عمر ایک قطرہ سے دس تک۔
 تمام وبا و ہیضہ اور اسحمال میں کسی شخص کو ۴۴ گھنٹہ یعنی شب و روز میں معمول سے
 نماند دست آویں تو دوسرے ہی دست کے بعد یکے پھر دیا جاوے اور ہر ایک دست کے
 بعد یکے پھر ہر تہ دیا جاوے اگر شمار تہ پانی سادست بکثرت ہونا ترقی پر ہو تو
 دوسرے دست کے بعد یکے فوراً بلوانا چاہئے تا وقتیکہ حکیم پہنچو ہر دست کے
 بعد دو گنی مقدار دو اکی ملا کر ہو۔ اور دو اسکے پہلی ہی مقدار پینے کے بعد مضیکو
 آرام سے پتنگ پر لیٹا رہنا چاہئے اور بلکہ اسحمال دفع ہونے کے بارہ گھنٹہ چھے
 تک لیٹا رہے۔

ہمملین صاحب کا کالا کپھر

ٹنگر آف کیم	ٹنگر آف اویم
ٹنگر آف کارڈیم	ٹنگر آف کیمفر ایک حصہ
جنجر	ٹنگر روبرب دو حصہ
ہر ایک مساوی الوزن	نیروم
	ٹنگر آف اویم

روسیچین ریجر صاحب کا کالا کپھر

ٹنگر آف پیپرٹ	ٹنگر آف جنجر
ٹنگر آف کیم	ٹنگر آف کیم
ٹنگر آف کیم	ٹنگر آف کیم
ٹنگر آف کیم	ٹنگر آف کیم

کلور و دیشن

اولیوریزن آف ایک پیکم — ۵ اہنم	سافٹ آف مارفا — ۸ گرین
کلور و فارم — چھ اولن	ڈا لیبٹ ہٹ بیٹریڈ سائیک الیڈ — ۱۰ اولن
اکٹر اکٹ انڈین میپ — دوا سکر پیل	طلیسین — "
النجال — ایک اولن	کرامیل — "

آئیل آف پیپرٹ — آدھا ڈرام

ڈاکٹر جان سولیویس صاحب نے اپنی کتب جدیدہ مطبوعہ ۱۸۷۸ء میں اخراج کنندہ علاج کو بالکل خارج کر دیا ہے اور طریقہ جو کہ نہایت کامیاب پایا ہے۔
 اول: پہلا میسٹ آنے پر چٹ لٹانا اور محنت اور ریاضت قطعی بند کرانا۔

دوم: روکنا اس حال کا خواہ ابتدائی ہو یا مثل پیسج کے دست خارج ہوئے ہوں اس مطلب کے واسطے صاحب موصوف ایفون لائڈم پسند کرتے ہیں بطور شاہد یہ حقنہ سوم: جو کہ بوجہ دست وقفہ ہونے کے سیال حصہ خون کا کم ہو گیا اور سکرین یا سرد پانی یا چار پلا کر پورا کرنا اور گاہے گاہے کوئی قابض مقوی القلب اور یہ بھی دینا۔
 لائیکو اور امونیا بہت سا پانی ملا کر مہضہ کے درجہ کو کرکریس میں سوکھی جاوے تو عمدہ حرکت اور بحال کرنے والی طاقت کی ہے۔

ٹائٹریٹ آف سلور کی ٹریس ہی چھپ کر انہی کے ذریعہ قولون میں بھپکری لگانے کو تجویز کیا ہے اسطور پر نہ درج ذیل سلوشن بھپکری کیا گیا ہے۔

ٹائٹریٹ آف سلور — ۵ اگرین

ٹائٹریٹ آف چار اولن ملا کر اس لمبیدہ حقنہ دینا چاہئے۔

ہاؤنٹم ————— ۴ ڈرام ————— گروائیٹل ————— چھوڑ دینا تاکر۔

ڈاکٹر ویزنگ صاحب اس علاج کو قابل آزمائش تصور فرماتے ہیں۔

ڈاکٹر ہیری صاحب نے ایک ناسم کے بارہ بیضہ میں جو کہ ۱۸۵۲ء میں واقعہ موملی مٹی
نایٹریٹ آف سلور کو ایک ایک گرین کی مقدار میں ہر دست کے بعد کھلایا تو یہ
کامیاب پایا ہے +

سلفٹ آف نایٹریٹ کی جلد کے نیچے پھکاری لگانے کو پہلے سے ایک گرین ڈاکٹر
ٹارلے صاحب تجویز فرماتے ہیں اور سفارش کرتے اور کہتے ہیں کہ بیضہ کے درجہ
کو لیس سے لادہ کرانے کا ایک مناسب اور مفید سید ہے کہ لیس کے مانتوں میں سب
ادویات مگر کہ سے آدل ہے +

ڈاکٹر سٹون نے ریختر صاحب اپنے ذاتی تجربہ کے روتے کا فور کی تعریف بیان کرتے
ہیں جبہ قطرہ تیز لکھی تاکہ سلوشن آف کنفر کے دن دن لکھ بیٹھے ہیں جب تک
کہ صلاحت شروع ہوئیں اور بعد ازان زیادہ عرصہ بعد اس طریقہ علاج سے اکثر صاحب
موصوف نے تھے اور حال کو فوراً روکا اور بارہ بند کر دیا اور تین چھ کو رفع اور ہاتھ سپر کر گم
رکھا ہے اور بلکہ اس لکھا تاکہ سلوشن آف کنفر سے ایک ٹپلے کے ڈاکٹر روینی صاحب
نے فریب + سو فریمان بیضہ کا علاج کامیابی سے کیا چار منٹ سے شروع کریں اور ۵-۵
لکھ بیٹھیں اور اگر مرض شدید تو ۲-۲ منٹ یا اس سے بھی زیادہ عینا تک بیٹھے جائیں کہ
جب تک رسمی پیشین ہو اور بیضہ کو گل سے خوب گرم کھین اور شکر میں دین پانی مزہ
لا دین کیونکہ پانی میں کافریم ہاتا اور اپنا اثر ضائع کرتا ہے +

کتنے پس اندیشہ کا بہت بڑی تعریف لکھی ہے اور شکر اسکا دن سے تیس منٹ تک ہر

بار دیا گیا ہے +

چار کول ایک ڈرام کے مقدار میں دیا گیا اور بار بار مفید پایا +

کاربوواک ایسڈ اسیدیکل مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۵ء کو بیان کیے ہیں مفید ہے +

کلورافارم بقدر آہستہ آہستہ گھنٹہ گھنٹہ یا آدھے آدھے گھنٹہ کے بعد دینے سے اکثر شروع حالت میں زمین تھیں اور تشنج اور اینٹھنے کو کم کرتا ہے اور جبکہ تھیں شدت ہوتی ہو تو تھوڑا سا کلوروفارم ایک پارچہ پلٹ پر چھڑک کر مقامِ صدمہ پر رکھ کر اس کے اوپر آئیلڈ سکاٹ یا گٹا پر پتہ ڈال کر رکھنے سے اکثر تخفیف ہوتی ہے۔ کلوروفارم لینینٹ صرف یا پھر ٹرین ٹائین خوب مناسبت اور اینٹھنے کو بہت نافع ہے۔ کلوروفارم کھلانے سے بہت جلد تشنج کم ہو جاتا اور بے حس ہونے کے تو پوری دیر بعد بند ہو جاتا ہے کلوروفارم کھلانے میں بعض کاربوئیٹڈ الکلی سوڈا۔ پٹاش کو بعد ارجالین سے ساٹھ گریں تک ملا کر بطور سلوشن ترجیح دیتے ہیں۔ اور بعضے ٹرین ٹائین آئیل کو بیس سے ۲۴ گرام تک لٹی۔ ایم۔ لوڈس صاحب مندرجہ ذیل نسخہ تجویز فرماتے ہیں (رٹش میڈیکل خبرل مطبوعہ ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء) جو صاحب برصوف سالہا سال سے کارک ڈایا کے

علاج میں استعمال کرتے ہیں اور بہت نفع اچھے پائے ہیں +

کلوروفارم	۱۵ سے ۲۰ گرام تک	اسپرٹانٹائین	ایک ڈرام
ٹائڈم	۵ سے ۱۵ گرام تک	پانی	ایک اونس

میں سے علاج میں کلوروفارم سے نفع یہ ہے کہ عمدہ میں مثل کیلومل اور تشنج کے مضمین کے جمع ہونے نہیں پاتا۔ بلکہ بخار سے زمین تبدیل ہو جاتا ہے۔ پس سوچو سے جبکہ رسمی انجین ہوتا ہے تو بہت بڑا نفع بخشتا ہے +

حسب تحریر ڈاکٹر ویزنگ صاحب منکشف ہوتا ہے کہ ۵ سال سے زائد عرصہ منقعی ہونے والا ہے کہ گیلومل ہیضہ کے ہر ایک قسم کے درجہ میں ایک گرین سے ۶۰ گرین تک مختلف مقدار میں بہت سے مرکبات کے شمول اس عرض سے کہ فائدہ مستہدل یا مولد صغرا - یا محوک - یا سکون کا نظر آدے مگر رپورٹوں سے ہرید ہوا کہ نہایت مختلف اور ناموافق خواص دیکھے گئے۔ ڈاکٹر ارسی صاحب نے مندرجہ ذیل طریقہ علاج سے بہت بڑی کامیابی کی رپورٹ کی ہے جو کہ غالباً تریح کے قابل ہے اگر پارہ یا سکل دیا گیا ہو کیلومل ایک گرین سے دو تک لاڈم ایک منم سے ۵ تک ۵ یا ۱۰ - ۱۰ یا ۱۵ - ۱۵ لمحہ بعد کہ جبکہ لاڈم ۶۰ یا ۸۰ منم پیٹ میں پہنچ جاوے تو اسکو موقوف کر دینا شاید ایک بڑی بھاری تجویز کا سیاب ہونے کی جو کہ ان مریضوں کے علاج میں مریح کی گئی ہے ہے کہ مریض جلد سرد پانی پی سکے پئے۔ کیلومل یا ادر کولی تیز اوریہ درجہ سلا پس میں کسی وقت نہ دیا وے اس امر کو نہ بھولنا چاہئے کہ عمدہ کی قوت جاویدہ ناسل ہو گئی ہے جمع ہونے سے بوت رسی آکیشن ہر ایک طرح کا خوف ہے۔ پارہ کے مرکبات کی انش یہ ایک دو مل طریقہ جو اسکا حامی و شافی ہے +

اپنی کا کو اتا کو بعضوں نے بطور معنی اخراج کنندہ علاج کا ایک جزو تحریر کیا ہے کہ مقدار با بار دینے کو حالین صلاح و ستہ میں پس ایک گرین سے دو گرین تک ۱۵ - ۱۵ لمحہ یا آڈ آدھ گھنٹہ بعد جب تک کہ جی ستلا رہے حال میں خوب معلوم ہوا ہے کہ کم مقدار اپنی کا کو نامین ہر ایک قسم کی نے کو رد کرنے کی قوت ہے اس واسطے ہیضہ میں بھی اسکا نفع دیکھنا چاہئے +

لیٹنٹ ظہور اور گتہ میں ڈاکٹر سٹین صاحب ایک مریض کا احوال تحریر

زما تے مین ایک مارفیا کی بچکاری جلد کے نیچے دینے سے آرام بہا ہے مگر نظر ناک
مریض مین بے سود ہے +

اگرچہ اولیٰ بیضہ مین اسبھی انیون مرف یا بشمول ایسی ٹیٹ آف لیڈ یا کافر یا
کیڈیل بہت متعل ہے مگر سابق کے طرز پر بیضہ کے واسطے ایک بڑا ٹکیہ لیکر نہیں خیال
کرتے ہین بالفصل خشک انیون کا بڑی مقدار اور باہر بیضہ مین دینا بوجہ اوس کے اثر
خوف کے ترک کیا گیا ہے سیال اور قلیل المقدار مین اکثر اور علاج کی تاثیر کو روکنا ہے +
سیاہ مچ کو ساکنان ہندوستان اکثر بیضہ مین بطور خیساندہ دیتے ہین مندرجہ ذیل مچ
گولی کا تہ بنکا لکی ہے +

سیخوف مچ سیاہ	— ایک گرین	کینفر	— دو گرین
بینگ	— ایک گرین	ٹاکر ایک گولی	

اگر آغاز مرض مین سیاہ سے تریون بیان کرنے ہین کہ اکثر خشک روکتی ہے +

سب سے اول انیون کے ہمراہ شکر آف لیڈ کو ڈاکٹر گور صاحب سکندری نے تجویز فرمایا
تھا۔ شروع مرض بیضہ مین بست بند کرنے کو ڈاکٹر گور صاحب نے تجویز فرمایا
لیڈ کو بشمول ایسی ٹیٹ آف مارفیا سولوشن کے ہتھ جانتے ہین۔ ڈاکٹر ای گوڈویو صاحب
بھی شکر آف لیڈ سیال مہرست مین دینا بہتر جانتے ہین لیکن انیون کو زادی سے دیتے ہین۔
وہ مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرتے ہین +

شکر آف لیڈ	— آدھا ڈرام	آب مقطر	— چھ اونس
ایسی ٹک لیڈ	— دس ہنم		

آدھا آدبے یا گھنٹہ گھنٹہ بعد دو روایت مین مینیل اسپون فل دیے جاویں اور انیون ایک گرین

ایک یا دو بار بند لگانا دیکھا جسے صاحبِ صوف نے یہ قاعدہ قرار دیا تھا کہ ایسی ٹیٹ
 آف لیڈ دس سو پندرہ گرین اور فیون تین گرین تک اول تین گھنٹہ میں دیکھا جسے
 اور اگر مرض اپنی ترقی دکھلا دے تو مقدار میں کم یا بالکل بند کر دیا جوین +
 کلورین آف پٹاش اکثر دیا گیا یہی اس مرض کے سپیڈن ٹریٹمنٹ کا ایک جز ہے +
 ڈاکٹر جانسن صاحب نے انگریز گنڈہ علاج میں کیٹار سیل دیا جو کہ نہایت ہی عمدہ
 پہل ہے

سابق میں کھانیر کا تھک صبر دہانی کے بڑے مقدار دن میں اس نظر سے دیا گیا کہ سلی
 پیدا کرے اور خون میں جو نیکین حصہ دستوں کے راجہ خاج ہوا سکوپو لاکرے +
 گنڈہ کا علاج سب سے اول شدہ اور میں ڈاکٹر ملاک لاک صاحب متعلقہ افواج میں
 تجویز فرمایا تھا تاہم دوبارہ میں گنڈہ کا کھلانا انہیں تبتلا تھے میں اور بلکہ ایسی غذا بن میں
 سفید روٹیاں ہش یا بچتر تھیں۔ ڈاکٹر جے گرو صاحب اپنی کتاب میں درباب دوا
 پریشہ ۱۹۶۷ء اس علاج کی بری بھاری تعریف کرتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل طور پر دیا ہے۔
 پریپیٹڈ سلفر ————— ۴-۱ اونس | کپوٹا پیرٹ آف لیزونڈر ————— ۴-۲ اونس
 پانی کاربونیٹ آف سوڈا ————— ۴-۱ اونس | پانی ————— ۴-۱ اونس
 اول ایک کپل میں سوڈا اور سلفر دونوں خوب خوب کیے جاویں اور جبکہ پانی ڈالا جاوے
 تو اس وقت اسپرٹ آف لیزونڈر تدریج ملایا جاوے جب تک کہ بخوبی نہ مخلوط ہو جاوے +
 مقدار خوراک پیمبل کارک ڈور یا میں ڈوٹی اسپین فل قدر سے قلیل پانی کے ہر اوڈو
 ۳-۳ یا ۴-۴ گھنٹہ بعد لیکن اگر مرض شدت ہے تو ۱۰-۱۰ یا ۱۵-۱۵ لمحہ
 دفعتاً یا شدید حملہ میں اول مقدار کے ساتھ دس سو ۲ نم تک لٹنومی لگی ہے +

طریقہ ٹائین کھلانے اور لگانے دونوں میں مفید ہے۔
 تین ٹائین کا گرم گرم سینکے پے در پے شکم - جائے قلب - کل ریڑھ - منڈھ اور گھر
 سے تیار اور گھلی اور تین ٹائین ملنا یا ایسا حقنہ اور علاج کی عمدہ امداد ہے۔
 محرک مثلاً - تلن - ایونیا - ٹرین ٹائین سے اچھو ہین لیکن بعض اوقات ہلکی پڑھی
 اور پانی نسبت اور محرک اذیات کے اچھو طور پر شکم میں ٹھر جاتی ہے۔
 سب صلابوں سے بڑھ کر ہف کھلانا یا برف کھلانا یا برف کھلانا سے بعض فکر گذار
 ہوتا ہے اور قدر بعد میں جو صلبن جو سوجاتی ہے نہایت ہی ناز اور غیر مل تشنگی اور قز
 کو کم کرتا اور سری ایجن کو تیز کرتا ہے۔

درجہ دوم

اکثر دو یا تین گہنڈہ دستوں کے بعد چھوڑنے اور مرض پست بہت و تفکر نظر آتا ہے جسم سرد
 نبض کمزور دست و پیچھے کے ناک کے متواتر تشنگی بدرجہ کمال ٹانہ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے

علاج

دستوں کے روکنے کی تدبیر فرما کر نی چاہئے حالت موجودہ و عوارض لاحقہ کے دور
 کرنے کے واسطے کوشش کریں جتنا ہم جلد مفصل حال نیچے بیان کریں گے۔ اول کیویل
 سرتی - فیون ایک سی - گولی بنا کر کھلائیں اگر اس سے دست نہ بند ہوں تو نغزاک
 کھلو یا ڈوائن ۲۰ بوند ہر ایک ست کے بعد دین۔

فصد کھولنا

دوسرے درجہ میں جبکہ مرض تیزی پر ہو تو کسی گج سے فصد لینا - ڈاکٹری ای سی فصد

جبریلہ سید کھل بنگال ہمدس اپنے رسالہ الہی ڈنگ کا امین لکھتے ہیں کہ میں ابھی طرح ثابت کر چکا ہوں اور بڑے بڑے محقق ڈاکٹروں کی اسے ہے کہ فصد کھونا جس سے خون لکھنے بیشک مفید ہے۔ مگر جب دوران خون کب جائے یا نبض سا قہا ہو جائے تو کچھ مفید نہیں اس قدر تاخیر نہ کریں کہ علامات بالانظاہر ہوں۔ فرماتے ہیں کہ دست اور قدم ہمیضہ میں اس قدر زخو فمک نہیں جتنے دوران خون کا ٹرک جانا خطرناک ہے۔

ڈاکٹر ایڈورڈ گوٹو لویو صاحب ابتداء علاج مرض میں فوراً کا استعمال کرتے ہیں اور یہ نہایت مفید پڑتا ہے اکثر قے و دست تھم جاتے ہیں۔ تشنج موقوف ہو جاتا ہے ۶ گھنٹہ پاؤں میں گرمی آجاتی ہے۔ ابتداء میں اسٹراٹاک اسپرٹس آف کفر پاؤں سے ۶ بوند کے مقدار میں دن دن منٹ کے بعد دینا چاہئے اور علامتوں کو تخفیف ہو جائے تب گھنٹہ گھنٹہ بعد دینا چاہئے۔

ہومیو پتھک۔ ڈاکٹر کا فوراً کو اس صورت میں دینا زیادہ مفید سمجھتی ہیں۔ جب یہ عارضہ شروع ہو گا تھ۔ پیر۔ چھرو۔ بلکہ تمام جسم دہو جائے اور اس وقت جب کوری کے پاس مدہ میں نوزش اور پیر کے پنڈلیوں میں اینٹھیں رہیں۔ ۶ گھنٹہ پاؤں کی اور ٹھلیان نیلی پڑ جائیں۔ اگر اس کے دینے سے رص نہ رکے۔ ما تہ۔ پاؤں سرد ہو جائیں۔ تو وریٹ رم دین۔ خصوصاً جب دست جلد جلد آویں اور نبض سنت ہوتی جائے۔ اور جسم کی حرارت غریزی کم۔ پنڈلیوں میں تشنج۔ اور اگر دست ہوں پیشاب نہ ہوتا ہو اور جسم بھی سرد ہو اور جلیں اور الجھن بہت ہو۔ پاخانہ جلد آئے اس حال میں ارٹاک اور وریٹ رم کو بعد ایک دوسرے کے پندرہ پندرہ منٹ کے فاصلہ سے دین۔ پھر دوا دویا الٹ پلٹ دوسرے درجہ میں مفید ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سدنی انجرب صاحب

نے بہت سا تجربہ کر کے شہرہ کیا تھا۔ کہ الگھاگس سویلوشن آف کوفہ کے
 ہنس دلس قطرہ لمحہ لمحہ بعد شکر میں دیتے جائیں ابتداً بعدہ دیر دیر کر کے
 دین۔ اس کے استعمال سے تھے دوست اور تشنج دور ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی
 اٹی کے ڈاکٹر معنی صاحب نے اس درامی سے ۶ سو مرض اچھے کئے ہیں
 اور مرض کو گرم کرنے سے ڈانپے کھین ۰
 ایک صاحب کی تجربہ پنکھ کنیا بس ٹڈیکھا (فیغزنگ) کے پنکھ کے دس بوند سے ۳۰ بوند تک
 بار بار دینا چاہئے۔ اس سے مرض خفیہ اچھے ہوتے ۰

درجہ سوم جسکو انگریزی میں (کو لائیس) کہتے ہیں۔

علامات۔ اب اس درجہ میں نبض کمال کمزور ہوتا ہے کھین اندکھس طاقی
 ہین۔ آواز بٹھرتی جاتی ہے۔ پیشاب بند جسم برف کی طرح سرد و نبض بہت کمزور
 دل ڈو تیا مسور ہوتا ہے۔ اور دم بے شکل لیا جاتا ہے۔ زبان خشک و سرد۔
 نبض وضعہ چپکی آنے لگتی ہے۔ چہرہ پر مڑوہ پن چھا جاتا ہے ٹھنڈا پسینہ
 کثرت سے آنا پھوٹا نسل سے آنا ہو کر جلد جلد پیاس کی شدت ہوتی ہے ۰
 علاج۔ طاقت کو قائم رکھنے کے واسطے نیشہ ذیل دین لیکر جانے پر کہ گرم ادویہ
 کی بھر مار ضرورت سے زیادہ نہ کریں کیونکہ اگر بجا رہے گی تو طبعی طور پر خود بخود درجہ
 گہری کا آتا ہے۔ جب وہ درجہ آئے تو گرم ادویہ بند کریں تاں جب تک سخت

کمزور ہو اور جسم سرد تو دیکھتے ہیں۔ اس کثرت سے بیض یا وقت حکیم شہاب کو
 زیادہ بیضہ میں دیکھتے ہیں جو بیض حالتون میں سخت مُضر پڑتی ہے۔ عرق گلاب
 یا عرق الائچی و پو وینا در صفحہ ادریہ جملہ دوسری میں جو بعد بیضہ بہتی ہے مُضیف
 ہیں »

نسخہ صوف - اسپرٹ ایسونا - آرد ماکہ - ۳ بوند - کافور کا پانی ۰۲ - تولہ - صم
 یا برانڈسی چھہ ہاشمشہ ملائی ایک ایک خوراک ایک ایک گنڈہ کے بعد
 دین اور پیاس و دست بند کرنے کے لئے شکر سرب (شوگر آف - لڈ) ہمراہ
 سر کر کے جس میں پانی ملا یا جو دین - پیشاب و صفرا بند کرنے کے واسطے اور
 دفعہ تشنج وقت کے لئے زانی کی تھی گردن اور فم معدہ پر اور نپڈ ایون لگانا
 لایکو ارا میونیا میں بہت سا پانی ملا کر اس درجہ میں سوکھانا تو عمدہ محرک و مقوی
 قلبیہ - اس درجہ میں آدرا بیٹے سے چاہیں کہ پیشاب بند ہونے سے پوریا داغ
 میں جمع ہو کر ہر سام نہ پیدا کرے »

دوبیو پتھک علاج

جب سخت تشنج ہاتھ پاؤں اور صدر میں ہجوم گھٹنے لگے - دست برابر چلے
 آئین و قوی زیادہ ہو تو اسے سنگ اور کیوبوسم دونوں کو الٹ پلٹ کر دینا شروع
 کریں - انکو دینوسے اینٹھن جالی رہے لیکن نبض کی حالت تڑاب ہے تو دریا صم
 یا رینک کے ساتھ کاربو وینٹشن دین - اس سے نبض انتظام سے چلنے لگتی ہے پھر پورن
 میں خون نہیں جتا وغیرہ »

درجہ چہارم جسکو (ریگن) کہتے ہیں۔

علامات - اس درجہ میں شاید ہی کوئی پہنچتا یا پتتا ہے جب کوئی خوش قسمت
 سب درجے بھگت کر بیچ جائے۔ تو کئی گھنٹہ بعد یا دوسرے تیسرے دن اسکے
 مرض میں انقلاب ہوتا ہے جس سے طبیعت صحت کی طرف رجوع کرتی ہے۔ ہوتے
 ہوتے طبیعت سردنی شروع ہو جاتی ہے۔ جسم گرم ہونا شروع ہوتا ہے۔ بغیر رفتہ
 رفتہ تیز ہوتی جاتی ہے۔ سانس بھی ٹھرا جاتا ہے۔ آنکھیں جو بھیٹھی تھیں اب ہر
 شروع ہوتے ہیں۔ نیند طبعی آنے لگتی ہے وغیرہ۔ اسوقت میں دو صورتیں
 ہوتی ہیں۔ یا تو بے سبب اجتماع خون کے دماغ میں آنکھیں سرخ ہو جاتے ہیں۔
 جسم گرم۔ سر میں درد وغنودگی میں ہر سام ہو کر مریض ابھی ماک عدم ہوتا ہے۔ نیز
 توکل یا بعض علامتوں کو آہستہ آہستہ تخفیف ہوتی ہے۔ بعض کو بخار اور بعض کو
 پیش وغیرہ ہو کر مریض کئی دن بعد رو بصحت آتا ہے۔

علاج - رفع سبب کریں۔ اگر دستوں کے بند ہونے سے ہے تو بند بھ
 شاذ ایک دو دست دسے دین۔ اور خون دماغ سے کم کرنے کے لئے دو تیر
 جزئی کنین کنیٹی پر لگائیں اور پاؤں پر شاذ کھنچیں اور مالی مناسب غلیظین
 بعض کو پاشویا کرنے سے اور بعض کو گرم پانی میں پاؤں کھنے سے اور بعض کو
 پنڈلیوں پر رالی کی پٹی سے فائدہ ہوتا ہے۔ درمیکو شور وغل سے بالکل آگ بکھا
 جائے اور زجر گری متعدد۔

ہومیو پتھک علاج

اس حالت میں جب بدن میں حرارت آجائے اور نبض بھی درست ہو جائے پیشاب نہ جاری ہو یا باوجود استعمال واپٹرم اور ارسنک کے۔ اس وقت کن پتھر۔ ایڈنیر دینا چاہئے۔ جب پیشاب جاری ہو جائے۔ تو خوف ہیضہ سے کھینچی تھابت ہے۔ دو چار خوراک دے دیکھیں۔ پیشاب ہو جائے تو اچھا درنیکلی بائی کرویکم دینا چاہئے۔

اور جب حرارت کیے نشایت ہو۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا جاری ہو یا نہ آتا ہو کھون میں سُرخی اور تپکی سیقد پھیلی ہو زبان پر طربت سفید جم جائے یا کانٹے چھوڑ دینا

انتباہ۔ ہومیو پتھک علاج کا اصول علاج ہشمل ہے ایک بڑا مٹی گامی ٹاکر جو پہلی ایڈیٹھک ڈاکٹری دوسرے حال تھا اس نے اس علمی تجربہ کی بنیاد پر مشہور کتاب میں کی ایم کی ایم کی کیا گارگاسا میول میں ماسپ سے پہلے میں بخندہ جو تھوڑا تھوڑے دنوں میں اس کے علاج اور کھانڈا اور کھانڈا میں علاج یا چوکر اس میں قند خوراک بہت کم ہے جو کسی ایک شیشی جو کم قیمت ہوتی ہے سیکرٹن مرغیوں کو کافی ہوتی ہے۔ ملاؤ بیکٹس ڈیلڈر جو وزیر عظم کا معطر ایسی علاج کرتے تھے۔

اطلاع۔ چونکہ اس کے عقیات کی خوراک ایک قطرہ کا ہے حصہ اور پانچ حصہ دوسرے ہوتی ہے اس لیے ہم طریقہ ہر دو کے جدا کرنے کا درج کرتے ہیں جو حصہ حصہ مطلوب ہو اسے قند چھو پانی قطرہ ایک قطرہ میں ملا دین۔ مثلاً ایک قطرہ دو کا ہے حصہ دوسرا ہے۔ پس ہر چھو پانی ایک قطرہ میں ملا دو ہر ایک چھو پانچ حصہ دو کا جیل ہو جائے گا۔ ۱۲۔

اس ہو تو بلا ڈونا دینا چاہئے *

کیب خوراک۔۔ وریٹ روم وار سنک۔ کن۔ تھر۔ ایڈنیر و بلا ڈونا ایک سالہ
 چہ ڈومالی سالہ کہ پہ قطرہ سے پہ تک۔ ڈومالی سے دس برس تک پہ قطرہ پہ
 اب۔ دس سے بیس تک پہ قطرہ سے پہ قطرہ تک۔ بیس برس زیادہ پہ
 نظر سے ایک قطرہ تک۔ کار بوڑھ بھلیس نہر مکی خوراک بھی اسطرح ہے *
 بنیہ۔ یہ مرض سخت مزوی ہے۔ بعض اوقات دیکھتے دیکھتے کل درجے کے کمالات
 پس حکیم کو چاہئے کہ مریض کے پاس برابر حاضر ہے جیسا طبیعت کو بدلتا دیکھتے
 ویسا ہی اپنی تدبیر و علاج کر دے۔ وہ مرض نہیں کہ حکیم ہی کچھ کر نہ لکھ دیں اور پھر
 صبحکے گئے شام کو خبر لیں *

علاج اُس وقت کب جب سُجاریش وغیرہ کوئی دوسرا مرض

شروع ہو جائے

ہیضہ میں سُجاریش تو اس نہ پکرا اثر زایل ہو جاتا ہے۔ جب علامات ہیضہ جاتے
 ہیں تو سُجاریش کا علاج کریں جھنپ ہو تو چند ان علاج کیے ضرورت نہیں مان
 شدت سے ہو۔ تو حصے کے مرق اور تدر چیزیں۔ آلو۔ تر مہد سے۔ شورہ قلی
 پوٹاسی ٹائریٹ۔ اور وائیس۔ اپنی۔ کاک۔ تھوڑے تھوڑے مقلدین
 پانی ملا کر پلائیں *

سرسام - علاءا بخار - اکھون کا اور طرنا اور سرخ ہونا

علاج - اگر بہوش ہو جائے تو فوراً سرد پانی سے کہلا کر لگا دینا - کپڑے کو جلد جلد
تر رکھنا چاہئے ورنہ سر اوکھنٹی گردن پر بلا شہرا بلا انگیر لگا دینا اور سر کو اور پانچ کھین
قبض ہو تو ہلکا ٹکین سے کہ قبض کھول دینا ۴

پیش

جب اس کے آثار معلوم ہونے لگیں پیٹ میں مروڑ پڑے - تھوڑا تھوڑا پاخانہ درد
آنے لگے وغیرہ تو فوراً علاج شروع کریں ۴

علاج - نزاعات اور اعضاء پر حیرتیں دیوین - تخم بھان اور سیسول نمبر شربت مفید
پڑتے ہیں ۴

ہو میو تھیک علاج - بعد از صحت خاص مرض کے پیش یا اسہال جاری رہیں یا جسم
پہوڑے پھنسی ہو اور وغیرہ ہو تو سلفر دینا چاہئے ۴

علاج ہضیبہ مجوزہ ڈاکٹر ڈزری صاحب اتن سنٹری

کمشینا

فوراً جب شکم میں درد یا افسردہ یا زہمی شکم معلوم ہو تو دوائی کھائی جائے کہ چونکہ جب
دست شروع ہو جاتے ہیں تو درہست کم فائدہ کرتی ہے ہضیبہ سمیت پختہ یعنی

کے بیرونی جسم اور کپڑوں سے تیت دودر کرنے کے لئے ڈاکٹر ماگسن صاحب

نے یہہ تدبیر بتائی ہے +

بیرکھیں نیچے کا ہی سرد پانی کے گھڑے میں گھول کر آدھے سے چار گوشل کر دینا
چاہئے۔ باقی نصف سے اوس کے کپڑے دہلا دین اور کپڑوں کو دن بہر دھوپ میں
سکھلا کر خشیکو پہنائیں تاکہ یہہ دوائی اوس کے جسم اور کپڑوں سے خوب اتر کر کے
زہر کو دودر کر دیوے +

بعض پرانے شہجون کا جواب اور مہضہ ہونے کے

باعث قابل توجہ عوم خصوصاً

زمیندارانِ مہیات

سوال کیا سبب ہے کہ جب سے انگریزی حکومت ملک ہند میں قائم ہوئی ہر سال مہضہ کی
شکایت سنی جاتی ہے۔ باوجود اسے کہ صفائی کے نظام کے لئے ہر جگہ
ریسپسیلیٹیاں سوچو رہیں۔ ہکو معتبر طور پر سلوٹ ہوا کہ سکھوں کے عہد حکومت میں
مثلاً لاہور جو پانچ تخت خالصہ تھا ہر گلی کوچہ کیا بازاروں سے گزنا پیدل
کا سبب کچھ کے محال تھا اور شہر کے چاروں طرف کہانی جس میں دُنیا بہر کے
مردار پھرتے تھے اور صفائی کا نام تک نہیں تھا۔ باوجود ان قبوت
ہلاکے جو ابکل سبب پیدائش مہضہ ہوا ہے جاتے ہیں کی بھی نام مہضہ
برسون کے بعد بھی نہیں سنا تھا۔ برضلاف ان آیام کے کہ ہر سال نئی

طاقت سے بیضہ صاحب قدم رنج فرماتے ہیں ۹

جواب۔ اہات کو ہم ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ کہ انگریزی عملداری ہونے سے اس مرض نے ہندوستان میں ترقی پائی ہے۔ کیونکہ ہماری کتب قدیم مسلم لب میں یہ مرض جن اسباب سے واقع ہوتا ہے قدیم سے چلا آتا ہے اگر یہ مرض انگریزی عملداری کے سبب پھیلتا۔ تو کتب قدیم میں اس قدر حتمی اسکا علاج تجویز نہ ہوتا اور روز بروز جو یہ مرض کثیر الوقوع ہوتا جاتا ہے اسکے کئی ایک باعث ہیں ۶

اول۔ موسم کھیر میں کہ روز بروز فصلوں کا اختلاف زیادہ ہوتا جاتا ہے بارش کے دنوں پورے طور پر حسب سابق پوری برسات نہیں ہوتی اور گرمی کے دنوں سردی اور سردی کے کمال میں گرمی اور بہتر کا مورثت خلاف موسم واقع ہوتے ہیں۔ پس ضرور جو ہر مو میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی باعث وہ ہے۔ اور یہ بظاہر اسلئے اختلاف ہوتا ہے۔ کہ جہاں کو سون چمکلات تھے۔ وہاں پاؤں رکھنے کو صاف نہیں ہندیں ملتی۔ جہد پھر کر ذرعت نہر میں نوا با دبستیان ۶

دوم۔ چونکہ یہ زیادہ گرمی کے دنوں بھرکتا ہے۔ جن دنوں زیادہ بقولات و ثمرات خام بہ کثرت استعمال ہوتے ہیں اور گرمی کے باعث حرارت غریزی خارج کی طرف زیادہ رجوع کرتی ہے۔ اسلئے جھٹٹ ڈاخر میں فرق ہونے سے اسرار میں غذا آتش و خواب ہو کر خراش پیدا کرتی ہے وہی خرابی اہاہ بہ سبب خراب موسم و خرابی ہوا مودی بیضہ ہوتے ہیں ۶

سوم۔ جن زمینوں میں پہلے کچھ پویا نہ جاتا تھا۔ اب ان میں کاشت ہوتی ہے اور جہاں جنگل درختوں کے کڑے تھے وہاں اون کو کاٹ کر جاجیا ہنرین جاری ہیں اور آبادی ہو گئی ہے۔ مویشیوں اور بکریوں بھڑوں کے لئے جگہ چرنے کے کم ہونے سے وہ لاغر اور تریلی ہو گئی ہیں اور انہیں کاشت کہا جاتا ہے۔ جو امٹ مرض ہے۔ اور بچھ ہندا ہندا دہندہ مریض بے زبان قابل رسم گائے کا گوشت جو فی الحقیقت مخزن امراض ہے کثرت سے ہوتا ہے۔ اب کوئی قصبہ شہر خالی نہیں جہاں کثرت سے پیٹ کے لئے اسکو چھپنی چلاتے ہوں اسلیٰ ہمیشہ اکثر امراض واپی کا دور ہوتا ہے +

تجربہ نے ہکو بتلایا ہے کہ جو لوگ گوشت خور ہیں وہ اکثر بیماریوں میں مبتلا ہوا کرتے ہیں خصوصاً ہیضہ میں۔ نہ صرف گوشت کا اثر صحت پر بڑا ہوتا ہے بلکہ اضلاع عادات پر اس کا پورا تسلط ہوتا ہے۔ اس بات سے کوئی سمجھ دار انکار نہیں کر سکتا کہ جو دوا یا غذا کھائی جائے اسکی اثر جانے سے جسم پر وہی اثر و خواص ظاہر ہوں گے۔ جو اوس میں رویت ہیں۔ گوشت کھانے سے بیشک فوٹے حیوان کا غلبہ ہوتا ہے۔ شہوت پرست۔ مغلوب الغضب۔ حیوان کی طرح یا تو بے غیرت یا مار سے غیرت کے خون خرابا کر نیا لاکینہ وضع اور انصاف سے قدرتی نفرت۔ جنگ و جدل کو مغت میں جمل لہنر والا مطلب پرست وغیرہ عم اور محبت گوشت خور میں کم ہوتی ہے اور آرمایا گیا ہے کہ جو جانور گوشت خور ہیں انکو نباتی غذا پر مادی کرنے سے انکی خوشخواری اور غضب وغیرہ مینق آگیا

۱۲۔ لہ بور دیکھے مالات سن لوئے کابل وغیرہ جا کر دیکھ لو۔

میرے خیالین مسلمانوں کی حالت تب تک نہ سنبھو گی جب تک کہ وہ گوشت کو اپنی غذا سے
 لپیٹ کر نہ کریں گے۔ گوشت ہی کے خواص سے مسلمان حالتِ ادب میں مین چھوڑنے
 سے باہر نکلے اتفاق اور اتحاد ہوگا جس سے وہ جلد اپنے کو اسی عروج پر پہنچا
 سکیں گے۔

پروفیسر فالرس نے اس بارہ میں تجربہ کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ پربت کچھ بڑوں
 کے سکاٹ لینڈ کے باشندے جو گوشت کا کم اور نباتات کا زیادہ استعمال
 کرتے ہیں اونچائی قد اور وزن اور طاقت کے لحاظ سے زیادہ اچھے ہیں۔
 اسکاچ لوگوں سے اپریس لوگ جو آئر لینڈ کے رہنے والے ہیں اور وہ لی آلو کہا کر لڈلان
 کرتے ہیں کئے درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔

یہ بھی ثابت ہے اور جو علم لایسج سے قہقہہ میں خوب جانتے ہیں کہ جس قوم نے ترقی
 کی اسی حالت میں جب وہ لوگ گوشت خور نہ تھے یا کم خور تھے۔ اور جب سے
 لوگ خور و کھان اسی پر گزارہ کرنے لگے وہ ترقی سے رہ کر تنزل میں گرے۔
 دیکھو اسپارٹن لوگ جو دنیا کے کل قوموں سے طاقت۔ جرات۔ ہمت۔ برتری۔
 اور بہادری۔ ڈیل ڈول میں لٹانی پاسے جاتے ہیں وہ گوشت خور نہ تھے اور
 جس زمانہ میں گرتیس اور روم کے فتوحات کا جھنڈا پھر پھرا تا اوس زمانہ کی اون طاقت
 قوموں کے آدمی گوشت خور نہ تھے جب انھوں نے گوشت خوری اختیار کیا۔
 کی ترقی والے سلسلہ شروع ہوا اسکے کھانے سے باہر تنگی کے خوب سوچتی ہے
 خالصہ بی کا زمانہ ابھی پنجاب کے لوگ بھول نہیں گئے۔ مسلمانانِ کابل۔ بخارا۔
 روم۔ مصر وغیرہ کو دیکھئے۔ یہ انتظام جس کو روزمرہ خیالات سے منسا

شاید اسے اسی گوشت کی مہربانی ہے۔ قدرتی اثر گوشت کا ہے کہ شہوت کی طرف میلان جو پیدا و فساد اور اہم طلبی اور تحاسل کا گھر ہے۔ پیدا کرنا ہے لالی بگ کے کتاب موسوم بہ فی حمی۔ لی۔ آر۔ لیٹرز۔ ان کسٹری میں لکھا ہے۔ انسان جو جانور کا گوشت کھاتا ہے۔ وہ حقیقت وہی نباتات ہوتی ہیں جو حیثیت بد بکو کیکنڈ پینڈ ہمارے کھانے میں آتے ہیں اور سبکو وسیلہ وہ جانور خود پتھر اور پرورش پاتے رہتے ہیں۔ سوائے اسکے نباتات میں ایک بزوشل انڈے کے سفیدی کے ہوتا ہے وہ حیوانات کی سفیدی کے مطابق ہوتی ہے جسکو البیون کھنر میں اسطرح بنائی اور حیوانی ریشہ بھی ایک ہی ہوتے ہیں *۔

گوشت میں صرف ۲۶ فی سیگرہ وہ مادہ ہے جس سے انسان نشوونما پاتا ہے فی ۶ حصہ پانی اور نباتات میں مذکورہ بالا مادہ موجود ہوتا ہے سو اس کے انسان کو حرارت فریزی کے لئے جس گرم مادہ کے ضرورت ہوتی ہو جس کو کار۔ بو۔ تی۔ شی۔ اس کہتے ہیں۔ وہ ذیج کے ہوئے حیوانی گوشت میں نسبت نباتات کے بھٹ کم ہوتا ہے اور وہ اجزا جن سے بنی ہوئے نشوونما پاتے ہیں اور مضبوط ہوتے ہیں وہ بھی نباتات میں پایہ موجود پائے جاتے ہیں۔ دیکھو وہ جانور جو انسان کو مدد دیتے ہیں۔ گھوڑا۔ گدھا۔ بچر۔ اونٹ کھاتے ہیں۔ بچر۔ یہ سب نباتات کھاتے ہیں *۔

علامات ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان گوشت جو نہیں۔

۱۔ انسان کے جسم سے شل اور جانور دن کے جو نباتات پر گزارہ کرتے ہیں۔ پسینہ نکلتا ہے۔ مگر گوشت جو جانور کے جسم سے پسینہ زیادہ نہیں ہوتا *۔

(ب) گوشت خور جا زور اپنی غذا پکا کر نہیں کھاتے۔ مگر انسان اور نباتات کھانے والے جانوروں کی طرح چبا کر اپنی خوراک کھاتا ہے +

(ج) آدمی مثل نباتات کھانے والے جانوروں کے پانیکو گھونٹ باندھ کر پتیا ہے مگر گوشت خور جا زور زبان سے چاٹ چاٹ کر پتیا ہے +

(د) آدمی کے مثل نباتات کھانے والے جانوروں کا لعاب (سلیوا) جس قدر زیادہ ہوتا ہے اس قدر گوشت خور جا زوروں کے نہیں ہوتا۔ پس معلوم ہوا کہ قدرت نے ہماری غذائیات بنائی ہے۔ گوشت۔ واسکے اون لوگوں پر جو یہ سبب ناقصیت اس گرم ملک ہندوستان میں گوشت کو نباتات پر فضیلت دیتے ہیں بہ ہمارے فخر ہندوستان ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن کا قول ہے "ہمارے ہندوستانیوں کو صحت قائم رکھنے کے لئے غذائیات زیادہ مفید ہوتی ہے نسبت گوشت کے" +

الغرض یہ ہماری ساری نھر پر اس غرض کے لئے ہے کہ زیادہ کا طور پر گوشت کائے کے ہونے سے زیادہ ہوتا ہے +

چھارم۔ چاروں طرف شہر کے اس کثرت سے اور ڈی گندگی نازہ ڈاکٹر کھیتی لگاتے اور کاربان ہونے لگی ہیں کہ سابق اس کے جو تہا حصہ بھی نہ ہوا کرتی تھیں اور سال میں کئی بار ہوتی ہیں اور وہی کھانے میں آتے ہیں اور یہ بے غرضت کے بگاڑنے کے لئے نہایت مضر ہیں +

چھٹم۔ شہر کے قرب و جوار میں نپرا دون میں سجائے اور بلوں کے گندگی ڈالی جاتی ہے تاکہ ذاتی فائدے کے لئے شہر کی بڑھی کر تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا

ہے کہ وہی خراب ہو اور میں مگر صبر کو کشف کرتی ہے اور وہی ہیرا پھینک کر ہوش
ترقی مرض ہو جاتی ہے۔ اس میں کسی کو کلام نہیں کہ جو چیز پر بودا وصلانی جاتی ہے
اسکا تعفن بذریعہ دماغ ہو میں بتا ہے اور وہی ہو اور وہی ہو کہ تمام کچھ ہوسکتی
ہے۔ بھلا پھر کیوں بیماری نہ ہو۔ کیا عمدہ بات ہو کہ ہماری صحت کے کفیل
صاحب سفیری کشنار دوطی الثنا پڑا دن میں منع کر دیں ۴

ششہم کلی کہ چون اندر مکانات کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے کہ بہت دور تیار ہو چکے کہ ان زمینداروں
کی حالت پر انیس سے کہ وہ اپنی کم علمی اور نہ ذہنیت سے اپنی قیمتی چیز کو کھوتے
ہیں اور اپنی زندگی کو برباد اور صحت کو خستہ حالت میں اپنی لاپرواہی سے
لاتے ہیں۔ وہ یہ کہ اردو طبی وغیرہ کو گھروں کے قرب و جوار میں کھلا
سیدانوں میں پھینکتے ہیں جس سے کیا اثر فایده جو پیدائش و روئیدگی
نباتات کے بارہ میں ہے۔ زائل ہو جاتا ہے۔ اور ان کے صحت کو بگاڑتا
ہے اگر وہ اسکو گڑھوں میں دبا کر رکھیں۔ کھاو دیر ایک زراعت کے
عمدہ بنانے کے جزو عظیمیہ خراب طرز زمیندار پھینک دیتے ہیں جہاں
پڑے وہ میں ڈھیر لگ گیا نہ صرف صحت میں بگاڑ ہو جاتا ہے بلکہ وہ قیمتی خیر ضائع
ہوتی ہے جو نباتات کے لئے بہتر لائیف حیوان ہے (میلار ہو ایک تو صحت
عمدہ ہے اس کے بوسے جو امراض تپ کر زہ بھتس (اینیما) وغیرہ پیدا ہوتے
ہیں جن سے وہ صحت و شقت وصل جوتے وغیرہ کے قابل نہیں ہوتے اور
بحالت بیماری ایک تو باہر زراعت نہ کر کے اسپر طرفہ صبح و دالی و نس حکم دیکھ
آزہ مخلص تلاش ہو جانے ہیں۔ یہ انکم کہ آسان ترکیب بتلا دیتے ہیں جس سے

پہلے صدر سے بچ سکتے ہیں۔ وہ بچے۔ بے کار اور ہی وغیرہ گوبر کے لئے کڑی
 نخل کراون کے چاروں طرف دیوار خام کھینچ لیا کریں اور اوپر گھاس پھوس
 ڈال کر کھوڑی سیٹی ڈال دیں۔ پھر دیکھیں ان دیکھو کیسے فائدہ سے ہوتے
 ہیں۔ دونوں میں مال مال ہو جائیں۔ سیر کے جگہ دو سیر پیدا ہو۔ صحت
 بحال رہے۔ دین اور دنیا دونوں میں سرزدنی حاصل ہو۔ مان جہان تک
 ممکن ہو آبادی سے ڈان فاصلہ پر احاطہ ہونا چاہئے۔ اچھا یہ تو نخلات نہیں گانوں
 صرف ایک احاطہ شمال کی طرف اور ان گانوں سے مقرر کریں۔ اور دین اکھسہ
 کوڑہ وغیرہ ڈالا کریں۔ اس میں ایک ٹوکا نو کے چاروں طرف سے غلات جاتی
 رہے گی۔ اور نہ ہوا خراب ہوگی۔ برسات میں اکثر اور کے ہوا کم چلتی ہے اسلئے
 اس کے بڑے اثر گانہ میں کم پھیلین گے۔ دو سہرا ریشدارون اور
 لمبر دارون کے قابل تو جیسا امر ہے کہ اپنی رہائش بود دباش
 کی جگہ وہ اپنے موشیوں کو نہ بانڈا کریں۔ رہنے کے جگہ سے علیحدہ
 چار پائیوں کے لئے جگہ مقرر کرنی چاہئے، ایک جگہ رہنے سے گوبر و پتہ
 اور ان کے سانس سے ایک خراب فاسد بخوڑی ہو اور خانی دکار بانک
 پیدا ہوتی ہے اور اسکو بھیا صاحب ہو سکتے ہیں جس سے طبیعت میں میلان
 سیکڑوں امراض کے قبول کرنے کے لئے ہو جاتا ہے اور صدقہ امراض نکال
 پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا اثر فی الفور اور بہتیروں کا اثر آہستہ
 آہستہ ہو کر آخر تک کر دیتے ہیں۔ ہماری سہرا کرنے ہمارے فائدہ کے
 لئے ہزاروں کیا لاکھوں روپیہ صرف کرنا منظور فرمایا ہے اور ہوتا ہے جناب

صاحب نسطری کثیر ہمیشہ ملید عام ہدایات ہماری بھوسوی کے لئے
 جا بجا شکر و تقسیم کرتے ہیں اور ہم ان کے کچھ عقلی سے کچھ پرواہ نہیں کرتے
 ان کی صدہ گوشین امراض متعدی کے وغیرہ کے لئے تب ہی مفید ہو سکی
 کہ ہم اور کچھ سمجھ بوجھ کر ان پر عملد آد کرین اور اپنے آپ بھی اسباب وقوعہ
 وقف ہو کر امراض سے نجات حاصل کریں ۔
 ہم اکثر کا پانی ما در پھر بان قیصرہ ہند کے ٹمز عمعدہ دارون سے لیتا کرتے ہیں
 کہ زمیندار دن کو ادن کے سمجھنے اور دیکھنے کے لئے عرصہ چاہئے آپ ہی عام
 حکم دین کہ زمیندار کا نو سے باہر اور ٹی اٹھانے میں سب سے کیا کریں اس سے
 دو فائدے مترتب ہوں گے۔ ایک تو بیماری کم ہوگی۔ دوسرے رعایا کی صحت
 بحال ہے گی۔ اور کھا و عمدہ تیار ہوگا جس کے فائدے اب زمیندار وہاں
 نہیں۔ پہر تو اد نکو قدر ہوگا کھا د کے ڈالنے سے قبضل زیادہ ہولی اور
 بعد از چند سے رسم ہی بانے کی ہو جائے گی اور زمین عاقدما ہی دباننا شروع
 کریں گے پہر تو حکام کو ایسے امور کیے قبیل کے لئے وقت نہ اٹھانی پڑگی ۔
 ہفتہ بہ ہفتہ اب جیسے آرام کے سامان کھان جا بجا پختہ مگر لیکن موجودہ تک بکھے
 کچھ وغیرہ تھیا میں جھان پیدل (وہ بھی بجماعت کثیر) تصدق کل دن میں
 پہنچتے تھے اب اکیلا بڑے سے لیکر بچے تک بلاتر ڈریل پر سوار ہوا۔ اور
 پہنچا۔ صدہ کو سون کو آدمی محسبون کا راستہ گھنٹوں میں طرا کے ادھر آدھر آتے
 جاتے ہیں وسائل سفر اچھے طور پر ٹھیا ہو سے ریٹر تولید و ہواست کیفیت صحت
 ملک بذریعہ تار ہر روز معلوم ہونے لگے جس سے عام میں چر بہ زیادہ ہوتا

ہے۔ تھوڑا سا پڑا بھی اخباروں میں حالتِ صحت دریافت کر لیتا ہے۔ تو کیا
 تعجب ہے کہ مرض بسببِ متعدی ہونے کے ایک جگہ سے دوسری جگہ بذریعہ
 ریل و جہاز پہنچتا ہو اور وہ ہر کے کا بھی عجیب اثر بہتا ہے کہ اسکے مقابلہ دو اند
 دعا انکر سکتی ہے۔

ہشتم۔ کھن کے عہدِ حکومت میں جو کوچہ دہانہ ریل نکل صاف نہ ہو کر تھے پھر
 اور حفظِ صحت کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا۔ لوگ اس کے خریدتے تھے بیخیز اور
 لوگوں کے دماغ یہ سببِ عادت کے تھوڑے کچھ تغیر یا کمیت ہو میں پیدا ہونے سے
 جلدی متاثر نہ ہوتے تھے اور جب کبھی زیادہ کمیت ہو میں ہر جاتی تھی تو یہ
 مرض اس شدت و کثرت سے پھیلتا تھا۔ کہ العیا ذابا اللہ۔ چنانچہ عہدِ مہاراج
 یجنیت سنگھ و دلپ سنگھ اکثر گویا دھوکا اور یہ سبب نہ ہونے ریل وغیرہ اور ان
 آسائش و زور دی سفر کے جہان پیدا ہوا۔ میں برص کہ دور ہو جاتا تھا اور پھر لوگ
 اس کی نسبت سے ڈر سکے واقف نہ تھے۔ اور ان کو اس قدر وہم و خوف نہ
 تھا کہ جس سے اسکا چرچا نہ ہوتا اور نہ کوئی ذریعہ خیر علیہ پہنچانے کا تھا اور نہ
 زیادہ تر اموات و تالیف دھم جن سے اور کچھ کیفیت پر روزہ ہر شہر کی معلوم
 ہوتی اور صحت یا بیماری کا حال جانچ کر سکتے کہ عمر کا ملک میں کبھی بیماری
 زیادہ ہے اور صحت کا کیا حال ہے۔ برص ناسا سیکے جیسے کہ کتا نگیزی کی علامت
 ہوتی ہے اور صحت۔ یہ گئی کوچہ دہانہ وغیرہ کی صفائی روز بروز ترقی پہ
 جس سے عام لوگ بھی نفاست و لطافت کے عادی ہو گئے ہیں اور ان
 کے دماغ بھی ایسے تازہ کہ کہ اس کے تغیر و تبدل اور اسکے ذرا بوار دی ہو جائے

تو فوراً اونکے جسم میں متنازی ہو سکتے ہیں اور دماغ بہار نہیں سکتا یہی اہمیت ہے جہاں قدیم سے صفائی کا اچھا انتظام ہے اور عام لوگ مہذب فضا میں پیدا ہوئے۔ سو وقتاً بہین اور انتظام صفائی میں سرگرم ہیں وہاں اس مرض کا بہت کم دخل ہوتا ہے۔ جیسا یورپ میں ہے۔

مخفصہ مہترے تیبہ انگریزی ڈاکٹر کا قول ہے اور اس میں مکانسے متفقہ میں بھی متفق ہوں گے کہ کثرت زراعت سے مخصوص وہاں تریخ وغیرہ جو سبب مابجا نہیں ہونے کے جہاں کم ہوں بخیرشور زمین کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ یہ لاکھوں من قلعہ پیدا ہونا شروع ہوا اور جس کثرت سے زراعت ہوگی اسی قدر صفونیت اور گرمی بڑھے گی۔ گھاس چھوٹے اور صدہا عیدانی چنیرین پانی میں گلتی مٹتی ہیں جس سے مٹے۔ مٹے۔ ریازہ ہر مہیا ہوتا ہے اور چونکہ کل مصلحتات و خواص سے مٹے۔ ریازہ پیضہ میں پائے جاتے ہیں اسے گمان ہو سکتا ہے کہ شاید جب بہت کثرت سے مٹے۔ ریازہ پیدا ہو کر کسی پرائز کرے تو تے دوست شدت سے شروع ہو کر سخت بے چینی اور بقراری اور مختلف اعضا میں غلٹ جانیں مریض جلد تیا ہوتی ہیں اور شاید اسی سے سال بساں پیضہ پیدا ہوتا ہو اور تجربہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کثرت زراعت سے زیادہ گرمی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ سا بلنیر ماہ اور روس میں پہلے کثرت سے رضی می زیادہ کرتی تھی اور سخت موسمی پڑتی تھی جب سے وہاں آبادی شروع ہوئی۔ اور زراعت کثرت سے ہونے لگے وہ ملک گرم ہوتا جاتا ہے۔ اور کیوں جاتے ہو۔ اپنے ملک میں بچھو۔ پوچھو۔ اترائے میں جب شکر۔ ٹوٹھوری

دغیرہ بہاڑ معلوم ہوئے تھے تو وہ ان اسوقت اترتے اور سردی اور برف پڑتی تھی
 کہ اسوقت اسکا عشر عشری نہیں کیا باعث کثرت آبادی و زراعت اور
 کٹ جانے جنگلون کی رسم اپنی اصل حالت پر نہیں ہے اسلئے گرمی بھی زیادہ
 پڑتی ہے اور بیماری بھی ہمیشہ تھاتی ہے۔

مفصل علاج عوارضات

اب میں چند تداویر ضروری جو حکماء معتبرین اور ڈاکٹران مستندین ہر دور نے لینے
 انگریزی و زمانہ کی تجویز کردہ ہیں اسلئے مصلحت علاج کے لکھتا ہوں۔

اول قے کے روکنے کا اصول

(۱) اگر قے آنے سے دل کا غبار کم ہوتا ہو اور کمزوری بھی نہ ہو تو ہرگز نہ روکین۔
 (۲) اگر قے آنے سے غبار کم ہو تو ہرگز کمزوری ہوتی جاتی ہے تو آویز
 تریاقیہ کو معدہ و معائنات و مانع قے کے دین نیشنل آجیل و یائی۔ یا پیارنگا۔ جودا
 اسیل یا عرق لبون کاغندی ایک چھٹانکے بجا بارگی یا دہر مھرہ کو گلاب میں گھسن
 سکنجبین کے ساتھ یا سوڈا کے دین۔ اس سے یا قے آکر یا بے قے دل کا
 غبار کم ہو جائے گا۔

تداویر ذیل قے کے بند کرنے کے لئے مفید ہوتی ہیں ان سے کسی کو مناسب
 حال اور حالت میں مرض پر فوراً کے تجویز کریں (۱) اگر پیارنگا اور لبون لگائی
 کی زیادہ شکایت نہ کرے اور کلیجہ مٹرتا نہ لگائے تو مقام معدہ پر مہرہ و قابض

مثل صندل گشتینہ وغیرہ کے لپٹ کرین اس سے تے کو اناقہ ہو جاتا ہے اور
 اور الائست (ترش لسی) یا زرشک - انار و ان ترش اور نکات و فلفل سیاہ کی
 چٹنی چٹا دین (۳) بازو و پنڈلیوں کو باندھنا (۴) پشت پر آرام سے لیٹے
 رہنا (۵) جدو اور یا زہر مھرہ یا ناچیل و ریالی گلاب میں گھسکر یا گولی باندھ کر
 دینا (۶) اگر منہ سے پھیکا پانی آتا ہو - تو اٹھایچی یا سونف - یا گاو زبان یا
 پودینہ کا عرق دینا (۷) سعدہ پر رآئی کی ٹپی (۸) سوڈا و اٹریا لسنٹید (۹)
 آب انار و اترش دینا (۱۰) چٹنی انار دانہ - (۱۱) منکر کول ڈوڈو و طلاشیر
 سفوف کر کے چٹانا (۱۲) سکتھین لیمون یا لیمون چوسنا (۱۳) محمدت
 مثل فسیون کے نم سعدہ پر ضا و کرنا (۱۴) برف سعدہ پر رکھنا (۱۵)
 سوڈے برف کے منہ میں رکھنے - ان میں سے معرذ مغرذ یا کرکب
 کر کے مناسب وقت دیکھ کر دین +

فائین جب تے کے رد کرنے سے یا خوردگی جانے سے پہلی شروع ہو جائے یا نفع شکم
 ہو یا اہل عاید حال ہو تو ہلکی تے کی دو انی مثل کھجین میں آب گرم نکات کرک کر اویز
 بقول حکیم جلوسی خان شیرہ بنجیل - نہ ریش ۳ ماشہ - ذرتب و زرنباد ہر ایک
 ڈیرہ ماشہ - عرق کیوڑہ - عرق بھار ترنج - ہر ایک سات تولہ - نمک لاہوری ۲ ماشہ
 ملا کر پانابست مفید ہو تا اگر تو کی طرح بند ہو تو سعدہ پریشہ بلاستجا لگانا بہتر ہوتا ہے +

دوم - دستوں بند کرنے کے اصول

حاجی جانسن صاحب علم الامراض کلاسیک کالج لندن اور طبیب کالج ہسپتال

وغیرہ کے اصول علاج جو اوپر ملاحظہ کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ یعنی اور کارکن ریا کے علاج میں مفید اصول یہ ہیں۔
 نشین کرنا چاہتے ہیں۔ ”واجب ہے اتراج مواد حقیقت میں نئی نیا بخش
 ہے۔ جیسا چھجک میں دانہ نخلنا ایک بہ ایک بوسیدہ نسیمین وغیرہ استہال
 وغیرہ بند کرنا چاہئے۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہی مواد بند
 کرنے سے ایلی سنٹری کنال یعنی اوس نالی میں جو منہ سے لے کر
 مہر تک ہے۔ مجتمع رہنے سے سخت مضر پڑتی ہے۔ ایک علاج ہے جو
 ہر حالت اور ہر درجہ میں کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ کہ سرد پانی کثرت سے استعمال
 کیا جائے۔ تاکہ امعاء کی نالیوں کو صاف اور سہیت دار مواد کو دھو ڈالے
 بہت سے مریضوں میں بھیہ تجربہ ہوا اور مفید نکلا۔ اگر انسیون وغیرہ سے
 کسی نے بند کئے بھی ہوں اور شکم ٹٹولنے سے اور ٹھوکنے سے در معلوم
 ہو۔ یا امعاء پھول جائیں تو طام سعل دینا چاہئے جس سے خراش امعاء میں
 دہرہ پیشگاہ روغن بلیہ بخیر ہمراہ عرق لیون۔ اس کے کھانے کے بعد آدھ
 گھنٹہ کوئی اور سیال خیر نہ دین۔ تاکہ معدہ سے تیل نیچے نہ اتر جائے۔ اگر
 تیل کوئی نہ پئی سکے تو روند ۵ اگرین۔ یا شکر در رب آدھ ڈرام دین۔ اگر تسلی
 ہوتی ہو اور پتے نہ ہوتے ہو تو پیکے مٹھی دوالی مثل ۲۰ گرین اپیکاک میں۔ یا
 کھانے کا تک ایک چمچ دین انسیون وغیرہ دینے کا وقت ہے۔ تو بعد
 اخراج محبت قلیل المقدار میں۔ جس سے ہمارا کوشکین ہر جبکہ امعاء میں سہیت
 یا بدگوار مواد ہو تو انسیون حاصل ہے۔ بلکہ خطرناک۔ انسیون اجنبی اور
 میں بغیر نامقرر ہوگی۔ اگر دی بھی جائے تو دستوں کے ساتھ علاج

ہو جاتی ہے اس باعث نقصان نہ کرتی۔ اور نہ دست بندہ کرتی ہو۔ فوراً دستوں
کا بند کرنا بعض حالتوں میں مھلک ہو جاتا ہے۔ نیز اصول خواص زہر سے
یہ علاج ہونا چاہئے۔ کہ پہلے ایک آدھ دست آنے دین۔ کیونکہ ہم اوپر
بتلا چکے ہیں کہ کسم ہضیہ کا اثر معاد پر ہو کر خون پر ہوتا ہے تو دست آنے
سے کمی زہر خواہ کتنی ہو متصور ہے۔ بلا پہلے پہل تو کیلیل دین تاکہ جگر
کو خراب دے کر خوب صفایا کر کے دستوں کو متغیر کر دے۔ پوست بالا
بیسل جبکہ جٹا کھتے ہیں جلا کر اور پوست لیون جلا کر اور نبات سرخ جلا کر
ہر ایک ۴ ماشہ پانی کے ساتھ صل کر کے دو تین دفعہ کر کے دین۔ پہلو تین
دو مہر سے دن بھی اسپرچ کر دو مہر نسخہ بنا کر پلاوین۔ دست تھے پیاس کو ددر
کرتا ہے + چونکہ ان وجہ سے ۹ تولہ نوشادر کانی ۱ تولہ پانی ۲۔ شمار ان سب
بھگو دین اور برتن کو آگ رکھ دین جب پانی ٹھہر جائے زلال لیکر لیون کارس
ملا کر شیشہ میں بند کھین خراک ۳ تولہ سے ۲ تک۔ (۱) مرز اسکو فارماکان
تھوڑے عرصہ سے ودالی ہضیہ کے لئے مفید خیال کی گئی ہے۔ چنانچہ راقم نے
اور مسٹر لکھنوی صاحب اسٹنٹ سکریٹری سید نیل کمپنی لاہور نے کئی دفعہ چند
مریضوں پر کامیابی سے فائدہ اٹھایا حالانکہ بعض سخت حالت میں تھے +
ترکیب۔ پیسے ۲۰ بوند سوا تولہ سرود پانی میں ملا کر دین اگر تھے دست بندہ ہون
تو ایسی اور خوراک گھنٹہ گھنٹہ یا آدھ آدھ گھنٹہ بعد دیتے جائیں۔ بچوں کو دس سال
دو بوند کے حساب سے دینا چاہئے (۲) کلوروٹون عرصہ سے اسکو مفید خیال کیا گیا
کیونکہ یہ آدھ ملاستون کے دفعیہ کے لئے بھی مدد دیتی ہے +

دو تین تین چار گھنٹہ
دو تین تین چار گھنٹہ
دو تین تین چار گھنٹہ

راہِ دفعہ تو وہ سمجھاں کہ تیس ہضیہ دو دفعہ تنگی۔ پوست لیون جلا کر اور نبات سرخ جلا کر

ترکیب۔ جوان آدمی کو فی خوراک ۴۰ سے ۳۰ بوتھ تک پانی یا عرق گلاب
 میں دیوین اگر ایک خوراک دینے سے افاقہ نہ ہو تو دوسری خوراک ورنہ تیسری
 چوتھی تک دین۔ جب دستون کے رنگت بدلجائے یا سبز یا زرد پھوڑے
 پھوڑے آنے لگیں تو کلد روڈین سے بند کر دین اور قابضات کی طرف متوجہ
 ہوں۔ مثلاً شو۔ گرد۔ آخت۔ لہ۔ ست۔ مازو۔ چاک۔ کچھر۔ ٹیکھ۔ کیٹی۔ کپیو
 (کر کس) کتھ۔ وُرب۔ ہی۔ وُرب۔ سیب۔ ہراہ۔ ووق۔ نفورہ۔ یا سونف۔ کتھ۔
 ایچی۔ دانہ یا آلہ وچٹنی۔ اندمانہ۔ وزر۔ شک۔ وطاق۔ وغیرہ قابضات کو مہ
 اودیتہ تریاقیہ کے مثل زہر چھوہ۔ پیتیا۔ اجیل۔ دیالی۔ پبار۔ یگانا وغیرہ کے
 دین۔ رملہون۔ ترب۔ ایک۔ چٹناک۔ ایک۔ خوراک کر کے دینا بھی مفید
 ہوتا ہے۔ حکیم مجوسی کا قول ہے کہ سرد پانی میں ٹھیلانے سے اس مرض
 میں بہت فائدہ ہوتا ہے اور دفعہ درست کے لئے رُب توشی تیج
 ۳ درم رُرب ہے۔

سوم۔ پیاس اور گرمی کے سبب جو دل ڈوبتا ہے

تنگی کے شدت تب ہی ہوتی ہے کہ جب تپے درست بالکل نہ تھمیں اور
 ستار چلو جائیں۔ جب اس میں کسی قدر کمی ہوگی۔ اتنی پیاس گھٹ جائے گی
 دل کے ڈوبنے کی شدت و خفت تو خون کے تحلیل ہونے پر موقوف ہے
 اور اندرونی گرمی سرد مکان میں رکھنے سے اور پنکھ پر عرق گلاب و مندل
 سر کر دکانوز وغیرہ چھڑک کر نکلیا کرنے سے اور سرد پانی سے متواتر غسل کرنے سے

فائدہ ہوتا ہے۔ اس درجہ میں دوائی تھوڑی تھوڑی دینی چاہئے جتنی کہ معدہ برداشت کرے۔ اویہ سندرجہ ذیل اگر دستیاب ہوں تو فوراً دینی چاہئیں۔
 (۱) لینڈ بیٹھیا پانی (۲) سوڈا بیٹھیا کھارا پانی (۳) ترش لسی (۴) نارنگی
 کا پانی (۵) الیچی سفید پانی میں جوش دی ہوئی (۶) زلال زرشک (۷)
 گندکسہ کا تیز پانی ملا ہوا (۸) عرق بیدمشک (۹) عرق کیوڑہ (۱۰)
 عرق گلاب (۱۱) عرق گاؤزبان (۱۲) شربت لیون یا لیون کونہنگا کہ چرستنا
 (۱۳) آب برف حکم آب حیات کا رکھتا ہے البتہ حالت تشنج میں کم کر دین (۱۴)
 رنگرہ (۱۵) اینٹک (۱۶) دوع کوہن ایک کے تھوڑے تھوڑے بار بار دین کھال تو کور دکتا ہے +

چھارم غشی و کمزوری و سردی بدن کے دفتی کی

تذہیریں

اگر زیادہ دست آنے سے مریض کو کمزوری ہو کر غشی آئے تو اٹھنے بیٹھنے سے
 روکیں۔ اگر پیاس کا غلبہ ہو تو سرد پانی برف کا خالص یا دوائی کو ٹھنڈا کر کے دین
 بعض قابل اس حالت میں پانی بند کر دیتے ہیں جس سے مریض حالت غشی میں سبب
 نہ ملنے پانی کے مر جاتا ہے اور نہ زیادہ گرم دوائی کا استعمال کریں کیونکہ اس درجہ کے
 افاتہ کے بعد خود ایک درجہ آتا ہے جس میں جسم گرم ہو جاتا ہے اگر بغض سا قہ ہوتی
 جائے تو ایرو۔ سنکٹ۔ اسپرٹ آف۔ ایونیا کو۔ یا۔ روم کچر یا رائیڈمی یا سٹوڈا اور
 کاؤز کا پانی دین چھانچہ قرشی کا قول ہے کہ کاؤز اف سمیت ہیفہ و عفونت ہوا
 تو کور دکتا ہے اور درون خون کو اور نظام عصبی کے جوش کو تکلیف بخشتا ہے ڈاکٹر بھی

(۴۲) یا بسبب آفت عظیم مرتبت کے ہر عضو اپنے فعل سے معطل ہو جاتا ہے
 اوس وقت گردے پیشاب پیدا ہی نہیں کرتے (۵) یکھیے گردے پیشاب
 تو پیدا کرتے ہیں۔ لیکن شانہ کے گردن کے فالج ہو جانے سے پیشاب باہر ناسخ
 نہیں ہو سکتا۔ علی العموم منفرج اور در اوویا اکثر سفید پڑتے ہیں چنانچہ نسخجات
 ذیل خایدہ کرتے ہیں (۶) رانی کی ٹپی گردن پر لگائی حرکتِ فصل سے (۷) پانی
 میں کباب چینی جوش دے کر پلانا (۸) نائٹرک ایٹھر (۹) سے ٹیٹ آف
 پڑناش (۱۰) شورہ قلیے (۱۱) گوکھرو (۱۲) تا پو مین کے ٹکڑے گردن پر (۱۳)
 شانہ پر گل کیسویچکا کریم گرم باندھنے (۱۴) شورہ و نیل شانہ پر رکھ کر پانی اسقدر
 چھڑکانا کہ تر رہے (۱۵) قوت و فاکے تراب گرم میں تھیلانا، (۱۶) برف
 شانہ پر رکھنا (۱۷) بعض حکیم ۵ یا ۶ بوند شکر کنتھریڈیز کو پانی میں ملا کر گھنٹہ
 گھنٹہ بعد پلاستے ہیں (۱۹) جب شانہ کے گردن کے فالج کے باعث تہہ ہوں
 تو کتھیر (قطا طیرا) سے پیشاب کھولیں۔ برگ کپاس ۸ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ
 پس کر تکیہ بنا کر ناف پر رکھ دیں تاکہ پیشاب پیدا ہو (۲۰) کر کے جوڑدن پر سیک
 او خالی بھگیان لگانا (۲۱) برگ قنبر۔ برگ انار۔ برگ شربت جوش دیکر گرم گرم شانہ پر پانہنا
 مفید ہے۔

ہفتم نفع و غفلت دور کرنے کی دوا

نفع کا باعث اکثر توبہ وقت قابض ودانی کا دینا ہوا کرتا ہے اگر اس کے
 ساتھ پیٹ میں درد بھی ہو تو تکیہ رد و عن عمدہ عمل ہے اور اوویا داغ بیج مثل
 الایچی۔ پودینہ وغیرہ مفید ہوتے ہیں اور عرق گلاب گرم کر کے دینے سے

اس حالت کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جو بسبب بند ہونے دسٹون کے ہوتی ہو کہ چونکہ اس سے ایک آدھ اجابت ہو جاتی ہے اور آپ زلال آلو یا سیاف نرم کا استعمال کرنا مفید ہے اور شربت و مردہ پھوٹا سا دینا بھی مجرب ہے دفع غفلت کے لئے رومال کو سرکہ میں اور صنمٹل و گلاب میں بھگو کر پشانی پر رکھیں۔ شیرہ زرشک ۴ ماشہ ۲ سوہاگہ بریان ۲ ماشہ واسطے دور کرنے نفع شکم اور پیاس کے مجرب ہے *

ہشتم۔ چیکے

یا تو دست بند ہونے سے یا چھد جانے اعداد یا سوزش یا خلیل ہونے طوہات اصلی سے ہوا کرتی ہے خفیف ایک دو گھونٹ پانی سے اور نرم معدہ پھوٹا وغیرہ مخدرات کے لپ کرنے سے اور ادویات دفع نفع و ریح و کشتخ مثل تھیر و بوبونہ سے اور اگر حبس شکم سے ہے تو ریٹ جاری کرنے سے جاتی رہتی ہے۔ ادویہ ذیل مفید ہوتے ہیں (۱) مکھن یا باعام روغن تھوڑا دینا گردن و نرم معدہ پر مالش کرنا (۲) ناز جیل دریا سے اور تبت کو پیم میں پینا (۳) برف کھیلانی (۴) برف معدہ اور پٹیرو اور زانف پر رکھنی۔ (۵) سفید الائچی کے چھلکے حقہ میں پسینے (۶) بقول ثابت ہینگ کے سونگھنا دفع چیکے ہے (۷) نمک سبوسہ گندم کے تجھد قسم معدہ پر روغن گل نیسہ گرم کے مالش ریٹ پر (۸) پیرینٹ شکر میں ملا کر دینا (۹) گلاب و عرق بادیان حکیم پلانا (۱۰) عرق گلاب میں لونگ محض و کیزو دقین توڑ کر پلانا (۱۱) سرکہ گلاب

۵ میں ملا کر پلانا دفع چیکے ہے *

قسم - تدبیر بر دوطرف

روغن ناپرمین میں روغن گنجد یا سرسوں ملا کر مین آڑہر کو پہاڑ مین بھنوا کر باریک پیکر نچھیل سمون ملا کر مالش کریں۔ سینہ کو گرم رکھیں اور تبرید شدہ پتھریوں کو دین۔ اینٹ گرم کر کے کپڑے مین لپیٹ کر بوتل مین گرم پانی بھر کر تلوار پر رکھنا مفید ہوتا ہے۔ ریلیض کو کپڑے گرم سے لپیٹ رکھیں۔ اور ہوا دار مکان میں ہونا چاہئے۔

بقول حکیم شاہ ازرائی - جوز بوا - روغن گنجد مین ملا کر تمام بدن پالاش کرنا بر دوطرفہ کے لئے مفید ہے۔

میر بہاؤ الدین خاصۃ التجارت مین فریبتے مین کہ جوز بوا منصف مین کھسکر اور جوز بوا تیل مین ملا کر پالاش کرنا مفید ہے۔

ہیضہ کے بیمار دستوں کا امتحان

تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس مین یہ بات مین پائی جاتی مین (۱) پانی کا جزو کثرت سے (۲) کم مقدار الی تھیں۔ م ایک چیز دانہ دار اور ایک چیز لیشہ دار قدرے سا لپیوں مین پھیلا سا صفر۔ مگر نکین خاص کر کھانیا تک بہت کثرت سے ہوتا ہے۔

صورت تشریحی بعد وفات

لاش ٹکڑی ہوتی۔ رنگت نیلگون۔ ہاتھ پاؤں سخت ایسٹھے ہوئے ہوتے مین۔

بعض دفعہ موت کے بعد لاش گرم ہو جاتی ہے۔ پھیانٹک کہ حرارت ۱۰۳ اور جگہ کئی گھنٹہ رہ کر اٹھلے حالت پر آ جاتی ہے۔ روزوں میں چادر لہن کے وہون جیسی طوبت۔ روزوں کا میوکس پر وہ ٹوٹا ہو کر عایم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ سرخ دیکھا جاتا ہے۔ دل پھیپھڑے دیگر اعضا کے میں خون کے جو تھپتھپے جاتے ہیں جب تک خون کا ہٹ رہا ہے۔ دل کا دھنسا خانا اور پٹو نری اٹری سیاہ خون سے پر ہوتی ہیں دل کے بائیں خانے عالی ہوتے ہیں پھیپھڑے میں تھوڑا خون ہوتا ہے اور رکڑے ہوئے۔

تشخیص و علامت خاصہ مہینہ

دست و قدم تشنج کا ہونا معتبر علامت مہینہ نہیں ہے کئی ایک ساراض کی علامت ہیں ان اگر ساتھ ہی یہ علامتیں ملی جاویں تو مہینہ وہابی من شکستہ مہینہ (۱) ہے۔ قے و دست کے آنے سے مریض تڑپا ل ہوتا ہے (۲) از نکتہ و دست و قے کی مثل دھون پیچھ یا وہون گوشت کے ہر (۳) جسم کو مٹھ سے چھوئیں تو سرد محسوس ہو دے (۴) جب پیشاب بند ہو جائے اور مریض کمال بے چین ہو تو پھر مہینہ کہہ رہے ہیں کچھ شک ہی نہ کرنا چاہئے۔

علامات مجموعہ مہینہ

۱) جب شدت کے وقت دستوں کی ٹنگت مفیدی سے زردی یا سیاہی کی طرف وقت بدل پڑے (۲) پیشاب بند ہو تو باجائے عوام درات کے میں سرتائے

اور اگر خود آسے توجید علامت سے (۳) دل ڈوبنا کم ہو جائے اور جو طاقت
گھٹتی تھی اور اضطراب تھا رہے (۴) مریض ڈاکٹر کے پیچھے جب تین دن گزار جاتے
ہیں تو اکثر کم ہلک ہوتا ہے۔

وہ علاج جو بلاخط اور جب بطور قاف

دے سکتے ہیں

یہ وہ ادویہ مفرد اور مرکب ہیں جو تجربہ کار دن سننے صد ما آویسون پر آزا ماکر
سفید پائے ہیں اور حکمائے مستندین کے معمول و مراد ہے طب ہین چونکہ خاص
ادویات گاؤن میں نہیں مل سکتا اسلئے ہم آسان و دایان کہتے ہیں۔
میضہ کی گولیان ڈاکٹر مرے صاحب انسپیکٹر جنرل ان گولیان کی بڑی
بھاری سفارش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا نظر آتا ہے کہ دستوں کو بند اور
خارج طو بات کو تحریک کرتی ہیں۔

یہ پاک ہندوستان پنجاب غیرہ سرکاری عمارتی میں سرکاری طور پر برقی جالی میں
ادویہ تب تک سفید پٹی ہین کہ مریض بھی پوشش ہوا ہوا اور تشنج و سستی
ہوتے ہیں۔

نشخوہ بینک تم رتی۔ کا فورم رتی۔ عسوف صبح مسخ ۴ رتی۔ آر دلفھی
۸ رتی۔ آفیون ۲ رتی۔

ترکیب۔ گزہ کے پانی کے ساتھ چنے برابر گولیان میں تقسیم کر کے ایک

ایک گھنٹہ بعد دین +

حب پنج عشر واقع نیت میضہ - پوست بیخ اک (مدار) ملام
 فلفل گر ۳ دام - ادھر کے پانی میں گولی بقدر دانہ ماش بنا کھین - ایک
 ایک گولی دین +

علاج میضہ بطور نفع میضہ - تیزاب گندہک ڈاکٹر لاری صاحب اور
 کئی ایک تجربہ میں کا تجربہ ہے کہ آیام و بانے میضہ میں تیزاب گندہک سے ترش
 کیا ہو پانی استمال کرنے سے میضہ سے نجات ملتی ہے کیونکہ پانی میں اس کے
 مٹانے سے ایزنا تاقی حدنی سیوز ایل و جل جلتہ میں اور سیورک اسید
 ڈاکٹر جان ایم ووڈ صاحب اپنے سررشتہ کا تجربہ تحریر فرماتے ہیں کہ شروع
 ۱۸۴۷ء سے آج تک کلنگیکل - فریو کو جیکل - مٹرو کو جیکل صورت سے بہ سفید
 ہوا ہے اس میں کبھی طح سے میضہ کے روکنے کا اثر ہے ۱۸۴۳ء کی دیاو کے
 حالات سے یہ بہت نافع ہوا بلکہ زہیل کنندہ مرض ثابت ہوا +

ڈاکٹر میک لین صاحب کے تجربہ سے اس تیزاب کے شرح موت فیصدی ۱۰ پانی اتالی
 ہے اور آؤرا ڈویر سے زیادہ فیصدی ۹ پانی لگی - ڈاکٹر جی ایچ فانیفوسن سیلفٹ
 آف ایرن کے ہتھال کو نفع میضہ بتلاتے ہیں عرق میضہ یہ عرق دن آیام میں
 زیادہ تر سفید ہوتا ہے کہ جب دیاو موسم گرما میں ہوتی ہے اسکے ہتھال سے کل عوام
 مثل تشنگی و تشنج و توہست کہ برن جمن دین نافع ہوتا جاتا ہے +

نشوہ زرد شک تبین پاؤ - آٹھی حیدہ ۱۰ اولہ مطبا شیرہ تولہ بردہ صندل تین پاؤ
 آلو بخارا نیم انار - پودینہ انار - نارنگانہ ترش یک پاؤ - داپسینی ۱۰ اولہ کا قدر ۴ تولہ +

ترکیب - ۱۰۔ اسیر پانی میں بھگو کر چار سیر سونچے عرق کھینچ لیں +
 انتہا - کا نور کو پونہ میں باندھ کر بھیکے کے مٹھ میں رکھنا چاہئے۔ خوراک تو ادا
 آدھ گھنٹہ بعد زہر مٹھہ تخم منز لیمو شربت آثار ترش - شربت لیمون وغیرہ مفرد
 کئے میں جو وقت پر مل سکے +

سہاگہ مضمین

ڈاکٹر ویلیو ٹکبر صاحب نے اسکو جنوبی ہندوستان میں اور برہما اور انگلستان میں
 اور حکمائے یونان اور قند میں بھی اس کے مفید ہونے کی ثابت تعریف لکھی ہے
 ڈاکٹر صرف ترقیقین دلاتے ہیں کہ ایسی سنت و بار میں اسکو ترا بعد و با اپنی آدھ
 درجہ سے فیصدی ۱۰۰ آدھی چھی ہوتے ثابت ہے ترکیب اچھا لبتداء سے لفظ
 کہ سہاگہ رتی ہمراہ سٹوڈ کے شروع کر دین بلوق شدت خفت مرض کے گھنٹہ گھنٹہ
 آدھ آدھ گھنٹہ بجیسی ایک ایک خوراک سے جائیں +

عرق نیم - حکما ہند وغیرہ آرمودہ کا حکما نے اسکو مفید و عوارض مفید کے لیے مفید
 سمجھا ہے ترکیب اچھا مفید ۲ تولہ جیساہ پر وہ کے دہ کرنے سے نیچے ہوتی ہے سچ
 نیاہ ۵۰ دیر پانی میں جوش میں جب دو تولہ باقی چھائے تب سرد کر کے بوتل میں
 بہر کہیں ہر گھنٹہ میں دس بوند دیتے جائیں +

برگ نیم - بارک پیکر لگدی بنامین اسپر گل حکمت کر کے کوڑھی میں اجڑا خوب گم
 کر کے ایک چھوٹے گٹھے میں پانی بہر کر اس میں یہ گولہ گرم واکو تھوڑا تھوڑا اس سے
 پانی مٹھ کر دیوں +

حب سارا لگا

جو خوب ہے ہر دہرے میں دیکھتے ہیں۔ پیار لگا۔ ناخواہ۔ بخوبی۔ یاد دہان۔ بیچ شیطاں
 ہندی۔ فضل سیاہ۔ نہکتے۔ نہکیا۔ پانچا۔ ج۔ ترکی۔ زاج۔ بیان۔ بیکو۔ بار۔ یک۔ پس۔ چار۔
 اگر اکھٹے عرق لیون میں لگ کر کے حب بقدر رنج و زحمت بنا لیں اور ایک سب کھلائیں۔

پرہیزات احتیاطات جو ہمیشہ و لون میں

ضروری ہیں

بار بار اور ہر چند شقیں و تیل کی نبی ہمٹی بازاری کچی خیرین اور کل سیوہ جات خام و تر اور زیادہ
 لگی تھی تھوڑے غم والہ اور کثرت جماع کا بھی طبیعت پر برا اثر ہوتا ہے اور یہ سنت مضر ہے کہ
 ڈرتے کھانا چھوڑ دینا جو باعث کمزوری ہوتا ہے اور اگر سنگلی کت لگی رہے نہ کر اور نہ زیادہ
 پہرین خر لیزہ اور شفا لوند کھائیں اور نہ زیادہ کھانت کریں و اگر برکھ صبا بیان ہے
 کہ خر لیزہ میں اجزا میں جہنمیت بار کت و ان میں بائی جاتے ہیں جو ہمیشہ کے محرک اور
 پید کنندہ ہیں۔ روکھ صاحب کی تحقیقات کا نتیجہ ہے کہ جو خون فکائیات خر لیزہ میں
 بیان کے گئے ہیں۔ سبحان میں ہیں سلم کھانے وقت خوب خر لیزہ کو انس صاف کر لینا چاہئے
 غذا جب باہر ملنا چاہیں تو خالی پیٹ نہ جائیں بلکہ چار پیکر جانا چاہئے۔ انار دانہ
 ترش کی چٹنی۔ زرشک و اجارہ آٹک کا مریہ و لیون کھانے کے ساتھ استعمال کریں۔
 ایام و باہر میں غذا کا انتظام شدہ ضروری ہے اگر بدبھنی اور شہہ خداری لکھنیت

اور رومی لکھتے سے ہوتا ہے اور غذا غیر معتاد کھانا اور خراب گندی ہوا نوشکھنا
سیلا پانی پینا اور آدھی سہل یا مٹی کھانا کثرت جماع بھی نہایت مضر و مضعف ہے

ہین
ہو میوے پھل ڈاکٹر بطور علاج حفظاً مقدم بارے کے دنوں اور لینوں کو جبکہ ضعف
اسعا و یا مرض اسہال کے عادت ہو۔ دس بیسے پیکے ہون جن ہین دو تین مرتبہ کیو پیام
اور وریٹ رم دیا کرتے ہین +

رات کو جاگنا۔ زیادہ کھانا۔ میلارہنا ٹہنڈی ہوا ہے پچنا ضروری سمجھتے ہین +
ترکیب اتھال کیو۔ پریم نیر + نھے تچہ کو ڈائی ساکت + قطرہ سے + قطرہ تاک
دس برنج عمدا لے کو + قطرہ سو + قطرہ تاک۔ دس سے + تاک کے عمدا لے کو +
قطرہ سے + قطرہ تاک۔ ۲۰ سے زیادہ + قطرہ سے ایک قطرہ تاک وریٹ رم
نیر + دیا ہا +

فائیدہ شجرخص بھوکھ کر کہاے وہ قوی ہوتا ہے نسبت اس شخص کے جو پٹ
بہر کر کہاے +

فائیدہ قدم مختلف عضوں میں مضہم ہوتی ہے علی العموم لطافت و کثافت کے
۱۲ ساعت سے ۵ ساعت تک ٹہرتی ہے۔ اس زیادہ ٹہرے تو فوراً متوجہ
علاج ہون +

فائیدہ داہنے کروٹ سونا اور چہل قدمی کرنا اور پیر لوانا واسطے سرعت انحرار کے
سعیں ہے ہمیشہ خصوصاً بارے کے دنوں کھانے کے ساتھ پانی زیادہ نہ پینے
اور نہ دودھ بہہ ہونا باعث بضمی ہین +

ہیضہ کے دنوں میں کیا کرنا چاہئے کہ

وبائے ترقی نہ کرنے پائے

سب سے پہلے ہو اکی اصلاح کریں اگر کھین نجاست وغیرہ پٹی ہو تو اس سے دور کریں اور جگہ کو خوب صاف ستھرا رکھیں اگر فرسخت ہو تو ہر روز دہو لادیا کریں اگر نجاست کا ڈبیر ہو جیسا آرٹری وغیرہ اسکوٹی سے جو قریب ڈھائی انچہ چڑھ جائے وہاں اگر گہر کے قریب پانی جمع ہو تو اسکو دور کریں اور اگر گڑا گڑا ہو تو تبدیل مکان کرنا چاہئے اور نہ سبیل بچے لیکر مریض کے ارد گرد جمع ہون کسلا مکان میں جس کی کسی طرف سے ہوا بند نہ ہو مریض اور پانخانہ گہر کی مایون کو ہر روز دہو لادیا کریں اور گہر کے قریب کئی بدبودار چیز نہ رہنے دیں ۰

طویلہ اسپا وغیرہ موشیوں کی رہائش کی جگہ سے علیحدہ ہونا چاہئے تاکہ کثیف نہ ہونے پائے ان چائت کا پانی جو شارع عام میں ہوں جہاں لوگ بیروک ٹوٹ گہرے دہوتے ہوں غائل کرتے ہوں یا انڈہیری جگہ یا بدروزیا گہرے گہرے کے قریب ہو یا اس کے کنارے بسنڈیر ہوں یا اس میں کوئی کثافت حیوانی و نباتی پائی جاسے یا وزنی ہو استعمال نہ کریں ۰

جو چاہ کھلی زمین میں واقع ہو اور اس میں آفتاب کی روشنی کی کرنیں پڑتی ہوں اور قبو حات بالاسے کوئی قریب نہ ہو اور اس کی من سطح زمین سے ڈھائی فٹ سلامی طور پر اونچی ہو تاکہ جو پانی گہرے فرڈا یہ جائے کنوین میں نہ پس

جائے پین اور جسم باطناً پانی کو جو شش سے کمرہ در کے یا مسقط زبر یو کو ملے وغیر
کے چھان کر نوش کیا کریں ؟

مریض مہیضہ کے لئے چند مفید

اور

ضروری امور

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ عام لوگ علاج اور وقت کرتے ہیں کہ جب مریض کو طول ہو جاتا ہے
اور سیو جھ سے اکثر جانیں ضائع ہوتی ہیں ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بخلاف
صحت آنے تک تغیر و تبدل جسم میں ظاہر ہو تو فوراً طبیعت مشورہ لین خصوصاً وہائی
امراض میں فوراً متوجہ حکیم ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ تھوڑی ہی سستی سے کیا وقت
ٹالھہ نہیں آتا۔ دیکھو دیکھتے مرض رفتی ہو جاتا ہے ؟

ہم نے جو اوپر قواعد بتلائے ہیں۔ عام طبعی کمزوری، ایشیا، عوزانی و پانی وغیرہ
ان کا لحاظ تو ہمیشہ ضروری ہونا چاہئے کیونکہ ان پر عمل کرنے سے تندرستی بہت کچھ
اثر ہوتا ہے۔ غالباً مریض نہیں آنے پاتا۔

اول مہیضہ کے بیمار کو بال بچوں سے جدا رکھیں بیماری کچھ مدت کے لئے ضرورت سے
زیادہ آدمی جمع ہونے کی ہزرت نہیں اور بیمار کو کھلے مکان میں ہوا کی آمد و رفت ہونے
کیونکہ بند کپڑوں سے مرض اکثر مھلک ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت غالب گمان ہو سکتا ہے کہ اس
بیمار کے چھوٹے اور بچی تندرست اس میں مبتلا ہوں ؟

دوم۔ مریض کا فضلہ ایک گھنٹہ میں جس میں چونہ یا مٹی یا راکھ (خاص کر نیکرم ہو تو) سے بہتر ہے، ابھر کر کھین بہر دستہ فر کے بعد اسپر چونہ یا کوئیلہ سپا ہو یا راکھ ڈال دین تاکہ بونہ پھیلے فضلہ جب جمع ہو جائے تب اوسکو یا ہر جا کر جھلا دینا چاہئے ہنہین نو شہر و چاہ و نہر سے دور گڑھے میں دیا دین قرم کے خیال میں جھلانا مفرب ہے کیونکہ جب کوئی چیز جھلائی جاتی ہے تو اوسکا دھوان جو زہریلا ہے ہوا میں بجاتا ہے اور پھر تمام عالم میں بھی ہوا پھرتی ہے جس سے بیماری کے بڑھنے کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ بات جو کہ قرین قیاس ہے اسلئے دفن کرنا بہتر ہے کتب بید میں لکھا ہے کہ پائے کے دنوں میں ریغن زرد و خوشبو دار پتیرین جھلانے سے دوبارہ دور ہو جاتی ہے اور ایسا ہی حکیم بقراط کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی زمانہ میں ایک دفعہ ایک گاؤں میں سخت وبا رہوئی تھی اوصون نے حکم دیا تھا کہ گاؤں کے چاروں طرف دھوان کر دو۔ اس ترکیب سے بیماری بالکل جاتی رہی اور یہی جی بری رسم کہ مریض کے کپڑے وغیرہ آلودہ گہر میں کھے جائیں +

سوم۔ بیمار کے کپڑے اور جو سیلے ہون یا لود سے بہرے ہون دفن کرنا بہتر ہے ورنہ جھلادین اور ہنہین تو شہر و چاہ جو نہر سے دور ہو خوب گرم پانی سے دھوئیں اور بعد صفائی کرنے کے (کار۔ بالک۔ اسٹڈیا پائینگ یا کافور یا گندہاک کے دھونی دے کر خشک کر لیں۔ ایسا ہی چار پانی کو خوب گرم پانی سے دھو کر دھونی دے یعنی چاہئے +

چهارم۔ خدمت گار جو مریض کے پاس رہتا ہو اوسکو اسی مکان میں کہنا نا کہنا چاہئے اور ذیلے دھونے ماتہ کے کہنا نا کہائے +

پنج قسم ہبضہ والے کی لاش کے ساتھ ضروری آدمی جانے چاہئیں ایک بڑے مجمع سما
قبور میں ہٹنا دباے کے دونوں میں مضر ہے جو ساتھ جائے شہر میں داخل ہونے سے
پہلو غسل کرے اور کپڑے بھی دھو لے تو بہتر ہے *

ششم۔ جس مکان میں مریض ہوا اس میں ہر روز گندہاکی کے دھونی میں پھانک
کر حضا مجلس کھانے لگیں اگر مریض اچھا ہو جائے یا اس مکان میں مرجائے تو اس کے
سبب روز سے بند کر کے خوب دھکی ہو سسے کونے رکھ کر اون پر بہت سی گندہاکی
ڈال دین اور اسی وقت کوئی آدمی اندر نہ جانا چاہئے۔ اس عمل کو قریب ایک گھنٹہ کے
کرین تاکہ زہر جذب ہو جائے بعدہ اس میں نیا پلاستر کر کے قلعی پھرا میں یا خبیث
سے لہنچا دیدین *

ہفتم۔ جو شہر یا جگہ اس مرض سے محفوظ ہو اس کے باشندوں کو چاہئے کہ چھتا مکھن
ہو دوسری جگہ کے باشندوں کو چھتا دباے پیلے ہلپی چوڑی ملاقات میں حمل
نہ رکھیں۔ ہاں اشد ضرورت کی وقت اگر کوئی ایسی جگہ چھتا چاہے تو پیلے شہر سے باہر
اوسکو غسل کر لیں اور کپڑے دھو لیں ۱۰

مفید اور مضر غذا میں

خدا تین قسم ہے۔ لطیف۔ کثیف۔ معتدل۔ لطیف وہ ہے جس سے خون صفا اور عمدہ پیدا
ہو (۲) کثیف وہ ہے کہ جس سے خون غلیظ پیدا ہو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قوت مغیرہ
میں سے بہہ لوت منتقل نہیں ہوتے (۳) معتدل وہ ہے جو دونوں قسم مذکورہ کے
مابین ہو۔ کثیر غذا وہ ہے جس سے خون زیادہ اور فضیلت کم پیدا ہو قلیل غذا وہ ہے

اگر جس سے خون کم اور فضل زیادہ ظاہر ہوا تو زمین کے معتدل غذا ہے۔
 حسن الکھیوس وہ ہے کہ جس سے خون صالح پیدا ہو۔ ردی الکھیوس وہ ہے کہ جس سے خون
 اور فاسد ہوتا ہو۔

نقشہ ذیل سے مواضع العجز و شیا و کا حال معلوم کیجئے

رقم	نمبر	سامی اقسام شہرہ	امثالہ اقسام
انما العجز	۱	لطیف کثیر الغذاء حسن الکھیوس	بضیہ شیرشت کی اردمی ہوا لہو گو سفند یکجا لہ شرب پیجائے۔
	۲	لطیف کثیر الغذاء ردی الکھیوس	مشش گوشت کبوتر سچکا۔
	۳	لطیف متوسط الغذاء حسن الکھیوس	انگو گھون سکے روٹی۔
	۴	ردی الکھیوس	ابھیر خشک مٹی خراب کچی مہلی۔
	۵	لطیف قلیل الغذاء حسن الکھیوس	ہا ہو۔ انار شیرین مسیب شیرین۔
	۶	ردی الکھیوس	رائی۔ اکثر کھانیاں تیر مزہ۔
انما حسن	۷	مستدل کثیر الغذاء حسن الکھیوس	گشت بھیر کجا کر کا۔ اوزان پائیزہ۔
	۸	ردی الکھیوس	گشت بھیر کا جو ایک سال سے زیادہ ہو گرم اور کرب۔
	۹	مستدل متوسط الغذاء حسن الکھیوس	گشت گو سفند مادہ کا۔
	۱۰	ردی الکھیوس	ہاتھی خشک۔ گشت بڑ۔
	۱۱	مستدل قلیل الغذاء حسن الکھیوس	شلغم۔ چار مغز۔ وغیرہ۔

رقم	نمبر	اسامیٰ اقسام ہرودہ	اشد اقسام
	۱۲	معتدل قلیل الغذا ردی الکھیوس	زروک اور مثل اس کے
	۱۳	کثیف کثیر الغذا حسن الکھیوس	بعض مریخ جو زیادہ جوش یا گیگا ہو کر وہ ہر یہ زہرشت سے تجاوز کیا ہو۔ گوشت بہتر بھیا۔
	۱۴	ردی الکھیوس	گائے کا گوشت۔ بطنج کا گوشت گھوڑے کا گوشت۔
	۱۵	کثیف متوسط الغذا حسن الکھیوس	بادی حیوانوں کا گوشت بچھڑن کا۔
	۱۶	ردی الکھیوس	گوشت ہرن نیل گاؤں خرگوش شکاری گوشت۔
	۱۷	کثیف قلیل الغذا حسن الکھیوس	پنیر نہ گھنہ نہ تازہ۔
	۱۸	ردی الکھیوس	گوشت خشک بیکن سیاہ تخم دار۔

بہتر بھیا

موسم گرمین غذا کم کھائیں، چنانچہ ساتھ ساتھ اندرون تبا کو مضر ہے۔ ردی ٹھیری گیہون خشک
بیخ مڑتا ہے سبب آنالٹیشیرین اور ترش آب لیہون مفید ہوتا ہے۔ غذا دو کلو ۹۔
کھائیں کہ سویرج کے گرم ہونے سے پہلے ہضم ہو جائے۔ پیاس زیادہ نہ ہو۔ عمدہ میردا
کا اندرون آب شیرین برف سے سرد کیا ہوا ہے *
موسم سرد میں غذا بہرہون چڑھے کھائیں، اصل تو یہ ہے کہ غذا کی طرف سے انسانوں کی
خوبد کھانے کے دن یہی موسم سرد ہے۔ ہاضمہ مضبوط ہوتا ہے جو کھساؤ و سوء ہضم

ہریہ زردی بھید۔ گوشت تیتیر۔ تیتیر۔ مرغ۔ گوشت گوسفند۔ حلویات۔ مغزیات
 کھائیں۔ غذا گرم خشک کھانی چاہئے۔ کیونکہ موسم سرد تر ہے۔ موسم ربیع میں
 بیض بہار میں زیادہ گرم غذا سے پرہیز کریں۔ سرد خفیف یعنی خزان میں غذا ہلکی
 کھائیں پانی سرد زیادہ نہ پینا چاہئے اور سردی جات کم استعمال کریں۔

نقشہ تعداد عرصہ منضم چند شایا خوردنی

تعداد عرصہ	نام غذا	تعداد عرصہ	نام غذا
۲ ۱/۴ گھنٹہ	گوشت پیرو	۱ گھنٹہ	زرم خشک بیج۔
" ۲ ۱/۴	گوشت بچہ گوسفند	۲ یا ۳ ۱/۴	نان گندم تازہ
" ۲ ۱/۴	کیاب گوشت ہرن	" ۳ ۱/۴	نان جو
" ۲ ۱/۴	بقر	" ۳ ۱/۴	نان کی
" ۳ ۱/۴	بُر	" ۳ ۱/۴	نان بجرہ
" ۲ ۱/۴ مرغ خانگی	"	" ۳ ۱/۴	نان جوار
" ۲ ۱/۴ مرغابی	"	" ۲	نان گندم باسی
" ۲ ۱/۴ بُر	"	" ۱ ۱/۴ یا ۲ ۱/۴	ساگودانہ
" ۳ یا ۲	بہنی ہونی یا پکی ہونی محسلی	" ۱ ۳/۴	کھاوا گوشت
" ۳	شوربا گوشت مرغ	" ۳	گوشت بزر پخت
" ۲ ۱/۴ لحم بقر	"	" ۳	گوشت پوزہ مرغ
" ۳ ۱/۴	آلو ابالے ہوئے	" ۲ ۱/۴	پہلوی بکری کی برتے

تقد و عرصہ	نام غذا	تقد و عرصہ	نام غذا
۱/۳ گھنٹہ	آلو ابالے ہوئے	۱/۳ گھنٹہ	بہتری دیکری کی چربی
" ۲/۳	آلو بیان	" ۳/۳	کھن
" ۳/۳	گوہی	" ۳/۳	گھی
" ۳/۳	شلغم	۳/۳	پنیر
" ۳/۳	کھجور	" ۲	غیر
" ۱/۳	سیب خام	" ۲	بھینڈ خام
" ۱/۳	اکثر خچتہ دھیرن میوے	" ۲/۳	بھینڈ بیان
" ۲/۳	اکثر سخت دوش میوے	" ۳	بھینڈ نرم یا پلا ہوا
" ۲/۳	اکثر ترکاریاں پکی ہوئیں	" ۳/۳	بھینڈ سخت جرش داوہ
" ۳/۳ یا ۳	اکثر پرندوں کا گوشت	" ۲/۳	حال سچتہ
" ۵	اکثر قسم کے روغن	" ۰ ۲/۳	یا قلا پکا یا ہوا

تالاب کی کبابی ہوئی مچھلی ڈیڑھ گھنٹہ میں بھنم ہوتی ہے اور دیا کی ۳ گھنٹہ میں اور
بھننے ہوئے پانی کی ۳ گھنٹہ میں +

میرکاریوں کے ساتھ سڑک کھایا جاتا ہے تو جلد بھنم ہوتی ہے نہایت نیر میرکاریوں کے
جاؤروں کا گوشت جلد بھنم ہوتا ہے +

غریب اور کم مایہ کو یہ شورہ دینا کہ تم کو کیا کھانا چاہئے نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ وہ اس کے
ٹھیک کرنے میں مدد نہ ہوں گے۔ مگر ایسی چیزوں سے جو نصرت ہوں ضرور پہنچا جائے

جو معتدلت رکھتے ہوں دن کو سورے اور سہ پہر کو چا اور تھوڑا سا دودھ پینا سب
بکثت وغیرہ کھانا مفید ہوتا ہے ۛ

کھانے کو گوشت مصالحہ اور کم گھی بڑا مفید ہے۔ مگر بہتر تو یہ ہے کہ نباتی غذا۔ وال
چاول۔ آلو وغیرہ ساگ پتہ پر گزارہ کریں برسات میں ارہر کی ٹال مناسب موسم
ہوتی ہے۔ کچھ ہر غذا ایسی مہلی نہ ہونی چاہئے۔ کرپا اور پنا بھی مفید ہیں۔ پھلون میں
آنا۔ انگور۔ آم ریشترے کہ شہرہ بانہ ہمارے اقسام کے میوے جو خوش ذائقہ ہوں
مخصوصاً جو ہل پر عونت (رشی مانع عونت ہے) کھذا قال القرشی فی کتابہ (ہوں۔
الوجہ وغیرہ اس میں کچھ بیج نہیں۔ وہی بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ پودینہ۔ انار دانہ۔
لال بیج۔ کالی بیج۔ سرکہ عمدہ۔ خیزرین ہیں ۛ

ۛ جو حورن بنا کر کے بھر میں ہو تو برسات کے دنوں اکثر مفید ہوتا ہے۔ گرائی بیج قرقر
کو دور کرنا ہے۔ پودینہ خشک ۲ تولہ۔ بیج سیاہ ۵ ماشہ۔ نمک اتولہ۔ پودینہ شادق
ایک تولہ ۛ

انڈیا رطوبہ سیرج المعفوت کو ترک کریں مثل دو دھ کو گوشت۔ میوہ جات تر وغیرہ ۛ
بہت بڑی جسیما مدت تک غذا میں ہونی چاہئے۔ غذا چھوٹی جلد کھانے
کے کچھ موت نہیں ہوتی۔ مزدور نا ملکی سخی اور زود ہضم غذا میں تعقیل کسی قسم کی
خدا ہرگز دین۔ جب تک کہ پیشاب بخوبی پیدا نہ ہو۔ یا گل مسلات رفع
نہ ہوں ۛ

بہتر تو یہ ہے کہ آب و ہوا میں کنوین اور مالاب کا پانی نہ پینے بلکہ دریا یا نہر کا پینا چاہئے
اور تسی مانع کر کے پینا مفید ہے ۛ

واجب رہے کہ پہلے درجہ میں یعنی نہ آگہنہ جب تک مریض آب کھانے کی خواہش
 نہ کرے کہانا نہ دین اور اگر مریض کہانا چاہتا ہے اور غذا برداشت نہ کرے تو بھی
 تھوڑے عرصہ کے لئے غذا بند رکھیں نیز افندیہ مندرجہ ذیل سے حسب موقع کی کا
 استعمال کریں ۔

اول - ساگو و انڈیا مارا روٹ و حق گلاب یا بید شکر سے یا کیڑوہ سے معطر کیا
 ہو پانی یا دودھ میں پکا کر بہتر ہوگا ۔
 دوم - شہرہ یا خضہ یا مرغ یا بیٹیرا وغیرہ اس میں اصلاح کے لئے آلو تھام یا گنٹیز ڈال
 لیں تو کچھ مفید نہیں ۔

سوم - لیمک کڑا کٹ آف میٹ ۔
 چھارم - حریرہ خشک یا غیرہ منجزات ۔
 پنجم - بکری یا گائے کا تھنہ دودھ ۔

ششم - گرباسے اولہ یا پیسیب یا کاجر مع دق نقرہ دالیا پھی ۔
 ہفتم - اجرات مع پودینہ و قدر سے تک و پچ یا ہ ۔
 ہشتم - لسی ترش ۔

ان میں سے پہلے دن بہت تھوڑا کھانے کو دین اور آہستہ آہستہ زیادہ کرتے جائیں ۔
 بہتر یہ ہے کہ ہر غذا کے ساتھ ٹوشی سرکہ - انار دانہ - استعمال کیا جائے ۔ عاری خراب کہ
 تھوڑی شراب پانی ملا کر پی جا سکے ۔

پانی

تذہبی قائم رکھنے کے لئے ہر اسے وہ سرد درجہ پانی کا ہے ۔ سب سے زیادہ پانی کا

بارش ہے۔ جب مینہ برستا ہے تو چشموں، نالوں، دریاؤں میں جاڑتا ہے اور کچھ
 زمین پی جاتی ہے جس سے کنوؤں، چشموں کو باری رکھتی ہے یہی پانی پہاڑوں
 میں برف ہو کر برستا ہے۔ گرمی میں وہی برف پہر پانی ہو کر دریا میں آگتی ہے اسلئے
 پہاڑی دریا گرمی میں چڑھ جاتے ہیں۔ سب سے عمدہ پانی مینہ کا بشرطے کہ اس
 میں شہر و قریب کے خراب نہو ایک کے کثافت نہ بجاے زمین پر گرنے سے
 ہی اس میں بھت سی چیزیں چونہ گینٹیا وغیرہ ملا خراب ہو جاتا ہے یا
 پانی جب اکٹھا کرنا ہو تو میدان میں اونچی جگہ برتن رکھ کر حاصل کریں *

ہندوستان کے شہروں اور دیہاتوں میں

پانی اکثر کھونکھ گن سے ہوجاتے ہیں۔

اور وہ خراب کھونکر

رک سکتی ہے *

ہندوستان کے لوگ پانی دریا۔ نخر۔ کنوؤں سے لیتے ہیں۔ ہم اب تیلانا چاہتے
 ہیں کہ یہ کھونکر خراب ہو جاتے ہیں اور ہم کو کیا کرنا چاہیے کہ وہ خراب نہ ہوں
 کپڑے دہڑا۔ نہانا۔ پانہ پڑنا۔ ماتھو دھڑنا وغیرہ ایسے نالوں پر نہ جانا چاہئے
 جہاں سے پانی پینے کا لیا جائے۔ اور کریں تو اس جگہ سے نیچے جہاں سے پانی

پانی لیا جاتا ہے۔ ایسے وقت پر اگر دریا کے کنارے پر چند فیٹ گہری خندق کھودیں تو اس میں جو پانی جمع ہوتا ہے گویا چھلنی سے صاف ہوتا ہے۔

تالاب کا پانی زرخیز نہ ہوتا ہے۔ لوگ اس میں مویشی نہلاتے ہیں کپڑے نہ منڈا کرتے نہ سوک کر کے تھوکتے ہیں۔ بڑے بڑے بچھڑے ہیں۔ آج وہ ہوتے ہیں۔ پس اگر تالابوں کے قریب چھوٹے چھوٹے کنوئیں ہوں تو بچھڑے کی زمین سے پانی رس کر آئے گا جو قدر صاف ہو گیا بہت خوب سمجھ لیجئے کہ زرد پینے کے لئے پانی صاف ہو غسل کا جیسا ملا کر لیا۔ خوب پانی سے نہانا اگر بارشوں کو رسول لیتا ہے پانی حسین تعریفین ہوں مینا چاہے ہلکا۔ شیرین۔ مسخ خالص زمین میں ہو۔ مشرق سے منرب کو بھتا ہوا بھندی سے پیجے گا ہوا۔ کوئی چیز پکانے سے جلد کھائے پینے سے فم سدہ پر جو جھینڈ کرے۔ سردی گرمی کو جلد قبول کرے۔

چاہ۔ منظر کنوئیں کا اونچا ہونا چاہئے جس کے کن سلما ہی ہو۔ پڑانے شہر اور قبروں اور جس کے قریب منڈاس یا آذر پور ہو۔ چھڑے وغیرہ اسکا پانی خراب ہوتا ہے۔ خیرت کا ہونا بھی اچھا نہیں۔ پتھر پڑتے ہیں۔ بلانہ زمینیں کرتے ہیں۔ کنوئیں کے چاروں طرف فرش نہتہ ہو یا مالی جس سے پانی میل جمع نہ ہونے پاوے۔

بے شیخ کا قول اور بارہ پانی کے خلیفہ فیصل ہونے کے۔ پانکویا ایک پان زمین پر کرین اور اسکو وزن کرین پھر پینک دین۔ پھر دوسرے پانی سے پانڈ کو پڑ کر کے وزن کرین جو وزن زیادہ کمتر ہو گا وہی زیادہ افضل ہوگا خلیفہ وزن کی دلیل قلت ارضیت کی ہے۔ اور وہ

استدلال لطافت ہے۔ ۱۲۰

خردی توجہ کے لائق یہ امر ہے۔ لگاتار اپنا تو کس قدر سیلے پانی کا خیال کرتے ہیں جو انون کا بالکل نہیں کرتے۔ اذکو کچھ لینا چاہئے جسے تمدنی کے لئے انسان کو ضرورت ہے ویسوی اذکو دیکھو۔ جائز اگر سیلابانی پیکر میرا ہوگا تو اذکا اثر انسان پر خراب ہوتا ہے۔ بیمار جانور کا دودھ۔ گوشت وغیرہ بیمار کرنا ہے۔

علاوہ لطیف ہوا اور صاف پانی کے کہنا۔ کپڑے پہننا۔ نیند پر سونا وغیرہ صحت کے لئے ضروری ہے۔ پس کہانے کی نسبت یہ یاد رکھو۔ اتنا نہ کھاؤ جس سے دودھ پڑے۔ دودھ توڑا تھوڑا کھانا ایک دفعہ بہت کھانے سے بہتر ہے۔ دیکھ لیا کر دیکھنا کچا نہ ہو۔ نیز ترکاری بھی ساتھ ہو۔

تم سن چکے ہو کہ فلاقائے نے جو لطیف ہوا اور صاف پانی ہو عطا فرمایا ہے ہم ہسکو کثیف اور گندہ کر دیتے ہیں۔ ہسکو زیادہ نہیں تو ان قواعد قدرت کے موافق چلنا چاہئے ورنہ ہم خدا کے نافرمان ٹھہریں گے۔

علاج مائع ہضم

مداومت نہر حشرہ خطائی بقدر ایک قیرا مائع ضرر ہوا سے وبار ہے۔

ایسا ہی کہنا، نابریل وریانی بقدر بیخ ساتھ کلاب کے مفید ہے۔

گل مفتوم ساتھ کلاب کے کمانے مائع ضرر وبار ہے۔

ترنج کو ٹھنڈا اور پتے کا فرش کرنا مائع وبار ہے۔

اپنے پاس پھینٹا ہوا کھنا ہلوسے پر کے اثر کو روکتا ہے *

نالیج اور تیج کھانا مانع اثر و باے ہے *

بقول گیلانی صبر کو جب لانا انہماقت مانع و باے ہے *

حکیم از زانی فرماتے ہیں روغن کا و بدن پر ہٹا اور بہت کھانا ایام بار میں مفید ہے *

شریت

اس شربت کا استعمال دباؤ کے دنوں میں مفید ہے تقویٰ صمد اور دیگر دق قلب اور زخم کے
برش کو تسکین دیتا ہے قاطع صفرا مانع خفقان *

نسخہ - آب گسسخ - آب اذ ترش - آب غورا - آب ترشی تیج - آب سیب میخوش -

پروہد بر یکس جزو - آب ماق - سرکہ شہرہ ہمد - ریحہ جزو - مخالف ہر طبلہ مجموعہ ۵ دوم
کل دینی ملا کر ایک دن است کہیں صاف کر کے برابر وزن میں ایک توارم کر کے شربت بنا لیں
جو پھر سے اتار کر کاغذ مالین و خوردگ بڑوں کو یکساں دیکھ چڑوں کو اوانا *

تریاق مابے

صبرہ جزو - صفراں یکس جزو - تر - یکس جزو - ویرد نایکس کھانا مانع دباؤ ہے *

روغن کھل پر کہ بہ تریاق جو شیخ بصری کی بنیادی ہوئی ہے اگر گلاب و یار میں ہر روز چھوری

شہر کے ساتھ تہاں کجا می تو کوئی بشر میرے خیال میں دیار سے بیار نہ ہوگا *

جالینوس کا قول ہے کہ پیناگل ارضی کا ساتھ کر اور سرد پانی کے دباؤ کو فرج کرتا ہے
 خصوصاً جب دباؤ باعث اسباب ارضی کے ہو *

صاحب کمال کا قول ہے کہ سرد پانی سے غسل نافع ہے *

بقراط کے زمانہ میں سوادان میں دباؤ پڑی تب ان بھون نے حکم دیا کہ چاروں طرف شہر کے
 خوشبودار درخت جمع کرو اور دینر و فضیات لگا کر داگر و شہر کو بیلاد و فساد ہو اجاتا رہا *

شیخ نے فرمایا ہے غسل (سکر) فی ایام الوباء امان من آفاتہ *

رائے مؤلف مضمون

حق تو یہ ہے کہ اب تک اس خاص مرض مزوی کا کوئی مجرب علاج جو دستور العلاج نہیں آچا
 نہیں نکلا۔ ہر ایک حکیم کو اپنے تجزیہ کے موافق علامات موجودہ و فزیہ کے لئے
 کوشش کرنی چاہئے *

مراقب
 (حکیم غلام نبی) زبدتہ الحکما
 مینو پبل کمشنر موجی دروازہ لاہور

فرہنگ سالہ منیضہ سبع چہارم

ترجمہ	نام انگریزی	ترجمہ	نام انگریزی		
		باب الف			
	آبر زوشن وارڈ	۶۱			
وزن بلبریس گین	اسکرول	۶۲	جان کش ہوا	۴	اک - سی - جن
مرکب کشتہ سنگہ	ایسٹ آف لیڈ	۶۳	۰۲ تولہ	۲۳	آؤش
گولی انیورن	اپیمیل	"	ایک قسم کا کرم	۲۴	ایپی رویا - ایپی رویا
نام دوائی	ان سویویل کلورائیڈ	"	"	"	ان سونائیٹ
نالی ہاضمہ	اینی منٹری کنال	۶۴	نام کرم	"	اپی فائیٹ
مرکب عرق	آورینج منکسچر	۶۵	نام دوائی	۲۵	ایوڈو فارم بورسکائیڈ
نام دوائی	اسپیکا کو آئنا	۶۶		۳۶	ایسپیکس نائی گریس
کافور شراب میں حل شدہ	اسپرٹ کیفر	۶۷	دافع عفونت	۴۹	انفکائیڈ
ایک قسم کی شراب	اکمال	"		۵۱	امپورٹیشن
جوہر سرخ صبح	اولیورین آف ٹیکیکیم	۶۸	نام دوائی	۵۲	اٹرومین
تیل پوینہ	آئیل آف پیرینٹ	"	فہم سدہ کی جگہ	"	اپی گاسٹرک پیچن
نام شراب	اسپرٹ آف وائن	۷۱	پانچیم کی کاپیولائیڈ	۵۵	اٹرومین شکل سدیشن
نام دوائی	اپی کاکوانا	۷۲	عابد ارطربت	"	ایسٹون
"	ایسی ٹیٹ آف لیڈ	۷۳	جوہر اشیار	"	اککلائیڈ
مارفیا ایکٹ ہر انیم کا	ایسٹ آف مارفیا لوشن	"	دافع عفونت	۵۶	ٹوس انفکٹ
پانی میں حل شدہ			بچوں کے اسہال	"	انفینٹائل ڈالریا
سرکہ	ایسی ٹیک ایسڈ	"	نام دوائی	۵۹	اسٹیٹ آف ہارنیا
دوائی خوشبودار	اسپرٹ آف لیوڈ	۷۴	چمکاری کرنا جلدین	"	انجیکٹ کیا
بیمینا ای محدود ہسٹیر	اپی ڈونگ کالا	۷۶	مصل	"	الٹریٹیو
تیز عرق کافور	اسٹرائیکل پٹرس آف کفر	"	افسیم	"	اپویم
سنگہا	اسٹنگ	"	رٹ چرس	"	اکسٹرکٹ انڈین ہب

ترجمہ	نام انگریزی	نمبر صفحہ	ترجمہ	نام انگریزی	نمبر صفحہ	
کھڑیاٹی	چاک مکسچر ٹیکم پٹی کیو	۹۸	نام دوائی	ٹومین	۵۵	
باب دال محلہ			جوہر زرد	ٹینک ایسٹ	۵۶	
			جوہر لیمن	ٹائٹریک ایسٹ	۵۸	
ایک قسم کا گرم	دریٹ	۶۶	تیاپین	ٹریپن ٹائن آئیل	۵۹	
باب الہندی			نمک شور	ٹی اسپون فل ایسٹ	۶۲	
			پہنچے کھان	ٹیل سپون فل	۶۰	
اسٹار	ٹو یو ٹو نیم	۵۶	چمچہ خورد	ٹی اسپون فل	۶۲	
۳۰ ماشہ	ٹورام	۵۹	کلان شورہ	ٹیل اسپون فل براندی	۶۵	
گندک کاتیر آب	ٹولیسٹ سلفیوک ایسٹ	۶۰	ریوزہ چینی	ٹینکچر آف روبرب	۶۸	
آب مقطر	ٹولیسٹ وائر	۶۳	لال پنی	ٹینکچر آف کیپسکیم	۶۹	
حل شدہ فاسفورس	ٹولیرٹ فاسفورک ایسٹ	۶۴	الائیچی	ٹینکچر آف کارڈیم	۷۰	
باب الکاف			انفیم	ٹینکچر آف اومیم	۷۱	
			کافور	ٹینکچر آف کمیفر	۷۲	
چرس			بخیلی	ٹینکچر آف جنجر	۷۳	
			کنے یس انڈیکا	چرس	ٹینکچر کنیا س انڈیکا	۷۴
			کلور فارم	ایک قسم کا گرم ہے	ٹینکچر کنسٹر	۱۰۱
			کلور فارم مینٹ	جس سے لیپتہ بنا یا جا باکر		
درد بیٹھی	کلور فارم مینٹ	۷۷	باب الجیم			
ماش کی کلور فار	کاربوئیٹڈ الکلی	۷۸				
کھاری دوائی	کیسٹر آئیل	۷۹	باب الجیم فارسی			
روح بنیخیر	کپٹو ایسٹ آف لیونڈر	۸۰				
نام دوائی	کلورواڈین	۸۱	جو فیورہ ٹی ڈی ٹی ڈرڈن	ایک قسم کا عرق	۸۱	
نام دوائی	کیوریم	۸۲	سوزنہ	جنجر	۸۲	
			چارکول	کولید	۸۱	

شماره	نام انگیزی	دروائی	توضیح	نام انگیزی	دروائی
۸۰	کن - قهر - ایندیز	کرم	۵۷	منه	وزن بوند
۸۱	کیلی بانی کروسیم	نام دروئی	۶۰	میوسک	میدو
۸۴	کار بونی - رشی - اس	هوا	۶۱	میوسک یا میسک	قربا دین
۹۰	کار بانی		۶۲	مشر و کوبیل	تشریح
۹۴	کلور و دین		۶۳	مشر و پلاشر	رانی کاپلاشر
۱۰۱	کتیطر	آریشاب	۶۴	سیکونیت	
۱۰۳	کامیوسک	پرزو	۶۵	کسچر	مرکب
۱۱۳	کار بانی ایسٹ	نام دروئی	۶۶	مارفیا	جوهر انیم
باب کاف فارسی					
۶۲	گنی چک	کرم کتا	۶۳	نگس	
۶۶	گیلیک ایسٹ	جوهر مانزو	۶۹	مانسک آف ساوکی	گشته جانندی
۵۷	گنیزین	۳ حصه رقی	۱۰۱	مانسک ایچر	نام دروئی
۶۳	گیسک جوس	رطوبت سده			
۶۹	گلیسیرین	دروئی			
باب النون					
۶۳	گنی چک	کرم کتا	۶۳	نگس	
۶۶	گیلیک ایسٹ	جوهر مانزو	۶۹	مانسک آف ساوکی	گشته جانندی
۵۷	گنیزین	۳ حصه رقی	۱۰۱	مانسک ایچر	نام دروئی
۶۳	گیسک جوس	رطوبت سده			
۶۹	گلیسیرین	دروئی			
باب الواق					
۸۰	دریت رم	نام دروئی	۸۰	دریت رم	نام دروئی
۸۱	بلاژونا	نام دروئی	۸۱	بلاژونا	نام دروئی
۸۲	وانیم الی کاک	شرب اسپکا	۸۲	وانیم الی کاک	شرب اسپکا
باب الیام					
۶۳	لیسٹ	سکه	۶۳	لیسٹ	سکه
۶۵	لاژنم	انیم	۶۵	لاژنم	انیم
۷۱	لنت	پارچه زخم	۷۱	لنت	پارچه زخم
۹۵	لسنشد	سوفت	۹۵	لسنشد	سوفت
۱۱۴	لیک اکثر کث آنی میسٹ	شوره	۱۱۴	لیک اکثر کث آنی میسٹ	شوره
باب الیم					
۱۱	گلدو - گس - پوژ	وایع عفونت مغز	۵۵	گلدو - گس - پوژ	وایع عفونت مغز
۲۱	میوسک سبرین	پروده جلد	۵۵	میوسک سبرین	پروده جلد
۲۵	مانک و کولانی		۵۵	مانک و کولانی	
۳۷	مقرودین	نام کرم	۱۰۰	مقرودین	نام کرم
باب البیاع					
۵۳	مارفین	نام دروئی	۵۹	اشر کتان	جوهر پیک
۵۵	مانکوب	باریک بینی	۵۹	یوریا	جز پیک

دواؤن کے مقدار اور ان کا تناسب

اس نقشہ میں ہم ایک تناسب لکھتے ہیں کہ جس سے ہر ایک شخص ہر عمر کے واسطے دوا کی مقدار اور
تشخیص کر سکتا ہے

جود داکر	۲۱ برس کی عمر کے لیے کو	شلاً ۶۰ رتی و بجا و جیگی
پھی دوا	۲۰	ایضاً ۴۰ ایضاً ۴۰
ایضاً	۱۴	ایضاً ۳۰ ایضاً ۳۰
ایضاً	۷	ایضاً ۲۰ ایضاً ۲۰
ایضاً	۴	ایضاً ۱۵ ایضاً ۱۵
ایضاً	۳	ایضاً ۱۰ ایضاً ۱۰
ایضاً	۱	ایضاً ۵ ایضاً ۵

اطلاع۔ دواؤن کے مقدار کی تشخیص کے وقت مریض کی طاقت اور مریض کی حالت کا لحاظ
ضروری ہوتا ہے۔ اگر مریض تندرست و زبردست ہے اور مریض تیز تو زیادہ اور اگر مریض نقیہ
اور کم طاقت ہے تو دوا کے مقدار کم کر دینی چاہئے +

اوزان انگریزی کا مقابل

۲۰ گرین کا اسکرپل ۳۔ اسکرپل کا ڈرام ۸۔ ڈرام کا ایک انس ۱۲۔ اونس کا پونڈ تخمیناً ۳ گرین کی ایک
رتی بنا آٹھ چاولون کے ایک ستی + اوویہ سیکل کا اوزن
پونڈ کا ایک ڈرام اور ڈرام کا ایک انس اور انس کا ایک پائینٹ اور پائینٹ کا ایک گیلن
تھوہ پونڈ کا ایک ڈرام اور ڈرام کا اونس ایک پونڈ یا چند رتی ڈرام سے زیادہ ہو +

" A TREATISE ON CHOLERA,"

**Its nature, origin, causes and the remedies for
its cure, according to the English, Yunani
and Hindi Methods ;**

(One thousand Copies of which were purchased, by Dr. G. W. Lietner, Barrister-at-Law, L. L. D., D. O. L., Registrar of the Punjab University and President of the Anjuman-i-Punjab, at its First Edition; and which was printed second time by the order of Colonel Beaden, Deputy Commissioner of Lahore, at the prevalence of the Epidemic in 1881).

COMPILED AND EDITED

BY

" HAKEEM GHULAM NABI,"

(ZUBDA-TUL-HUKAMA,)

AND PROPRIETOR

OF THE

" GUARDIAN OF HEALTH."

FOURTH EDITION.

GREATLY ENLARGED AND IMPROVED.

Lahore:

1891.

ALL RIGHTS RESERVED.

Price per copy, 0-12-0.

